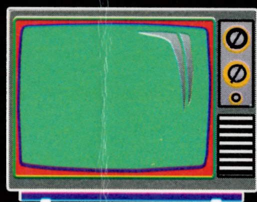
تفہیم السنۃ
18

کتابُ اشرْاط السّاعة

علاماتِ قیامت کا بیان

محمد اقبال کیلانی





مکتبہ بیت السلام - الریاض

18

تفہیم السنۃ

کتابُ اشْراط السّاعة

علاماتِ قیامت کا بیان

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

2۔ شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الكيلاني ، محمد إقبال

كتاب اشراط الساعة — أردو. / محمد إقبال كيلاني .-

الرياض، ١٤٣٠ هـ

٢٦٤ص ؛ ٢٤سم .- (تفهيم السنة،١٨)

ردمك: ٣-٦٩٤٦-٣-٠٠-٣-٦٠٣-٩٧٨

١- علامات القيامة أ. العنوان ب. السلسة

ديوي ٢٤٣ ١٤٣٠/٨١٨٢

رقم الإيداع: ١٤٣٠/٨١٨٢

ردمك: ٣-٦٩٤٦-٣-٠٠-٣-٦٠٣-٩٧٨

تقسيم كنندة

مكتبة بيت السلام

صندوق البريد: -16737 الرياض:-11474 سعودي عرب

فون: 4381122
4381155
فاكس : 4385991

موبائل: 0542666646-0505440147

فہرست

اَلْجُــــزْءُ الْاَوَّلُ

پہلا حصہ

اَلْجُــــزْءُ الثَّـــانِیْ
دوسرا حصہ

اَلْجُــــزْءُ الثَّـــالِثُ
تیسرا حصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

قیامت کا آنا یقینی ہے لیکن قیامت کب آئے گی، اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں۔ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں (آدمی کی شکل میں) تشریف لائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کا علم سوال کئے گئے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو سوال کرنے والے (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) سے زیادہ نہیں البتہ میں تمہیں قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں۔ فرمایا ''عورت کا اپنا مالک جننا، ننگے پاؤں پھرنے والوں کا حاکم بننا اور بکریاں چرانے والوں کا بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرنا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔'' (مسلم)

مذکورہ حدیث شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف اوقات میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے فتنوں، پیش آنے والے بعض واقعات اور قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والی علامات سے آگاہ فرمایا ہے۔

ذخیرہ احادیث میں قیامت کے حوالہ سے ہمیں تین طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ پہلی قسم کی احادیث وہ ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امت میں پیدا ہونے والے فتنوں اور

گمراہیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ مثلاً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب کا بکثرت استعمال ہوگا، کھلم کھلا زنا ہوگا۔'' (مسلم) اس قسم کی احادیث کو ہم نے کتاب کے پہلے حصہ ''قیامت کے فتنے'' میں شامل کیا ہے۔ دوسری قسم ان احادیث کی ہے جن میں آپ ﷺ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض تبدیلیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً سرزمین عرب میں چراگاہوں کا بننا اور نہروں کا جاری ہونا، دولت کی فراوانی ہونا، دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا۔ وغیرہ۔ اس قسم کی احادیث کو ہم نے کتاب کے دوسرے حصہ ''قیامت کی چھوٹی علامات (علامات صغریٰ) میں شامل کیا ہے۔ تیسری قسم ان احادیث کی ہے جن میں قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً امام مہدی کی آمد، دجال کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا خروج وغیرہ ان احادیث کو ہم نے کتاب کے تیسرے حصہ ''قیامت کی بڑی علامات'' (علامات کبریٰ) میں شامل کیا ہے۔ اس طرح کتاب ہذا درج ذیل تین حصوں پر مشتمل ہے۔

① قیامت کے فتنے۔ ② علامات صغریٰ۔

③ علامات کبریٰ۔

ہم ان تینوں موضوعات پر آئندہ صفحات میں الگ الگ اپنی گزارشات پیش کریں گے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ قیامت سے پہلے مختلف فتنے ظاہر ہوں گے۔ آپ ﷺ نے امت کو نہ صرف ان فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے بلکہ ان فتنوں کی شدت کے بارے میں بڑی وضاحت سے امت کو خبردار کیا ہے۔ آپ ﷺ کی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ''میں آنے والے فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں۔'' (بخاری)

② ''بعض فتنے گرمیوں کی آندھی کی طرح (تندوتیز) ہوں گے جو (دین وایمان نام کی) کوئی چیز نہیں چھوڑیں گے۔'' (مسلم)

③ ''بعض فتنے ایسے (شدید) ہوں گے کہ ان کی طرف جھانکنے والا بھی ان میں مبتلا ہو جائے گا۔'' (بخاری)



④ ''بعض فتنے ایسے ہوں گے جن کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے۔'' (ابن ماجہ) یعنی ان فتنوں میں مبتلا ہوتے ہی انسان جہنم میں جا گرے گا۔

⑤ ''ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور رات کو کافر ہو جائے گا، ایک آدمی رات کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔'' (ترمذی)

⑥ ''لوگ دولت دنیا کے بدلے اپنا دین ایمان بیچ ڈالیں گے۔'' (ترمذی)

⑦ ''(فتنوں کے دوران) ایمان پر قائم رہنا اتنا مشکل ہوگا جتنا آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا مشکل ہوتا ہے۔'' (بزار)

دین و ایمان کے لئے اتنی شدید آزمائش بن کر آنے والے فتنوں کی تفصیل آپ کو آئندہ ابواب میں مل جائے گی۔ یہاں ہم قارئین کی توجہ ایک بہت ہی اہم فتنے کی طرف دلانا چاہیں گے اور وہ ہے علم دین کا اٹھ جانا۔ رسول اکرم ﷺ نے بہت سی احادیث میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب علم دین یعنی کتاب و سنت کا علم اٹھ جائے گا۔ (مسلم) غور کیا جائے تو علم دین کا اٹھ جانا ہی دراصل باقی تمام فتنوں کے ظہور کا سبب نظر آتا ہے۔ شرک، بدعات، بے عملی، جھوٹ، فریب، دھوکہ، والدین کی نافرمانی، خیانت، فحاشی، بے حیائی، قتل و غارت، قطع رحمی، یہود و نصاریٰ کی اتباع وغیرہ تمام فتنوں کا اصل سبب علم دین سے دوری ہے۔ جیسے جیسے لوگ قرآن و حدیث کے علم سے ناآشنا ہوتے جا رہے ہیں ویسے ویسے لوگ گمراہیوں اور فتنوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔

قرآن و حدیث سے عام مسلمانوں کی غفلت اور بے پرواہی پہلے ہی کچھ کم نہ تھی کہ امریکہ میں ہونے والے 11 ستمبر کے واقعات نے اہل علم کے لئے بہت بڑا لمحہ فکریہ پیدا کر دیا ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ کفار کی دشمنی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ قرآن مجید پر پریشان خیالی کی پھبتی کسنا، کسی عجمی کی تصنیف کہہ کر مذاق اڑانا، پہلے لوگوں کی کہانیاں کہہ کر استہزاء کرنا، اسے (معاذ اللہ) ہذیان سمجھنا، اس کی جگہ کوئی دوسری کتاب لانا یا اس کی آیات تبدیل کرنے کا مطالبہ کرنا،[1] یہ سب کچھ تو رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک

[1] چند آیات بطور حوالہ: (15:10)، (26:41)، (10:30)، (25:6)، (5:21)، (7:46)، (68-67:23)، (30:25)

میں ہی شروع ہو گیا تھا تب سے اب تک کسی نہ کسی شکل میں کفار کی یہ مذموم حرکتیں جاری تھیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

1908ء میں برطانیہ کے وزیر نو آبادیات کا ایک بیان ملاحظہ ہو''جب تک مسلمانوں کے پاس قرآن مجید موجود ہے وہ ہمارے راستے میں مزاحم رہیں گے ہمیں قرآن کو ان کی زندگی سے خارج کر دینا چاہئے۔[1]

تقسیم ہند سے پہلے یو پی کے گورنر ولیم میور نے سیرت النبی ﷺ پر ایک کتاب لکھی جس میں اس نے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا''دو چیزیں انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہیں محمد (ﷺ) کا قرآن اور محمد (ﷺ) کی تلوار[2]

چند سال قبل قرآن مجید کا انگریزی میں تحریف شدہ ترجمہ شائع کیا گیا حال ہی میں عبرانی زبان میں تحریف شدہ ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے''قرآن ...... آخری سچائی (Quran,The Ultimate Truth) کے عنوان سے انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن مجید پر 30 مختلف اعتراضات کئے گئے ہیں جن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآن مجید الہامی کتاب نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کی اپنی تصنیف کردہ کتاب ہے۔ بعض جگہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں بڑی شرمناک اور سوقیانہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے''حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن مجید تضادات سے بھرا ہوا ہے لہٰذا یہ خدا کا نازل کردہ نہیں ہو سکتا بلکہ کسی فردِ واحد کی پریشان خیالی اور فریب کاری (معاذ اللہ) پر مشتمل کتاب ہے یا پھر مختلف افراد نے مل کر اسے مرتب کیا ہے۔[3]

قرآن مجید کو غیر الہامی کتاب ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کے چیلنج [4] کے جواب میں کفار نے درج ذیل چار سورتیں بھی تصنیف کر کے انٹرنیٹ پر شائع کی ہیں۔[5]

---

[1] اسلام ایک نظریہ ایک تحریک، از مریم جمیلہ، ص 220 [2] موج کوثر از شیخ محمد اکرم، ص 163

[3] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: http://www.flex.com/~jai/satyame vajayate koyan.htn

[4] ''اگر تم قرآن کے بارے میں شک میں مبتلا ہو تو اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ (23:2)

[5] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو http://dialspace.dial.pipex.come/town/park/geq96oriogional

① سورة الایمان ...... دس آیات

② سورة المسلمون ...... گیارہ آیات

③ سورة الوصایا ...... سولہ آیات

④ سورة التجسد ...... پندرہ آیات ❶

قرآن مجید کے خلاف کفار کی یہ ناپاک اور نامراد جسارتیں پہلے سے ہی جاری تھیں لیکن 11 ستمبر کے بعد تو کفار نے قرآن مجید کو بطور خاص اپنی دشمنی اور عداوت کا نشانہ بنالیا ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر حملوں کے بعد امریکی صدر نے ایک اعلان تو یہ کیا کہ ہم طویل صلیبی جنگ شروع کررہے ہیں۔ دوسرا اعلان یہ کیا کہ ہم مچھر (یعنی علماء اسلام) پیدا کرنے والے جوہڑوں (یعنی دینی مدارس) کو خشک کردیں گے۔ ❷ قرآن مجید کے خلاف کفار کے اس حسد اور بغض پر اللہ تعالیٰ کا یہ تبصرہ ہی کافی ہے: ﴿ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ﴾

❶ یاد رہے کہ تاریخ میں ہمیں بعض اور بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ دشمنان اسلام نے قرآن مجید کے ہی الفاظ لے کر چند آیات ترتیب دینے کی کوشش کی۔ مثلاً سو سال قبل ایک شیعہ عالم علامہ نوری طبرسی نے اپنی کتاب ''فصل الخطاب'' میں سات آیات پر مشتمل ایک سورۃ ''الولایت'' کے نام سے شائع کر کے دعویٰ کیا کہ یہ بھی قرآن مجید کی سورۃ ہے (ملاحظہ ہو ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعت از مولانا محمد منظور نعمانی، ص 261 تا 278) قرآن مجید کے الفاظ استعمال کر کے دس یا پندرہ فقرات ترتیب دے لینا کسی بھی عربی (یا عجمی) زبان کے عالم کے لئے نہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مشکل کام تھا نہ آج ہے۔ قرآن مجید میں جو چیلنج دیا گیا ہے وہ دراصل یہ ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ قرآن مجید رسول اکرم ﷺ کی تصنیف ہے جسے پڑھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل کانپ اٹھتے ہیں، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں، فکر اور سوچ میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، جس کی صبح و شام تلاوت کرنا لوگ باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں اور جس کی تعلیمات پر عمل کر کے زندگی بسر کرنا باعث نجات سمجھتے ہیں، تو پھر تم بھی ایک ایسی سورۃ بنا لاؤ جسے پڑھ کر پتھر دل انسان موم ہو جائیں، جو لوگوں کے دل و دماغ کی دنیا میں انقلاب برپا کر دے جسے دس دس سال کے بچے حفظ کر کے فخر محسوس کریں، جس کی دن رات مسلسل تلاوت ہو اور جس پر عمل کرنے میں لوگ اپنی نجات سمجھیں جسے ویسا ہی قبول عام حاصل ہو جیسا قرآن مجید کو حاصل ہے...... یہ ہے وہ چیلنج جو قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال قبل دیا تھا جسے قبول کرنے کی سعی نامراد ماضی میں بھی کی گئی اور آج بھی کفار نے یہی سعی لاحاصل کی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے لیکن قیامت تک خائب و خاسر ہوں گے۔ جو آیات آج سے سو سال قبل تصنیف کی گئیں آج انہیں کوئی پڑھنے والا تو کجا، جاننے والا بھی نہیں اور آج جو آیات تصنیف کی جارہی ہیں چند سال بعد ان کا بھی یہی حشر ہوگا۔ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ترجمہ: قرآن مجید پر باطل نہ آگے سے حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے اس ذات کی طرف سے جو دانا ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔'' (سورہ حم السجدہ: آیت 42)

❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 26 دسمبر 2001ء صفحہ 45

''ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔(سورہ آل عمران: آیت نمبر 110)

امریکی صدر کے مذکورہ اعلان کے بعد امریکہ اور پورے یورپ میں قرآن مجید کے خلاف یہ مذموم پروپیگنڈہ شروع کر دیا گیا ہے کہ قرآن مجید دہشت گردی کی کتاب ہے (The Book Of Terrorism) (یعنی دہشت گردی کی کتاب) کے نام پر قرآن مجید کے خلاف پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں ائمہ کفر کی جسارت اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ وہ مسلمان حکمرانوں سے قرآن مجید کو بدلنے اور اس سے قتال اور جہاد کی آیات نکالنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دینی مدارس کو بند کرنے یا کم از کم ان کا سلیبس تبدیل کرنے کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ دینی مدارس کو چندے فراہم کرنے والے افراد یا اداروں پر عرصہ حیات تنگ کرنے اور انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس صورتحال کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نہ صرف اپنے گھروں کو فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بلکہ کفار کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی کتاب مقدس کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور تحفظ کے لئے کمر کس لیں اپنے اندر قرآن مجید سے تعلق کی اہمیت کا احساس پیدا کریں ہر مسلمان اپنے گھر میں قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کو اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے اس طرح واجب کر لے جس طرح نماز اور روزہ واجب ہے۔ ہر شخص اپنی اولاد میں سے کم از کم ایک باصلاحیت بچے کو قرآن مجید حفظ کرائے، جن گھروں میں قرآن مجید کا علم رکھنے والی خواتین موجود ہوں وہ اپنی گلی یا محلّہ کے پانچ پانچ یا دس دس بچوں کو قرآن مجید پڑھانا اپنے اوپر واجب کر لیں مساجد کے نمازی اپنی اپنی مساجد میں محلوں کے بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید پڑھانے کا خصوصی اہتمام کریں۔ مخیّر حضرات دل کھول کر قرآنی تعلیم کے مدارس کی اعانت کریں اور جہاں جہاں دینی مدارس قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں نئے مدارس قائم کریں اور یوں پورے ملک میں قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کا جال پھیلا دیں اس سے نہ صرف ہمارے گھر آنے والے فتنوں سے تا دیر ان شاء اللہ محفوظ ہو جائیں گے بلکہ قرآن مجید کے خلاف کفار کی ناپاک

سازشیں بھی ناکام اور نامراد ہوں گی۔

قیامت کی چھوٹی نشانیوں (علامات صغریٰ) میں سے بعض پوری ہو چکی ہیں مثلاً رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک، شق قمر، سرزمین عرب میں نہروں اور ہریالی کی پیش گوئی کسی حد تک پوری ہو چکی ہے اور مستقبل قریب میں بڑی تیزی سے پوری ہوتی نظر آرہی ہیں۔ کچھ علامات ابھی پوری ہونے والی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہوں گی۔ مثلاً دریائے فرات میں سونے کے پہاڑ کا ظہور، زلزلوں کی کثرت اور خسف، مسخ اور قذف وغیرہ!

قیامت کی بڑی نشانیوں (علامات کبریٰ) کا آغاز شام میں دمشق کے مقام اعماق یا دابق پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہونے والے خوں ریز معرکہ سے ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائیں گے۔ اس معرکہ میں فتح کے بعد اسلامی لشکر عیسائیوں کے مرکز روم کو فتح کرنے کے لئے نکلے گا معرکہ روم سے قبل سیدنا امام مہدی (حضرت محمد بن عبداللہ) تشریف لا چکے ہوں گے۔ عیسائیت کا یہ سب سے قدیم اور مضبوط قلعہ انہیں کی قیادت میں فتح ہوگا۔ روم کی فتح کے بعد اسلامی لشکر ابھی مکمل طور پر فارغ نہیں ہوا ہوگا کہ یہودیوں کے مسیح موعود...... دجال اکبر...... کے ظہور کی خبر پھیل جائے گی اور مسلمان روم سے بھاگم بھاگ دمشق واپس آئیں گے اور دجال کے خلاف جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

دجال مسلمانوں کے دین و ایمان کے لئے بہت بڑا فتنہ ہوگا آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ ''آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوگا۔'' (مسلم) لوگوں کی آزمائش کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بے پناہ قدرت دے رکھی ہوگی اس کے حکم سے بارش برسے گی، زمین سے نباتات اُگے گی، جانور موٹے تازے ہو جائیں گے، ان کا دودھ بڑھ جائے گا، زمین کو حکم دے گا تو وہ اپنے خزانے باہر نکال دے گی، قحط کا حکم دے گا تو قحط پڑ جائے گا، آدمی کو قتل کرنے کے بعد زندہ ہونے کا حکم دے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس طرح کے غیر معمولی اختیارات دکھانے کے بعد وہ لوگوں سے مطالبہ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں مجھے اپنا رب مانو، ضعیف ایمان والے بے شمار مسلمان اس کے اختیارات

سے مرعوب ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے اور اسے اپنا رب مان لیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی اپنے ماننے والوں کو وہ جنت میں بھیجے گا حالانکہ وہ جہنم ہوگی اور نہ ماننے والوں کو جہنم میں ڈالے گا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ خبردار! اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالنا۔'' ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''دجال کی آگ ٹھنڈا اور شریں پانی ہوگا لہٰذا جو اس صورت حال سے دوچار ہو اسے چاہئے کہ اس کی آگ میں کود جائے۔'' (مسلم)

دجال بڑی تیزی کے ساتھ چالیس روز کی مدت میں ساری دنیا کا چکر لگائے گا[1] لیکن مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ دونوں محترم شہروں کے راستوں پر فرشتے مقرر فرما دیں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ دجال کی قیادت میں یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کے متعدد خوں ریز معرکے ہوں گے مسلم افواج کی قیادت سیدنا امام مہدی کے ہاتھ میں ہوگی۔ دجال دنیا کا چکر کاٹ کر جب دمشق پہنچے گا تو امام مہدی پہلے سے دمشق میں موجود ہوں گے اور دجال کے ساتھ آخری معرکہ لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہوں گے اسی دوران نماز فجر سے پہلے دو فرشتوں کی مدد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نازل ہوں گے۔ مسلمان نماز کے لئے کھڑے ہوں گے امام مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی دعوت دیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''آپ ہی نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے لشکر سے شہر کا محاصرہ کئے ہوگا۔ اسلامی افواج کی قیادت اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگی۔ آپ دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے گھمسان کی جنگ ہوگی، دجال فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور ''لُد'' کے مقام پر اسے گرفتار کر لیا جائے گا[2] جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔ دجال کے قتل کے بعد اسلامی فوج چن چن کر یہودیوں کو قتل کرے گی دنیا کی کوئی

---

[1] یہ چالیس روز بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب وغریب کرشمہ ہوں گے۔ پہلا روز ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا روز ایک ماہ کے برابر ہوگا اور تیسرا روز ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اس کے بعد باقی ایام معمول کے مطابق ہوں گے اسطرح یہ چالیس روز موجودہ حساب سے ایک سال دو ماہ اور دو ہفتہ کے برابر ہوں گے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 163)

[2] یاد رہے کہ آجکل لُد کے مقام پر اسرائیل کا مشہور ہوائی مستقر (ایئر پورٹ) ہے۔

چیز یہودیوں کو پناہ نہیں دے گی حتی کہ اگر کوئی یہودی رات کے اندھیرے میں کسی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ درخت اور پتھر پکار اٹھے گا ''اللہ کے بندے! یہ ہے یہودی، اسے قتل کر۔'' دجال کے قتل کے بعد عیسائیت اور یہودیت کا مکمل طور پر خاتمہ ہوجائے گا۔ ساری دنیا میں صرف ایک ہی ملت...... مسلمان...... باقی رہ جائے گی۔ ہر طرف اسلام کا پھریرا لہرا رہا ہوگا۔ امن وسلامتی، اخوت اور خدا ترسی کا دور دورہ ہوگا۔ امام مہدی کا دور خلافت سات سال تک رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں امام مہدی انتقال کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھا کر تدفین کریں گے۔ کچھ مدت بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائیں گے کہ اب میں ایک ایسی مخلوق ظاہر کرنے والا ہوں جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، لہٰذا میرے خاص بندوں کو لے کر کوہ طور پر چلے جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خاص ساتھیوں کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں گے اور باقی اہل ایمان ادھر ادھر قلعوں میں اپنے آپ کو محفوظ کر لیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ سد ذوالقرنین میں مقید یاجوج ماجوج[1] کو باہر نکال دیں گے ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ (طبریہ جھیل شام کی سرحد پر واقع ہے جہاں سے دریائے اردن نکلتا ہے) پر پہنچے گی تو اس کا سارا پانی پی کر خشک کر دے گی۔ یاجوج ماجوج ساری دنیا میں اس قدر خوں ریزی کریں گے کہ اپنی دانست میں وہ تمام اہل زمین کو ختم کر ڈالیں گے اور کہیں گے کہ اب ہم اہل آسمان کو قتل کریں گے چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خون آلود ہو کر نیچے گریں گے یہ دیکھ کر وہ دعویٰ کریں گے کہ اب تو ہم نے اہل آسمان کو بھی ختم کر دیا ہے۔ اس عرصہ میں غلہ کی شدید قلت پیدا ہوجائے گی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے کہ یا اللہ! یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی گردنوں میں ایسی بیماری پیدا ہوگی جس سے وہ سب ایک ہی رات میں ہلاک ہوجائیں گے۔ ان کی ہلاکت کے بعد سارے شہر اور بستیاں بدبو سے متعفن ہوجائیں گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دوبارہ عرض کریں گے یا اللہ! اب اس عذاب سے بھی ہمیں نجات دلا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اونٹوں کی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو یاجوج ماجوج کی لاشیں اٹھا کر

[1] یاجوج ماجوج، حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے دو بھائی تھے، جن کی اولاد یاجوج ماجوج کہلاتی ہے۔

لے جائیں گے۔ تعفن ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جس سے فضا بالکل پاک اور صاف ہوجائے گی۔ یاجوج ماجوج کے خاتمہ کے بعد ایک دفعہ پھر دنیا میں خیر و برکت کا دور دورہ ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اس وقت ایک انار سے لوگوں کی پوری جماعت اپنا پیٹ بھر لے گی ایک گائے کا دودھ پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگا، حسد، بغض اور کینہ وغیرہ بالکل ختم ہوجائے گا۔ اسی خیر و برکت کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور وہ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے ساتھ خالی جگہ پر مدفون ہوں گے۔ قبیلہ قحطان میں سے جہجاہ نامی ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ بنے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ پھر تنزل اور انحطاط کا دور شروع ہوجائے گا۔ قیامت کی بڑی علامات یکے بعد دیگرے ظاہر ہونے لگیں گی۔ پہلے دو بڑے خسف (علاقوں کا زمین میں دھنسنا) ہوں گے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ (مشرق اور مغرب کے خسف میں کون کون سے ملک تباہ ہوں گے اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ بعید نہیں کہ مشرق کے خسف میں جاپان اور مغرب کے خسف میں امریکہ ہلاک ہو۔ واللہ اعلم بالصواب!)

خسف کے بعد آسمان سے ایک دھواں ظاہر ہوگا جو ساری زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ سارے لوگ اس سے متاثر ہوں گے ایماندار کم، کافر زیادہ۔ آہستہ آہستہ آسمان صاف ہوجائے گا اور لوگوں کو اس عذاب سے نجات مل جائے گی۔ اس سے اگلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگی۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورج (روزانہ) غروب ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے آکر سجدہ کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں، جس طرف سے تو آیا ہے اسی طرف لوٹ جا، چنانچہ سورج مشرق کی طرف سے طلوع ہوتا ہے۔ ایک روز عرش کو سجدہ کرنے کے بعد (سورج کو) حکم ہوگا، جس طرف غروب ہوتا ہے، اسی طرف سے طلوع ہو۔ چنانچہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔''

مغرب سے طلوع ہونے کے بعد قیامت قائم ہونے تک سورج مغرب سے ہی روزانہ طلوع ہوتا



رہے گا یا ایک مرتبہ مغرب سے طلوع ہونے کے بعد پھر اپنی اصل سمت یعنی مشرق سے طلوع ہونا شروع ہو جائے گا؟ اس سوال کا جواب حدیث شریف میں واضح طور پر نہیں ملتا۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ اس کے بعد قیامت تک سورج مغرب سے ہی طلوع ہوتا رہے گا۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب سے سورج کا طلوع ہونا بس ایک مرتبہ ہوگا۔ اس کے بعد قیامت قائم ہونے تک سورج دوبارہ مشرق سے ہی طلوع ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مغرب سے طلوع شمس کے بعد اگلی نشانی دابۃ الارض کا ظہور ہے۔ یہ ایک عجیب الخلقت جانور ہو گا۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے بس اتنا ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ جانور زمین سے نکلے گا۔ لوگوں سے ہمکلام ہوگا۔ اور کہے گا "لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔" (سورہ نمل، آیت 82)

بعض ضعیف احادیث میں یہ تفصیل دی گئی ہے کہ وہ جانور مسجد حرام میں واقع کوہ صفا کی جگہ سے زلزلہ کے بعد نکلے گا، اس کا چہرہ آدمی جیسا، پاؤں اونٹ جیسے، گردن گھوڑے جیسی، دم بیل جیسی، سر ہرن جیسا اور ہاتھ بندر جیسے ہوں گے۔ اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مومن کی پیشانی پر نورانی نشان لگا دے گا اور کافر کی ناک یا گردن پر انگوٹھی سے مہر لگا دے گا۔ اس طرح وہ جانور مومنوں اور کافروں میں تمیز کر دے گا۔ اہل علم نے ان احادیث پر اعتماد نہیں کیا۔ واللہ اعلم بالصواب!

دجال کا ظہور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا ظاہر ہونا یہ تینوں نشانیاں ایسی ہیں جن کے بعد کسی کافر کا ایمان لانا اس کے لئے نفع بخش ثابت نہیں ہوگا، لہٰذا اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ اور فرحت بخش ہوا چلائیں گے وہ ہوا اہل ایمان کی بغلوں میں درد پیدا کر دے گی جس سے ہر وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا فوت ہو جائے گا صرف وہ لوگ زندہ رہیں گے جن کی دلوں میں ذرہ برابر ایمان اور بھلائی نہیں ہوگی اور وہ لوگ زمانہ جاہلیت کی طرز پر کفر اور شرک کی طرف پلٹ جائیں گے۔ ساری دنیا میں کفر اور شرک غالب ہو جائے گا۔ قرآن مجید کے حروف کاغذوں سے مٹا دیئے جائیں گے، نماز، عمرہ اور حج ادا کرنے والا کوئی نہیں رہے گا، بیت اللہ شریف کو ایک حبشی منہدم کر کے آگ لگا دے گا۔۔ مدینہ منورہ بے

آباد اور ویران ہوجائے گا۔ وحشی جانوروں اور درندوں کا وہاں بسیرا ہوگا۔ شرم وحیا نام کو نہیں ہوگی۔ مرد اور عورتیں سر عام راستوں پر گدھوں اور کتوں کی طرح زنا کریں گے۔ روئے زمین پر کوئی ایک آدمی بھی ''اللہ'' کہنے والا نہیں رہے گا۔ پھر جب اللہ چاہیں گے یمن سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان (شام) کی طرف لے جائے گی جہاں کہیں لوگ تھک ہار کر رک جائیں گے وہ آگ بھی رک جائے گی، جب تازہ دم ہو جائیں گے تو آگ ان کا تعاقب کرنے لگے گی جب لوگ شام پہنچ جائیں گے تو آگ غائب ہو جائے گی۔ قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ نشانی سب سے آخری ہوگی۔ اس کے بعد صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ''اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔'' (سورہ قصص، آیت نمبر 88)

علامات قیامت کے حوالہ سے ہم قارئین کرام کی توجہ دو باتوں کی طرف دلانا چاہیں گے۔

پہلی بات یہ کہ صادق المصدوق حضرت محمد ﷺ نے قیامت کے حوالہ سے جن فتنوں اور امت میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر فرمایا ہے ان کا مطالعہ کرنے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کا سارا زمانہ رسول اکرم ﷺ کی آنکھوں کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح لا کر رکھ دیا تھا اور آپ ﷺ ایک ایک فتنہ ایک ایک گمراہی اور امت میں پیدا ہونے والی ایک ایک تبدیلی کو دیکھ کر امت کو خبردار فرماتے رہے۔ ممکن ہے ابھی آنے والے وقت میں آپ ﷺ کی یہ پیش گوئیاں آج سے کہیں زیادہ ٹھیک ٹھیک منطبق ہوں لیکن آج بھی ان کی حقانیت میں ذرہ برابر کمی محسوس نہیں ہوتی۔

چند پیش گوئیاں ملاحظہ ہوں:

① لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کریں گے۔ (احمد)

② لوگ حلال وحرام میں تمیز نہیں کریں گے۔ (بخاری)

③ لوگ دولتِ دنیا کے عوض اپنا دین اور ایمان بیچ ڈالیں گے۔ (ترمذی)

④ قتل بہت ہوں گے حتی کہ قاتل کو علم نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا، مقتول کو علم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ (مسلم)

⑤ عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ لباس کے باوجود عریاں نظر آئیں گی۔(مسلم)

⑥ وقت اس تیزی سے گزرے گا کہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر محسوس ہوگا۔(ابن حبان)

⑦ ایسے لوگ حکمران بنیں گے جو انسانی شکل میں شیطان ہوں گے۔(مسلم) ایسے لوگ حاکم بنیں گے جو مشرکوں سے بھی بدتر ہوں گے۔(طبرانی) کچھ ایسے حکمران ہوں گے جن کے دل مردار کی بدبو سے زیادہ غلیظ ہوں گے۔(طبرانی)

⑧ ''قلم ظاہر ہوگا'' (احمد) قلم جو کہ دنیا میں نشر و اشاعت کا سب سے قدیم ذریعہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے وقت بھی موجود تھا لیکن آنے والے وقت میں ''قلم کے ظہور'' کی پیش گوئی سے مراد ذرائع ابلاغ کی نئی نئی ایجادات ہیں، جو آج ہمارے سامنے اخبارات، جرائد، رسائل، کتب، ریڈیو، ٹی وی، ویڈیو، انٹرنیٹ، ٹیلی فون اور موبائل وغیرہ کی شکل میں موجود ہیں اور معلوم نہیں آئندہ ان ذرائع میں اور کس کس چیز کا اضافہ ہوگا۔

⑨ غیر مسلم قومیں مسلمانوں پر اس طرح چڑھ دوڑیں گی جس طرح کھانا کھانے والے ایک دوسرے کو دستر خوان پر بلاتے ہیں......اس کی وجہ آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ مسلمان دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کرنے لگیں گے۔(ابوداؤد)

⑩ مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر اس طرح چلیں گے کہ اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو مسلمان بھی ایک بالشت چلیں گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو مسلمان بھی ایک ہاتھ چلیں گے اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو مسلمان بھی دو ہاتھ چلیں گے حتی کہ ان میں سے اگر کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو مسلمان بھی اپنی ماں سے زنا کریں گے۔(بزار)

ہم نے یہاں مثال کے طور پر چند پیش گوئیوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ چودہ سو سال پہلے آپ ﷺ کی بیان کردہ پیش گوئیوں کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کس طرح سو فیصد حق

اور سچ ثابت ہو رہا ہے۔ پیش گوئیوں کے عین مطابق ظاہر ہونے والے حالات کی اس قدر سچی تصویر کشی صرف ایک نبی کی زبان سے ہی ممکن ہے۔ ان پیش گوئیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد آدمی کی زبان بے اختیار پکار اٹھتی ہے اَشْهَدُ اَنَّ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ واقعی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پیغمبر اسلام کے بارے میں اگر کسی کے دل میں بے جا تعصب، ضد اور دشمنی نہ ہو تو حقیقت یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے رسول اکرم ﷺ کی بیان کردہ پیش گوئیاں ہی آپ ﷺ کی نبوت کی ایسی واضح اور روشن دلیل ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں رہتا۔

آپ ﷺ کی پیش گوئیوں کی حقانیت سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں زندگی بسر کرنے کے لئے جو تعلیمات دی ہیں وہ بھی ویسی ہی حق اور سچ ہیں جیسی آپ ﷺ کی پیش گوئیاں حق اور سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ پس جو شخص دنیا اور آخرت میں فلاح اور کامیابی چاہتا ہے اسے چاہئے کہ آنکھیں بند کر کے بلا چون و چرا رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا جائے اسی میں کامیابی ہے اور اس سے سر مو انحراف میں ہلاکت اور بربادی یقینی ہے۔

دوسری بات جس کی طرف ہم قارئین کرام کی توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے تمام فتنوں اور علامات (صغریٰ و کبریٰ) کا اتنی تفصیل سے ذکر کرنا کیوں ضروری سمجھا؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ دنیا دار الامتحان ہے، جس میں ہمارا امتحان لینا مطلوب ہے۔ چنانچہ ہمیں اس دار الامتحان کے تمام نشیب و فراز سے آگاہ کر دیا گیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اس امتحان میں کامیاب ہوتا ہے اور کون ناکام؟

غور فرمایئے! ایک طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے نافرمان ابلیس کو قیامت تک کے لئے زندگی کی مہلت دے دی، اسے غیر معمولی قدرت اور اختیارات دے دیئے، برے اعمال کو خوشنما بنانے اور گناہوں میں

لذت پیدا کرنے کی قدرت دے دی اور دوسری طرف انسانوں کو آ گاہ کر دیا کہ یہ تمہارا کھلا دشمن ہے تمہیں گمراہ کرے گا اس سے بچ کر رہنا اور اس کی بات ہرگز نہ ماننا۔ مقصد ہمارا امتحان لینا ہے۔

ایک اور مثال لیجئے ! کفار کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مادی ترقی ، آن بان ، شان وشوکت ، پرکشش زندگی ، دولت کی فراوانی اور سیاسی غلبہ (عموماً ہر عہد میں) عطا فرمایا ہے اور ساتھ ہی اہل ایمان کو خبردار کیا ہے کہ کافر میرے اور تمہارے دشمن ہیں۔ (سورہ انفال ، آیت نمبر 60) ان کی بات نہ ماننا (سورہ انعام ، آیت نمبر 150) کافروں کے ساتھ دوستی نہ کرنا (سورہ نساء ، آیت نمبر 144) کافروں کی دولت پر رشک نہ کرنا (سورہ توبہ ، آیت نمبر 55) کافروں سے مشابہت اختیار نہ کرنا ،[1] کافروں کے ہاں رہائش اختیار نہ کرنا ،[2] کافروں سے جنگ کرو (سورہ فرقان ، آیت نمبر 52) کافر جانوروں سے بدتر مخلوق ہیں (سورہ اعراف ، آیت نمبر 179) ایک طرف کافروں پر انعام واکرام کی یہ بارش اور دوسری طرف مسلمانوں کے لئے یہ احکام ہمارے ایمان کا امتحان لینے کے لئے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب دریائے فرات میں سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا لوگ سونا حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف دوڑیں گے ، لیکن ساتھ ہی یہ فرما دیا ''تم اس طرف نہ جانا'' کیونکہ وہاں اتنی سخت جنگ ہوگی کہ 99 فیصد لوگ مارے جائیں گے۔[3] (مسلم) پیش گوئی اور ساتھ تنبیہ کا مقصد ہمارا امتحان لینا ہے۔ کون ہے جو رسول رحمت ﷺ کی فرمانبرداری میں سونا حاصل کرنے سے باز رہتا ہے اور کون ہے جو سونے کی خاطر رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔

قیامت کے قریب سب سے بڑے فتنہ یعنی ظہور دجال کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے

---

1. ترمذی ، ابواب الاستئذان ، باب فی کراهية اشارة اليد فی الاسلام
2. ترمذی ، ابواب السیر ، باب ما جاء فی کراهية المقام بین اظهر المشرکین
3. افغانستان اور دیگر ایشیائی ریاستوں کے تیل پر قبضہ جمانے کے لئے بڑی طاقتوں نے جو گھناؤنا ڈرامہ رچا کر خوں ریزی کی ہے اس سے رسول اکرم ﷺ کی اس پیش گوئی کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سونے کے پہاڑ پر کیسی خوں ریز جنگ ہوگی۔

ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ اسے بہت سے اختیارات دیں گے وہ بارش برسائے گا، کھیتیاں اگائے گا، مردوں کو زندہ کرے گا، حتیٰ کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی۔ دوسری طرف رسول اکرم ﷺ نے امت کو یہ بھی بتلا دیا کہ وہ کافر ہے، اس کی جنت جہنم ہوگی اور جہنم جنت ہوگی اس کے دھوکے میں نہ آنا اسے اپنا رب نہ ماننا......مقصد مسلمانوں کے ایمان کا امتحان لینا ہے۔

یہی معاملہ باقی پیش گوئیوں کا ہے۔ جھوٹ کی کثرت، دھوکہ اور فریب کی کثرت، خیانت اور بے ایمانی کی کثرت، کسب حرام کی کثرت، شراب اور زنا کی کثرت، ناچ، گانے اور راگ رنگ کی کثرت، عریانی اور بے حجابی کی کثرت، کذاب اور دجال لیڈروں کا پیدا ہونا، گمراہ، ملحد اور بے دین حکمرانوں کا مسلط ہونا اور دیگر فتنوں سے آگاہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان ساری باتوں کو قیامت کے فتنے سمجھیں اور ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ امت کو یاجوج ماجوج کے خروج، خسف، دخان، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دابۃ الارض کے ظہور کی خبر اسی لئے دی گئی ہے تاکہ لوگ اس سے پہلے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے میں جلدی کریں۔ جب یہ علامات ظاہر ہونا شروع ہو گئیں تو پھر کسی کا ایمان لانا اس کے لئے نفع بخش ثابت نہیں ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ علامات قیامت کے بارے میں اتنی تفصیل سے آپ ﷺ کا امت کو آگاہ فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان فتنوں میں اپنے دین اور ایمان کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور نوشتہ دیوار یہ ہے کہ آنے والا دور بڑے بڑے فتنے لے کر آ رہا ہے۔ گہرے سیاہ بادلوں کی طرح امت مسلمہ پر فتنے امڈتے چلے آ رہے ہیں پس اے اہل ایمان! فتنوں کے دوران اللہ سے ڈر کے رہنا، اپنے محسن، اپنے قائد اور اپنے نبی ﷺ کا دامن تھامے رکھنا، ہر حال میں ایمان پر ثابت قدم رہنا اس عارضی دنیا کی چمک دمک کے فریب میں مبتلا ہو کر آخرت کا خسارہ ہرگز مول نہ لینا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

کچھ جنگوں کے بارے میں:

رسول اکرم ﷺ نے جس طرح دوسرے فتنوں کے بارے میں امت کو آگاہ فرمایا ہے اسی طرح بعض جنگوں کے بارے میں بھی پیش گوئیاں فرمائی ہیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا جہاد، سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قیادت میں مشرکین مکہ کے خلاف میدان بدر میں لڑا گیا اور سب سے آخری جہاد سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں یہودیوں کے خلاف سرزمین فلسطین میں لڑا جائے گا۔ معرکہ بدر سے لے کر قتال دجال تک رسول اکرم ﷺ نے چار اہم فتوحات کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ جس کا ہم یہاں مفصل ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''تم لوگ جزیرۃ العرب کے لوگوں سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) اسے فتح کر دے گا پھر تم اہل فارس کے خلاف جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا، پھر تم اہل روم کے خلاف جہاد کرو گے اللہ اسے بھی فتح کر دے گا پھر تم دجال کے خلاف جہاد کرو گے اور اللہ اسے بھی فتح کر دے گا۔'' (مسلم)

اس حدیث شریف میں درج ذیل چار فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے:

① **جزیرۃ العرب کی فتح :** رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں مختلف غزوات مقدسہ کے بعد جزیرۃ العرب فتح ہوا اور آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی پوری ہوگئی۔ یاد رہے کہ جزیرۃ العرب کے مفتوحہ علاقہ درج ذیل تھے۔ مکہ، مدینہ، جدہ، طائف، حنین، رابغ، ینبوع، خیبر، مدائن صالح، تبوک، دومۃ الجندل، ایلہ، یمامہ، بحرین (الحساء)، عمان، حضرموت، صنعا، حمیر اور نجران۔ جزیرۃ العرب اسلام سے پہلے سلطنت فارس کا حصہ تھا۔

اگرچہ جزیرۃ العرب متعدد غزوات کے نتیجہ میں فتح ہوا لیکن حدیث شریف میں آپ ﷺ نے اختصار کے ساتھ صرف جزیرۃ العرب کی فتح کا ذکر فرما دیا۔

② **فارس کی فتح :** عہد فاروقیؓ میں مختلف لڑائیوں کے بعد فارس بھی فتح ہوا۔ گویا آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی عہد صحابہ میں پوری ہوگئی۔ یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک سے پہلے فارس

اور روم ہی دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں۔ اہل فارس کا مذہب آتش پرستی تھا اور یہ مجوسی کہلاتے تھے۔ اسلام سے پہلے سلطنت فارس میں درج ذیل علاقے شامل تھے۔ جزیرۃ العرب (تفصیل پہلے گزر چکی ہے) اور یمن، حیرہ، ہمدان، کرمان، رے، قزوین، بخارا، بصرہ، قادسیہ، اصفہان، خراسان (اب افغانستان) تبریز، آذربائیجان، ترکمانستان، سمرقند، بخارا، ترمذ اور وسط ایشیاء کی بعض دیگر ریاستیں بھی سلطنت فارس میں شامل تھیں۔ فارس کے بادشاہ ''کسریٰ'' کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔'' (مسلم) جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جب کسریٰ کی سلطنت ٹوٹ جائے گی تو پھر مجوسیوں کی دوبارہ ویسی سلطنت بنے گی نہ ہی کوئی کسریٰ کہلا سکے گا۔ چنانچہ جیسا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

③ <u>روم کی فتح:</u> حدیث شریف میں تیسرے نمبر پر روم کی فتح کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ جس طرح جزیرۃ العرب کی فتح متعدد غزوات کا نتیجہ تھی اور فارس کی فتح کے لئے بھی مسلمانوں کو کئی جنگیں لڑنا پڑیں اسی طرح روم کی فتح سے پہلے بھی مسلمانوں کی عیسائیوں سے کئی جنگیں ہوں گی، جن میں سے بہت سی ہو چکی ہیں آج بھی ہو رہی ہیں اور بہت سی آئندہ بھی ہوں گی جو بالآخر روم کی فتح پر منتج ہوں گی۔ ان شاءاللہ!
بعض اہل علم کے نزدیک دوسری اور تیسری صدی ہجری میں جب مسلمانوں نے یورپ کے بعض ممالک فتح کئے اس وقت اٹلی بھی فتح ہوا، روم کی فتح سے وہی فتح مراد ہے، لیکن حدیث شریف کا سیاق وسباق اس موقف سے مطابقت نہیں رکھتا۔ حدیث شریف میں واضح طور پر یہ پیش گوئی موجود ہے کہ روم کی فتح کے فوراً بعد دجال کا ظہور ہوگا، جس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث شریف میں جس فتح کا ذکر ہے وہ قیامت کے قریب ظہور دجال سے قبل ہوگی۔ ان شاءاللہ!

یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں فارس کی طرح روم بھی دنیا کی دوسری بڑی طاقت تھی جس کا مذہب عیسائیت تھا لہٰذا حدیث شریف میں روم کی فتح سے مراد فقط روم شہر کی فتح نہیں بلکہ پوری عیسائی دنیا کی فتح مراد ہے۔ ''روم'' کا لفظ محض عیسائیت کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

عہد نبوی میں سلطنت روم درج ذیل علاقوں پر مشتمل تھی ۔ یورپ کی بعض ریاستیں اور ترکی، شام، مصر، لبنان، عمان، فلسطین، اردن، قبرص، سدوم اور روس۔ ❶ روم کی فتح سے پہلے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہونے والی جنگوں میں سے احادیث میں صرف ایک اور جنگ کا ذکر ملتا ہے اگر چہ اس جنگ کے وقت اور جگہ کا سو فیصد تعین کرنا ممکن نہیں تاہم قرائن سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ فتح روم سے کچھ عرصہ پہلے شام کے پہاڑی علاقوں میں ہوگی، کیونکہ فتح روم کے فوراً بعد دجال ظاہر ہوگا اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں اس کے خلاف جہاد شروع ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

یہاں ہم فتح روم اور اس سے کچھ عرصہ پہلے ہونے والی دونوں جنگوں کا خلاصہ بیان کر رہے ہیں۔ تفصیل کتاب ہذا کے باب "الملاحم" (جنگوں کا بیان) میں آپ پڑھ لیں گے۔

ا- سقوطِ روم سے قبل جنگ : مسلمان اور عیسائی دونوں مل کر کسی مشترکہ دشمن سے لڑائی کریں گے اور انہیں فتح حاصل ہوگی۔ دونوں آپس میں مال غنیمت تقسیم کریں گے اور اس کے بعد ایک ٹیلوں والی جگہ پر پڑاؤ ڈالیں گے جہاں ایک عیسائی کمانڈر کھڑا ہو کر اعلان کرے گا "صلیب غالب ہوئی" ایک غیرت مند مسلمان کمانڈر اٹھ کر اسے تھپڑ مارے گا، جھگڑا بڑھ جائے گا جس کے نتیجہ میں عیسائی صلح کا معاہدہ توڑ دیں گے اور مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے اسی (80) عیسائی ممالک کا اتحاد قائم کریں گے۔ گھمسان کی جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کا سارا لشکر شہید ہو جائے گا اور عیسائیوں کو فتح ہوگی۔

ب - سقوط روم : معرکہ روم ہی وہ آخری جنگ عظیم ہے جس کے بعد قیامت کی بڑی علامتوں (علامات کبریٰ) کا ظہور شروع ہو جائے گا۔ معرکہ کی تفصیل یہ ہے کہ شامی مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کو فتح ہوگی اور وہ عیسائیوں کے مردوں اور عورتوں کو اپنا غلام بنا لیں گے۔ عیسائی لشکر، شامی مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے شام پر حملہ آور ہوگا۔ شام کے شہر حلب کے قریب اعماق یا دابق کا مقام میدان جنگ بنے گا۔ جنگ سے پہلے مدینہ منورہ سے مسلمانوں کا ایک لشکر شامی مسلمانوں کی مدد کے لئے اعماق (یا دابق) پہنچے گا تو عیسائی کمانڈر مدنی لشکر کے کمانڈر سے کہے گا "تم

❶ جزیرۃ العرب، بلادِ فارس اور بلادِ روم کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی" از ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم

شامی لشکر سے الگ رہو انہوں نے ہماری عورتوں اور مردوں کو غلام بنایا ہے لہٰذا ہم صرف انہی سے لڑنا چاہتے ہیں'' مدنی لشکر کا کمانڈر کہے گا ''واللہ! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اکیلے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔'' چنانچہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوگی۔ مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر جنگ میں قتل ہوجائے گا، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہادت کا درجہ پائیں گے۔ ایک تہائی لشکر میدانِ جنگ سے ڈر کر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہیں فرمائیں گے۔ باقی تہائی لشکر فاتح ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ شام میں عیسائیوں کو شکست فاش دینے کے بعد مسلمان عیسائیوں کے روحانی مرکز ''روم'' پر چڑھائی کریں گے۔ بری اور بحری دونوں محاذوں پر جنگ ہوگی۔ بحری محاذ پر قسطنطنیہ (استنبول کا پرانا نام) کے مقام پر جنگ ہوگی۔ [1] اس جنگ میں ستر ہزار مسلمان شریک ہوں گے۔ استنبول کے مقام پر اسلام اور عیسائیت کا یہ آخری معرکہ نصرت الٰہی کا عظیم شاہکار ہوگا۔ اس جنگ میں ہتھیار استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ مسلمان پہلی مرتبہ نعرہ تکبیر ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' بلند کریں گے تو شہر پناہ کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ دوسری مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو دوسری دیوار گر پڑے گی، تیسری مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو شہر مفتوح ہوجائے گا۔ دوسری طرف بری محاذ پر روم میں ایسی خوں ریز جنگ ہوگی کہ ماضی میں ایسی خوں ریز جنگ کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ مسلسل چار روز جنگ ہوگی۔ پہلے تین دن مسلمانوں کو شکست ہوگی ہر روز جنگ میں حصہ لینے والے سارے کے سارے لشکر قتل ہوجائیں گے چوتھے روز مجاہدین کا لشکر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فتح یاب ہوگا اس جنگ میں 99 فیصد لوگ مارے جائیں گے میدان جنگ دور دور تک لاشوں سے پٹ جائے گا حتی کہ اگر ایک پرندہ لاشوں کے اوپر اڑنا شروع کردے تو اسے موت آجائے گی لیکن لاشیں ختم نہیں ہوں گی۔

مسلمان روم کی فتح کے بعد ابھی مالِ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کہ انہیں دجال کے خروج کی خبر مل جائے گی اور وہ ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی طرف دوڑ پڑیں گے جو کہ دجال کے خلاف معرکوں کا میدان

[1] یاد رہے کہ ترکی آج مسلمانوں کے قبضہ میں ہے لیکن مستقبل میں کسی وقت یہ عیسائیوں کے قبضہ میں چلا جائے گا اور مسلمان اسے دوبارہ فتح کریں گے

ہوگا۔ ظہور دجال سے قبل سیدنا امام مہدی کی خلافت قائم ہو چکی ہوگی لہٰذا سقوطِ روم کا معرکہ انہی کی قیادت میں سر ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

④ **قتلِ دجال :** سقوطِ روم کے فوراً بعد یہودیوں کا بادشاہ......دجال......ظاہر ہوگا۔ ساری دنیا کے یہودی، کافر اور منافق اس کے ساتھ مل جائیں گے صرف ایران کے شہر اصفہان سے ستر ہزار یہودی اس کے لشکر میں شامل ہوں گے۔ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے فرشتوں کا پہرہ مقرر فرما دیں گے۔ مکہ مدینہ کے علاوہ دجال ساری دنیا میں چکر لگائے گا جب شام کے دارالحکومت دمشق پہنچے گا تو وہاں "غوطہ" کے مقام پر مسلمانوں کے ساتھ اس کا خوں ریز معرکہ ہوگا۔ ابھی دجال دمشق میں ہی موجود ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کا تعاقب کریں گے اور "لُد" کے مقام پر اسے اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔

یہ ہیں وہ چار فتوحات جو رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک سے لے کر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جہاد تک ہونے والی تمام جنگوں پر محیط ہیں۔ دو فتوحات کا تعلق عہد صحابہ اور تابعین سے ہے اور دو فتوحات قیامت کے بالکل قریب کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ حدیث شریف میں مذکورہ فتوحات کے علاوہ جنگوں کے حوالہ سے ایک اور اہم پیش گوئی بھی ہے جس کا یہاں ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "بیت المقدس آباد ہوگا جس کے بعد مدینہ منورہ بے آباد ہو جائے گا۔ مدینہ منورہ کی بے آبادی کے بعد بڑی جنگیں شروع ہو جائیں گی جس کے نتیجہ میں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ فتح قسطنطنیہ کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔" (ابوداؤد)

اس حدیث شریف کے آخر میں جن دو جنگوں کا ذکر ہے ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے یعنی سقوطِ روم اور قتلِ دجال، البتہ پہلی دونوں پیش گوئیاں نئی ہیں۔ قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاروں باتیں قیامت کے قریب متصل واقع ہوں گی۔ بیت المقدس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جائے گا اور ممکن ہے اسے دارالخلافہ بنا لیا جائے اور یوں اس کی رونق بڑھ جائے۔ اس کے مقابلہ میں مدینہ منورہ کی رونق کم ہو جائے۔ بیت

المقدس پر مسلمانوں کے قبضہ کے بعد قرب قیامت کی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جو بالآخر سقوطِ روم اور قتل دجال پر منتج ہوں گی۔ دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج کی قتل و غارت اور خوں ریزی کا فتنہ پیدا تو ہوگا لیکن اس فتنہ میں مسلمان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اہل ایمان کو کوہ طور پر لے جائیں گے جو باقی بچیں گے وہ ادھر ادھر قلعوں میں اپنے آپ کو بند کر کے پناہ لے لیں گے اور یوں دجال کے قتل کے ساتھ ہی جہاد کے مقدس فریضہ کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

غلطیہائے مضامین:

امریکہ کے افغانستان پر حالیہ حملہ (7 نومبر 2001) کے بعد ہمارے بعض دانشوروں نے مذکورہ احادیث کے بعض حصوں کو اس جنگ پر منطبق کرنے کی کوشش فرمائی ہے اور اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سیدنا امام مہدی (جن کا مفصل ذکر آگے آ رہا ہے) کے ظہور اور دجال کی آمد کا وقت آن پہنچا ہے اور دنیا اب قیامت کی بڑی نشانیوں کے دور میں داخل ہو چکی ہے یا ہونے ہی والی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

① آثار اور قرائن اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ قیامت کے آخری مرحلوں کا پہلا حصہ مئی 1999ء سے شروع ہو گیا ہے اس آخری مرحلے کے پانچ بڑے حصے معلوم ہوتے ہیں۔ اس عاجز و سیہ کار کا اندازہ یہ ہے کہ اس آخری مرحلہ کی طوالت مئی 1999ء سے 100 سال سے 300 سال تک ہوگی اور پہلے مرحلہ کی طوالت مئی 1999ء سے 20 سے 30 سالوں تک ہوگی۔ [1] واللہ اعلم بالصواب!

② میری ناقص رائے میں 1897ء سے 1989ء یا 1991ء یا زیادہ سے زیادہ 2002ء ظاہری دوہرے نظام اور باطنی اکہرے نظام کا عہد ہے اور 1990ء سے 2019ء تک ظاہراً اور باطناً

[1] کیا دجال کی آمد آمد ہے؟ از اسرار عالم، صفحہ 7

دونوں اعتبار سے قائم ہونے والے ابھرے نظام کے درجہ کمال تک پہنچنے کی مدت ہوگی جو دراصل ظہور دجال کی گھڑی ہوگی۔ [1]

③ امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں، ظہور مہدی کا وقت قریب آ گیا ہے۔ [2]

جہاں تک قربِ قیامت کا تعلق ہے، رسول اکرم ﷺ نے اپنی بعثت مبارک اور وفات مبارک کو قربِ قیامت کی نشانی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شقِ قمر کو بھی قربِ قیامت کی نشانی قرار دیا ہے حالانکہ ان نشانیوں کو گزرے پندرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ قرآن و حدیث میں ''قرب'' کی مدت سے مراد سو سال ہے، ہزار سال ہے یا پچاس ہزار سال، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، لہٰذا امام مہدی کے ظہور، دجال کی آمد، قیامت کی علامات کے قرائن واضح ہونے کے باوجود ان کی مدت کا تعین کرنا کسی طرح بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا علم صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (27:65)

''اے محمد ﷺ! کہو زمین و آسمان کی مخلوق میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا، سوائے اللہ تعالیٰ کے۔'' (سورہ نمل، آیت 65)

دوسری بات یہ ہے کہ امریکہ کے افغانستان پر حملہ کے واقعہ کو بعض حضرات نے رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئیوں کے مصداق قرار دیا ہے۔ احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو سارے ذخیرہ احادیث میں کوئی ایک بھی ایسی حدیث نظر نہیں آتی جس کا اطلاق موجودہ امریکہ، افغان جنگ پر ہوتا ہو۔

ذیل میں ہم چند مثالوں سے اپنے موقف کی وضاحت کریں گے:

① امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی روایت کردہ ایک حدیث کے راوی حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم (یعنی مسلمان) روم (یعنی عیسائیوں) سے صلح کرو گے اور دونوں مل

---

[1] کیا دجال کی آمد آمد ہے؟ از اسرار عالم، صفحہ 20

[2] پاکستان اور عالم اسلام کا بحران از محمد ذکی الدین شرفی، صفحہ 3

کر ایک دشمن سے لڑو گے۔'' طویل حدیث کے اس مختصر جملہ سے بعض حضرات نے دس بارہ سال قبل افغانستان اور روس کی جنگ مراد لی ہے۔ جس میں امریکہ اور یورپ نے مسلمانوں کی مدد کی اور روس کو شکست دی، حالانکہ اس جنگ میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ سیاسی اور مالی تعاون تو کیا لیکن عملاً جنگ میں صرف مسلمانوں نے ہی حصہ لیا کسی عیسائی ملک کا ایک بھی سپاہی نہ تو جنگ میں شریک ہوا نہ قتل ہوا نہ قتل کیا۔

② اسی حدیث شریف کا اگلا مضمون یہ ہے ''تم لوگ (یعنی مسلمان اور عیسائی) آپس میں مال غنیمت تقسیم کرو گے اور ایک ٹیلوں والی سرزمین میں پڑاؤ کرو گے، جہاں ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا، صلیب کو فتح ہوئی، مسلمانوں میں سے ایک غیرت مند آدمی غضبناک ہو کر اس عیسائی کو مارے گا جس پر عیسائی عہد شکنی کریں گے۔''

چلئے مال غنیمت کی تقسیم سے مراد اپنے اپنے مفادات کا حصول لے لیجئے لیکن جنگ کے بعد دونوں فوجوں (مسلمانوں اور عیسائیوں) کا ٹیلوں والی سرزمین میں پڑاؤ کہاں ہوا؟ بعض حضرات نے ٹیلوں والی سرزمین سے مراد افغانستان لیا ہے حالانکہ اہل علم کے نزدیک حدیث شریف میں ٹیلوں والی سرزمین سے مراد شام کا ملک ہے۔ ٹیلوں والی سرزمین میں پڑاؤ کے دوران کون سے عیسائی کمانڈر نے صلیب کی برکت سے فتح کا دعویٰ کیا؟ امریکی صدر بش کا جنگ سے پہلے صلیب کا لفظ استعمال کرنا کسی طرح بھی اس صورت حال سے مماثلت نہیں رکھتا۔ عیسائی کمانڈر کے جواب میں کون سے مسلمان کمانڈر نے عیسائی کمانڈر کو مارا یا صلیب توڑی؟ جبکہ موجودہ جنگ میں تمام مسلمان حکمرانوں اور فوجی کمانڈروں کے لبوں پر مستقل مہر خموشی لگی رہی۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے اس جھگڑے کے نتیجے میں عیسائیوں نے کون سی عہد شکنی کی؟ موجودہ جنگ میں تو صورت حال یہ ہے کہ افغانستان پر حملہ کے بعد اسلامی کانفرنس کے اجلاس کے بعد امریکہ کے وزیر خارجہ نے یہ بیان دیا ہے ''اسلامی کانفرنس کے نتائج سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔''[1]

---

[1] نوائے وقت، لاہور مورخہ 12 اکتوبر 2001ء

③ امام ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث کے راوی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ مذکورہ واقعہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اہل روم عہد شکنی کے بعد تمہارے (یعنی مسلمانوں کے) مقابلے میں اسی (80) جھنڈوں (یعنی 80 ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے۔'' سیاق وسباق کے اعتبار سے اس حدیث شریف کا موجودہ جنگ سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔ تاہم جن حضرات کو محض اتحاد کے لفظ سے غلط فہمی ہوئی ہے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حدیث شریف میں مذکورہ اتحاد صرف عیسائی حکومتوں کا ہوگا جبکہ موجودہ اتحاد میں عیسائی اور مسلمان دونوں حکومتیں شامل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ حدیث شریف کے مطابق اتحاد کرنے والے ممالک کی تعداد 80 (اسی) ہوگی جبکہ موجودہ اتحاد میں شامل عیسائی اور مسلمان ممالک کی ساری تعداد ملا کر چالیس کے لگ بھگ بنتی ہے۔

④ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اس جنگ کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ ''(جنگ میں شریک) مسلمانوں کی (ساری) جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے نوازیں گے۔'' یا دوسرے الفاظ میں عیسائیوں کو فتح حاصل ہوگی جبکہ موجودہ جنگ کے اتحادیوں میں خود مسلمان شریک ہیں۔ غور کیا جائے تو حدیث شریف میں ذکر کئے گئے اس سارے واقعہ کی امریکہ افغان جنگ سے ذرہ برابر مماثلت ثابت نہیں ہوتی۔

⑤ بعض حضرات نے مسلم شریف کی ایک حدیث میں بیان کئے گئے ایک واقعہ کی موجودہ جنگ سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے حالانکہ سیاق وسباق اس کی بھی تائید نہیں کرتے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عیسائی لشکر شام کے علاقہ اعماق یا دابق میں آ کر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ منورہ سے ایک لشکر شامی مسلمانوں کی مدد کے لئے وہاں پہنچے گا تو عیسائی لشکر مدنی لشکر سے کہے گا تم شامی لشکر سے الگ ہو جاؤ، شامیوں نے ہمارے مردوں اور عورتوں کو غلام بنایا ہے ہم صرف انہی سے جنگ کریں گے۔ مدنی لشکر کہے گا ''واللہ! ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے کے لئے کبھی اکیلا

نہیں چھوڑیں گے۔'' چنانچہ لڑائی ہوگی مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا جس کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرمائے گا، ایک تہائی لشکر مارا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہید ہوں گے اور ایک تہائی لشکر فتح پائے گا اور یہ کبھی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں کا یہ لشکر (عیسائیوں سے جنگ کے لئے) استنبول جائے گا وہاں بھی فتح پائے گا فتح کے بعد لشکر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہا ہوگا کہ شیطان پکارے گا ''دجال آ گیا'' مسلمان فوراً شام کی طرف بھاگیں گے، راستہ میں معلوم ہوگا کہ خبر جھوٹی تھی، لیکن جب شام پہنچیں گے تو دجال واقعی ظاہر ہو چکا ہوگا۔ (حدیث کے عربی متن کے لئے ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 120)

سیاق وسباق کو پیش نظر رکھا جائے تو اس ساری حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں جسے موجودہ جنگی صورت حال پر منطبق کیا جا سکے لیکن بعض حضرات نے سیاق وسباق سے ہٹ کر عیسائی لشکر کے اس مطالبے کو، کہ ''تم شامی لشکر سے الگ رہو ہم صرف ان سے جنگ کریں گے''، کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ خود کر لیا ہے ''ہمیں ہمارے مطلوبہ افراد دو۔''[1] اور ان الفاظ کو امریکہ کے طالبان سے اس مطالبے کے مماثل قرار دیا ہے کہ اسامہ بن لادن اور اس کے ساتھی ہمارے حوالے کرو، حالانکہ مذکورہ الفاظ حدیث شریف کی کسی کتاب میں موجود نہیں۔

⑥ جنگوں کے حوالہ سے ہمارے رسائل وجرائد میں دو حدیثوں کا بڑا چرچا رہا ہے ان میں سے ایک یہ ہے ''رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈوں والے لوگ نکلیں گے اور ان جھنڈوں کو بیت المقدس پر نصب کرنے سے انہیں کوئی چیز نہیں روک سکے گی۔'' (ترمذی) دوسری حدیث یہ ہے ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے اور مہدی کی حکومت کو مستحکم کریں گے۔'' (ابن ماجہ) دونوں حدیثوں کے بارے میں ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 145) واللہ اعلم بالصواب!

⑦ جس طرح موجودہ امریکہ افغانستان جنگ کو بعض احادیث کے مماثل بنانے کی کوشش کی گئی ہے اسی

[1] ملاحظہ ہو ''جہاد افغانستان اور ہماری ذمہ داریاں''، بحوالہ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 21 اکتوبر 2001، صفحہ 18

طرح دجال کی فوری آمد ثابت کرنے کے لئے بخاری شریف کی ایک حدیث شریف کی انتہائی مضحکہ خیز تشریح کی گئی ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، جب آیت وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (ترجمہ: اے محمد ﷺ! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ) اتری تو رسول اکرم ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور آواز دی ''اے بنو فہر، اے بنو عدی، قریش کے سارے خاندانوں کو بلایا تو سب آ گئے جو خود نہ آ سکا اس نے آگاہ ہونے کے لئے اپنا نمائندہ بھیج دیا، ابولہب خود آیا اور دوسرے قریش بھی آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگو! اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں کچھ سوار تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا تم میری بات سچ مان لوگے؟'' لوگوں نے جواب دیا ''ہاں! ہم نے آپ ﷺ کو ہمیشہ سچ بولتے پایا ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔'' (بخاری)[1] حدیث شریف کے آخری حصہ ''اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ'' (ترجمہ: بے شک میں تمہیں شدید عذاب آنے سے پہلے پہلے خبردار کرنے والا ہوں) میں ''عَذَابٍ شَدِیْدٍ'' سے مراد مرنے کے بعد جہنم کا شدید عذاب ہے۔[2]

''دجال کی آمد آمد ہے'' کے مؤلف یہ ساری حدیث لکھ کر آخری حصہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں ''تو جان لو میں تمہیں اس (فوج) کے شدید عذاب سے ڈرا وا دے رہا ہوں'' اور اس کے ساتھ یہ تشریح فرماتے ہیں ''آپ ﷺ نے فرمایا ''اہل حق پر آنے والا وہ عظیم ترین خطرہ اور اہل حق کی وہ ہیبت ناک آزمائش جس کا ڈر تمام انبیاء کو رہا لیکن وہ ان کے زمانے میں ظاہر نہیں ہوا'' (یعنی دجال) ایسا لگتا ہے کہ وہ اب ظاہر ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی امر نہیں۔ (مسلم) قرائن یہی بتاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو حملہ آور ہونے والی فوج اور جس خطرے کے ظہور کی خبر دی تھی وہ عنقریب ظاہر ہونے والی ہے۔[3] ''عَذَابٍ شَدِیْدٍ'' کا ترجمہ جہنم کا شدید عذاب کرنے کے بجائے

---

[1] کتاب التفسیر، باب وانذر عشیرتک الاقربین

[2] ملاحظہ ہو قرآن مجید، اشرف الحواشی، از مولانا محمد عبدہٗ الفلاحؒ، صفحہ 519، حاشیہ نمبر 6

[3] کیا دجال کی آمد آمد ہے، از اسرار عالم، صفحہ 7-6

دجال کی فوج کا شدید عذاب کرنے پر اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے ۔

کس درجہ ہیں فقیہان حرم بے توفیق

خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں

شاید "عَذَابِ شَدِیْدِ" کی اسی تشریح سے متاثر ہو کر ایک صاحب نے امریکی فوج کی افغانستان پر بے پناہ بمباری کو دجال کی جہنم اور اس کی امداد (AID) کو اس کی جنت لکھ دیا ہے [1] گویا امریکہ خود دجال ہے۔حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بڑی وضاحت سے یہ بات ارشاد فرمائی کہ دجال اکبر، اولاد آدم میں سے ایک جیتا جاگتا انسان ہوگا، ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کے سر کے بال گھنگریالے ہوں گے۔اس وضاحت کے باوجود کسی ملک کو دجال قرار دینا ایک ایسی مضحکہ خیز تاویل ہے جس کا علم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

⑧ ایک دوسری حدیث پر طبع آزمائی کا انداز ملاحظہ ہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی جب تک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان لڑائی نہ ہوجائے ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی اور دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔" (مسلم) اس حدیث شریف میں تمام اہل علم کی رائے کے مطابق دو بڑی جماعتوں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعتیں ہیں جو جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئیں۔لیکن "کیا دجال کی آمد آمد ہے" کے مؤلف فرماتے ہیں "یہ دو عظیم گروہ دراصل یہودیت کے دو حصے ہیں، جو بظاہر متخالف اور متحارب ہیں، لیکن بباطن ایک ہی مقصد کے لئے کام کررہے ہیں جن کے ذریعہ پوری صدی میں خوں ریزی ہوتی رہی بشمول دو عظیم جنگوں کے، جن میں کروڑوں لوگ مارے گئے، میری ناقص رائے میں یہ دور 1897ء سے شروع ہو کر 1989ء تا 1997ء پر ختم ہوجاتا ہے۔بعض اعتبار سے 1999ء بھی مانا جاسکتا ہے ممکن ہے مزید دو سال بڑھا کر 2002ء بھی مانا جاسکتا ہے۔لیکن میں نے اسے 1999ء مانا ہے۔" [2]

---

[1] رسول اللہ کی پیشین گوئیاں، از محمد ذکی الدین شرفی، صفحہ 25

[2] "کیا دجال کی آمد آمد ہے؟" از اسرار عالم، صفحہ 18

ایک دوسرے دانشور نے ایران، عراق جنگ کو اس حدیث کے مصداق ٹھہرایا ہے۔ [1]

ایک حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''عنقریب فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا لوگ اس کی طرف چل پڑیں گے اس پر لڑائی ہوگی اور ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔'' (مسلم) دریائے فرات چونکہ عراق میں ہے لہٰذا مؤلف نے بلاسوچے سمجھے اس حدیث میں دوگروہوں سے مراد عراق اور کویت لئے ہیں۔ [2]

احادیث رسول ﷺ کو یوں بازیچہ اطفال بنانے اور ان کی غلط تاویلات کرنے پر حکیم الامت علامہ اقبالؒ کا یہ شعر سو فیصد صادق آتا ہے

زمن بر صوفی و ملا سلامے کہ پیغام خدا گفتند مارا
ولے تاویل شان در حیرت انداخت خدا و جبریل و مصطفیٰ را

ترجمہ: میری طرف سے صوفی اور ملا کو سلام ہو جنہوں نے ہمیں اللہ کا پیغام سنایا لیکن ان کی تاویل کا انداز ایسا تھا جس نے اللہ تعالیٰ، جبرائیلؑ اور مصطفیٰؐ سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ پیغام کیا تھا اور صوفی وملا نے اسے کیا بنا دیا۔

احادیثِ رسول ﷺ کو یوں توڑ مروڑ کر پیش کرنا، سیاق وسباق سے الگ کر کے اپنی فکر اور سوچ کے مطابق ڈھالنا اور سلف الصالحین کی تشریح یا توضیح کو نظر انداز کر کے نئے نئے معانی پہنانا ہمارے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے جس سے ایک بار نہیں سو بار ڈرنا چاہئے۔ حدیث بیان کرنے کے معاملے میں اسلاف کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے عالم محدث اور فقیہہ کا حدیث بیان کرتے ہوئے رنگ زرد ہو جاتا کہ کہیں کوئی غلط بات اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنہیں ایک ہزار سے زیادہ احادیث زبانی یاد تھیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ''حافظ

[1] ملاحظہ ہو ''رسول اللہ کی پیشین گوئیاں''، از محمد ذکی الدین شرفی، صفحہ 14

[2] ملاحظہ ہو ''رسول اللہ کی پیشین گوئیاں''، از محمد ذکی الدین شرفی، صفحہ 15

حدیث'' تھے لیکن حدیث بیان کرنے کے معاملے میں احتیاط کا یہ عالم تھا کہ حدیث بیان کرنے کے بعد اَوْ کَمَا قَالَ (یا جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا) کے الفاظ ضرور کہتے ۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے جب ان کے بڑھاپے میں حدیث بیان کرنے کو کہا جاتا تو فرماتے ''ہم بوڑھے ہو چکے ہیں حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔حدیث رسول ﷺ بیان کرنا بڑا کٹھن کام ہے۔'' ان حضرات کے پیش نظر رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک تھا مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ: جو شخص میری طرف عمداً جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے (بخاری و مسلم)

دین و ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ قرآن و حدیث کے حوالہ سے صرف وہی بات اپنی زبان سے کہی جائے اور قرآن و حدیث کے وہی معانی لئے جائیں جو اسلاف نے لئے ہیں ۔وہی بات اپنے قلم سے لکھی جائے جو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے واقعی نکالی ہے اور رسول اکرم ﷺ سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بے شک اللہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔(سورہ حجرات، آیت نمبر 1)

امام مہدی علیہ السلام:

امام مہدی علیہ السلام کے تعارف کے سلسلے میں سب سے اہم وضاحت ''امام'' اور ''مہدی'' دونوں الفاظ کی ہے۔ہمارے ہاں امام کا لفظ عام طور پر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ [1]

[1] امام کا ایک تصور اہل تشیع کے ہاں بھی پایا جاتا ہے اور ''امام مہدی'' کے حوالہ سے اس کی وضاحت کرنا بھی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اثنا عشریہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لئے نبوت کی بجائے امامت کا سلسلہ قائم فرما دیا اور قیامت تک کے لئے بارہ امام نامزد کر دیئے۔ان اماموں کا درجہ رسول اکرم ﷺ کے برابر اور دوسرے انبیاء سے افضل ہے۔اثنا عشریہ کے عقیدہ کے مطابق تمام ائمہ صاحب معجزات تھے۔ان کے پاس ملائکہ وحی لے کر آتے تھے انہیں معراج بھی ہوتی تھی ان پر کتابیں بھی نازل ہوتی تھیں انہیں حلال و حرام کا اختیار تھا انہیں اپنی موت کا وقت بھی معلوم تھا اور ان کی موت خود ان کے اپنے اختیار میں تھی۔ان بارہ اماموں کے نام درج ذیل ہیں: .... باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر



اولاً...... مسجد میں نماز پڑھانے والے عالم دین کو امام کہا جاتا ہے۔

ثانیاً...... احادیث یا فقہ مدون کرنے والے محدثین یا فقہاء کو بھی امام کہا جاتا ہے، جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ وغیرہ۔

امام کا لفظ سنتے ہی ذہن انہی معنوں کی طرف پلٹ جاتا ہے حالانکہ احادیث میں امام کا لفظ حاکم یا خلیفہ یا امیر لشکر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ امام مہدی کے لئے بھی امام کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ''مہدی'' امام موصوف کا ذاتی نام یا خاندانی نام نہیں بلکہ اپنے لغوی مفہوم یعنی ہدایت

(باقی حاشیہ گزشتہ صفحہ سے)...... ① حضرت علیؓ ان کی نامزدگی کا اعلان رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت غدیر خم کے مقام پر اللہ تعالیٰ کے تاکیدی حکم سے کیا۔ ② حضرت حسینؓ بن علی ③ حضرت حسن بن علیؓ، ④ حضرت علی بن حسینؒ (امام زین العابدین) ⑤ حضرت محمد بن علیؒ (امام باقر) ⑥ حضرت جعفر صادق بن محمدؒ ⑦ حضرت موسیٰ کاظم بن جعفر صادق ⑧ حضرت علی بن موسیٰ کاظمؒ ⑨ حضرت محمد بن علی (تقیؒ) ⑩ حضرت علی بن محمد تقیؒ ⑪ حضرت حسن بن علی عسکریؒ ⑫ حضرت محمد بن حسن عسکریؒ (امام غائب)۔ اثناء عشریہ عقیدہ کے مطابق قریباً ساڑھے گیارہ سو سال پہلے 255ھ یا 256ھ میں امام غائب مہدی (یعنی حضرت محمد بن حسن عسکریؒ) پیدا ہوئے۔ اپنے والد کی وفات سے 10 دن پہلے 4 یا 5 سال کی عمر میں معجزانہ طور پر غائب ہو گئے اور اب تک زندہ کسی غار میں روپوش ہیں۔ شیعہ حضرات اپنی شریعت میں امام غائب کو ''مھدی''، ''الحجة''، ''القائم''، ''المنتظر''، ''صاحب الزمان'' اور صاحب الامر'' جیسے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ امام مہدی کے اس طرح غائب رہنے کو شیعہ حضرات کی اصطلاح میں ''غیبت'' کہا جاتا ہے۔ امام مہدی کی غیبت کے بعد شروع میں بعض ہوشیار شیعہ علماء نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ امام غائب کے سفیر ہیں اور ان سے رازدارانہ طور پر ملاقات کرتے ہیں۔ چنانچہ سادہ دل لوگ اپنے خطوط، درخواستیں اور ہدیے امام غائب تک پہنچانے کے لئے ان علماء کو دیتے اور یہ ''علماء'' امام غائب کے جوابات لا کر دیتے جس پر باقاعدہ امام غائب کی مہر ہوتی۔ اس رازدارانہ سفارت کاری کی سن گن جب حکام بالا کو ہوئی تو تفتیش شروع ہو گئی جس کے نتیجہ میں یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔ امام غائب کے ساتھ جب تک رازدارانہ سفارت کاری کا سلسلہ چلتا رہا اسے شیعہ عقیدہ کے مطابق ''غیبت صغریٰ'' کہا جاتا ہے اور اس کے بعد ''غیبت کبریٰ'' کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے جب امام غائب کے ساتھ اہل بدر جتنے مخلص ساتھی (یعنی 313) جمع ہو جائیں گے تو وہ غار سے باہر تشریف لے آئیں گے اور یوں غیبت کبریٰ کا دور بھی ختم ہو جائے گا۔ شیعہ عقیدہ کے مطابق امام غائب مہدی جب ظاہر ہوں گے تو اپنے ساتھ اصل قرآن، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمایا تھا (جو موجودہ قرآن مجید سے مختلف ہے) وہ لائیں گے اور اس کے احکام نافذ کریں گے۔ شیعہ عقائد کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، لہٰذا مسلمانوں کے ہاں امام مہدی کا تصور اس تصور سے بالکل مختلف ہے جو شیعہ کے ہاں پایا جاتا ہے۔

☆☆☆

یافتہ شخص کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، لہٰذا ''امام مہدی'' سے مراد ایسا ہدایت یافتہ خلیفہ (حاکم یا سپہ سالار) ہے جو کتاب وسنت کے مطابق خلافت راشدہ کا نظام قائم کرے گا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''امام مہدی کا نام میرے نام پر ہوگا، ان کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے۔'' (ابوداؤد) ان کے ظہور سے قبل جنگوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہوگا ہر طرف قتل وغارت اور ظلم کا دور دورہ ہوگا، مسلمان حکمران اپنے باہمی انتشار، دنیاوی مفادات اور بزدلی کی وجہ سے تنزل اور انحطاط کا شکار ہوں گے۔ مالی اور عددی برتری کے باوجود کفار کے سامنے ان کی حیثیت حقیر اور بے وقعت غلاموں کی سی ہوگی جبکہ مسلم امہ ہر جگہ اپنے حکمرانوں کی ان کمزوریوں کی وجہ سے سخت اضطراب اور بے چینی کا شکار ہوگی اور ہر گھڑی کسی نجات دہندہ کی آمد کی منتظر ہوگی۔ اغلباً اس وقت جزیرۃ العرب میں خلافت کا نظام قائم ہو چکا ہوگا جس کا دارالخلافہ دمشق یا بیت المقدس ہوگا۔ کسی خلیفہ کی وفات پر نئے خلیفہ کے انتخاب میں شدید اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ ابھی یہ اختلافات طے نہیں ہو پائیں گے کہ لوگ حرم شریف میں امام مہدی کو ان کی بعض علامات سے پہچان کر بیعت کا سلسلہ شروع کر دیں گے، حکومت اس بیعت کو بغاوت سمجھ کر فرو کرنے کے لئے شام سے لشکر بھیجے گی یہ لشکر جب مدینہ سے آگے مقام بیداء پر پہنچے گا تو ایک آدمی کے سوا باقی سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا وہی آدمی واپس جا کر حکومت کو اس حادثہ کی ٹھیک ٹھیک اطلاع دے گا۔ بیداء کے مقام پر خسف کے اس عظیم حادثہ کی خبر فوراً عالم اسلام میں پھیل جائے گی اور تمام علماء وفضلاء کو آپ ﷺ کی پیش گوئیوں کی روشنی میں مکمل یقین ہو جائے گا کہ حرم شریف میں جس شخص کی بیعت کی گئی ہے وہ واقعی امام مہدی ہے۔ چنانچہ جزیرۃ العرب کے تمام علماء وفضلاء جوق در جوق حاضر ہو کر امام موصوف کی بیعت کریں گے اور یوں آپ کی خلافت قائم ہو جائے گی۔ امام مہدی یعنی محمد بن عبداللہ، سات سال تک خلافت کریں گے۔

امام موصوف کی خلافت کے دوران ہر طرف عدل وانصاف اور امن وسلامتی کا دور دورہ ہوگا، دولت

کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ دینے والے بہت ہوں گے، لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے عرض کر چکے ہیں کہ سقوطِ روم کا عظیم معرکہ سیدنا امام مہدی کی قیادت میں سر کیا جائے گا جس کے اختتام پر فتنہ دجال کا آغاز ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی خلافت کے دوران ہی آسمانوں سے نازل ہوں گے اور دجال کے خلاف جہاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کریں گے۔ فتنہ دجال کے خاتمہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی دونوں مل کر بلادِ اسلامیہ کا دورہ فرمائیں گے۔ عیسائیت اور یہودیت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا اور دنیا میں صرف اسلام کا غلبہ ہوگا۔ یہ سارے معاملات امام مہدی کے سات سالہ دورِ خلافت میں مکمل ہوں گے جس کے بعد امام مہدی فوت ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھا کر تدفین فرمائیں گے۔ امام موصوف کی وفات کے بعد تمام امور خلافت سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں چلے جائیں گے جن کا مختصر تذکرہ پہلے گزر چکا ہے اور مفصل ذکر آئندہ ابواب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

کیا امام مہدی کے ظہور کا وقت آ چکا ہے یا نہیں؟ یہ سوال آج کل زیر بحث ہے۔ ہماری ناقص رائے میں اس بارے میں کوئی پیش گوئی کرنا بہت مشکل ہے اگرچہ موجودہ حالات کو دیکھ کر محسوس یہ ہوتا ہے کہ مسلم امہ کی اپنے حکمرانوں کے خلاف نفرت ہر جگہ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی رجل رشید امت کو حالات کے اس گرداب سے نکالنے کے لئے سامنے آئے تو پوری امت اس کا دست و بازو بن کر کھڑے ہونے کے لئے تیار ہے لیکن مستقبل کے حالات اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ عین ممکن ہے آنے والا وقت موجودہ وقت کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ابتلاء و آزمائش کا ہو (جس کے واضح طور پر امکانات نظر آ رہے ہیں) اور وہی وقت امام موصوف کی آمد کا ہو۔ ان کی آمد کے ساتھ ہی حالات پلٹا کھائیں گے اور امت مسلمہ کی بد نصیبی کے دن ختم ہوں گے لہٰذا ہماری ناقص رائے میں امام موصوف کی آمد میں ابھی کافی مدت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

راہ نجات:

رسول اکرم ﷺ نے فتنوں سے بچنے کے لئے جو راستہ ہمیں بتایا ہے اس پر چل کر ہم بلاشبہ آنے والے فتنوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ باقی تمام تدبیریں اور تمام کوششیں ناکامی اور نامرادی کا راستہ ہیں۔

احادیث میں بیان کئے گئے فتنوں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں

① انفرادی فتنے

① اجتماعی فتنے

انفرادی فتنے وہ ہیں جن کا تعلق انسان کی ذات سے ہے مثلاً بیوی بچوں کا فتنہ، مال اور جان کا فتنہ وغیرہ۔ اجتماعی فتنے وہ ہیں جن کا تعلق پورے معاشرے سے ہے۔ مثلاً چوری، ڈاکہ، قتل، عریانی، فحاشی وغیرہ۔ رسول اکرم ﷺ نے دونوں طرح کے فتنوں سے بچنے کا راستہ ہمیں بتادیا ہے جس کا ہم الگ الگ ذکر کر رہے ہیں۔

انفرادی فتنوں سے بچنے کا راستہ:

رسول رحمت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "آدمی کے لئے اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ ہے۔ (یعنی یہ ساری چیزیں انسان کے لئے باعث آزمائش ہیں) نماز، روزہ، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان فتنوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (مسلم) یعنی انسان کو محفوظ رکھتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(i) دنیا کی ہر چیز میں انسان کے لئے فتنہ یعنی آزمائش ہے۔ خوشی، غمی، دکھ سکھ، امارت، غربت، صحت، بیماری، کاروبار، عہدہ، آل اولاد حتی کہ اس کی جان میں بھی اس کے لئے آزمائش ہے۔

(ii) انسان کے نیک اعمال نماز روزہ، صدقہ، خیرات، ادعیہ اذکار، تلاوت قرآن، والدین سے حسن سلوک، صلہ رحمی، یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی، رزق حلال، کبیرہ گناہوں سے اجتناب، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ان فتنوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالی نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾ ''بے شک نیکیاں، برائیوں کو دور کر دیتی ہیں (سورہ ہود، آیت 114)

رسول اکرم ﷺ نے بعض احادیث میں بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ انسان کی نیکیاں بعض گناہوں کو اپنے آپ ختم کر دیتی ہیں۔ مثلاً ارشاد مبارک ہے ''پانچ نمازیں، جمعہ سے جمعہ، اور رمضان سے رمضان، درمیانی وقفہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ جب تک آدمی کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔'' (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔'' پس انفرادی فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہر انسان کو ان اعمال صالحہ کا خاص اہتمام کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے فتنوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہئے کہ اس طرز عمل کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں ان فتنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ ان شاء اللہ!

اجتماعی فتنوں سے بچنے کا راستہ:

اجتماعی فتنوں سے بچنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے مختلف احادیث میں مختلف ہدایات ارشاد فرمائی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

① فتنوں کے دور میں اپنی کمانیں توڑ ڈالنا، ان کے دھاگے کاٹ دینا، اپنے گھروں میں گوشہ نشینی اختیار کر لینا اور ابن آدم (یعنی ہابیل) کا طرز عمل اختیار کرنا۔''[1] (ترمذی)

② ''خبردار! جب فتنے ظاہر ہوں، اونٹوں والا (فتنوں کی جگہ چھوڑ کر) اونٹوں کے باڑے میں چلا جائے ،جس کے پاس بکریاں ہیں، وہ بکریوں کے باڑے میں چلا جائے جس کے پاس (کھیتی باڑی کی) زمین ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور

---

[1] یاد رہے ہابیل، قابیل حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ دونوں نے اللہ کی راہ میں قربانی دی، ہابیل متقی آدمی تھا اس کی قربانی قبول ہو گئی لیکن قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی۔ حسد کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو ہابیل نے جواب دیا ''میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔'' چنانچہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ حدیث شریف میں ہابیل کے اسی طرز عمل کی طرف اشارہ ہے۔

زمین نہ ہو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ اپنی تلوار لے، پتھر سے اس کی دھار کند کردے اور اپنے آپ کو فتنوں سے جہاں تک ہو سکے بچائے۔“ (مسلم)

③ ”مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں یا بارش کے میدانوں میں چلا جائے گا تا کہ اپنے دین کو محفوظ رکھ سکے۔“ (ابن ماجہ)

④ ”کچھ فتنے ایسے ہوں گے جن کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے۔ اس وقت ان کی پکار پر لبیک کہنے کے بجائے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو درخت کی چھال چبا کر تنہائی میں جان دے دے۔“ (ابن ماجہ)

مذکورہ بالا احادیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1. اجتماعی فتنوں سے بچنے کے لئے انسان کو خواہ کیسی ہی تنگی تکلیف اور فاقہ کشی کی زندگی اختیار کرنی پڑے، کرنی چاہئے۔ حتی کہ اپنا دین اور ایمان بچانے کے لئے اپنی جان تک قربان کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔
2. اجتماعی فتنوں سے بچنے کے لئے فتنوں کی جگہیں چھوڑ کر ایسی جگہ رہائش اختیار کرنی چاہئے جہاں فتنے نہ ہوں۔

رسول اکرم ﷺ نے جن فتنوں سے بچنے کے لئے مذکورہ بالا ہدایات ارشاد فرمائی ہیں، ہماری ناقص رائے میں ابھی ان فتنوں کا دور آنے والا ہے (واللہ اعلم بالصواب) بلا شبہ فتنے آج بھی چاروں طرف پوری شدت کے ساتھ موجود ہیں، لیکن اس کے باوجود معاشرے میں جا بجا ایمان اور نیکی کے چراغ روشن ہیں۔ اسلام کی دعوت اور اشاعت کے موثر ادارے موجود ہیں، جن کی سرپرستی پرانی وضع کے مخلص اور وفا کیش علماء و فضلا کر رہے ہیں۔ اداروں سے تعاون کرنے والے بے ریا مخیر حضرات کی بھی کمی نہیں۔ اہل ایمان کا مساجد اور دینی مدارس سے ایک نہ ٹوٹنے والا تعلق ابھی موجود ہے۔ کفار کے ظلم و ستم اور دھمکیوں کے باوجود مجاہدین ہر جگہ استقامت اور عزیمت کی تابناک مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں

عزلت اور تنہائی کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے اسی معاشرے اور ماحول میں رہتے ہوئے ایمان اور نیکی کے سرچشموں کو مزید تقویت پہنچانی چاہئے۔ جلتے چراغوں کی ہر قیمت پر حفاظت کرنی چاہئے۔ معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ سرانجام دے کر پورے معاشرے کو منکرات، مفسدات اور فتنوں سے بچانے کی اپنی سی کوشش کرنی چاہئے، لیکن جب فتنوں کا وہی دور آ جائے جس کی نشاندہی رسول اکرم ﷺ نے فرمائی ہے تو پھر اس دور میں فتنوں سے بچنے کا راستہ وہی ہے جو آپ ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی فتنوں کی جگہیں چھوڑ کر میدانوں، جنگلوں، پہاڑوں یا جانوروں کے باڑوں میں چلا جائے اور اگر اس تنہائی میں درختوں کی چھال یا پتے کھا کر بھی اپنی جان دینی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جہاد بھی فتنوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ دمشق میں اعماق یا دابق کے مقام پر عیسائیوں کے خلاف جہاد کرنے والے مسلمانوں کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ پیش گوئی فرمائی ہے کہ ان کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا ایک تہائی لشکر مارا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے، ایک تہائی فتح پائے گا یہ مجاہد کبھی کسی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔ (مسلم) پس جو لوگ جہاد میں حصہ لیتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ بھی ان شاء اللہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔

فتنوں سے بچنے کے لئے رسول اکرم ﷺ کے ان ارشادات کے حوالہ سے ہم قارئین کرام کی توجہ اس طرف مبذول کروانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو لوگ محض دنیاوی آرام و آسائش اور مال و دولت کے لئے امریکہ، یورپ اور دیگر کافر ممالک میں جا کر رہائش پذیر ہوتے ہیں ان کے لئے رسول اکرم ﷺ کی مذکورہ تعلیمات ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہیں۔ اپنا دین و ایمان بچانے کے لئے فتنوں کی سرزمین چھوڑنے کے بجائے فتنوں کی سرزمین کی طرف بھاگ بھاگ کر جانا عمداً اپنے آپ کو فتنوں میں مبتلا کرنا ہے جس سے ہر مسلمان کو بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک اسلامی ممالک (خواہ کیسے ہی ہوں) کو چھوڑ کر کافر ممالک میں رہائش اختیار کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے دجال کے زمانہ میں لوگ اس کی جنت کو دیکھ کر

دھوکے میں پڑ جائیں گے اور اس میں داخل ہونا چاہیں گے، حالانکہ وہ جہنم ہوگی اور جہنم سے بھاگیں گے، حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ اسلامی ممالک کے مسائل اور مشکلات سے تنگ آ کر کافر ممالک کی آرام دہ اور دلفریب زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنے دین اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنا صریحاً خسارے کا سودا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَ مَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ ''دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے'' (سورہ حدید، آیت 20) اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا کے اس فریب اور دھوکے سے محفوظ رکھے۔ آمین!



قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تفہیم السنہ کا اٹھارہواں حصہ ''علامات قیامت کا بیان'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب کبھی پایہ تکمیل نہ پہنچتی۔ وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کتاب میں خوبی کے تمام تر پہلو رب ذوالجلال اور ذات رحیم و کریم کے احسانات اور انعامات کا نتیجہ ہیں اور خامیاں میری ذات اور نفس کے شر اور کمزوریوں کے باعث ہیں۔ جس سے ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ہم اپنے نفس کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اپنے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

اگلی کتاب ان شاء اللہ ''قیامت کا بیان'' ہوگی۔

یہ صدی مسلم امت کے لئے بڑے فتنے اپنے ساتھ لائی ہے جیسے جیسے قیامت قریب آتی جائے گی ویسے ویسے یہ فتنے شدت اختیار کرتے چلے جائیں گے۔ اہل ایمان کے لئے آزمائشیں اور مصائب و آلام روز بروز بڑھتے جائیں گے۔ یہودیوں کا ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹا گون پر حملہ کی سازش تیار کرنا، افغانستان پر حملہ کے لئے اسلامی ملکوں کا کفار کے ساتھ اتحاد کرنا، کفار کا اسلامی امارت افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجانا، پاکستان کا اپنی نظریاتی اساس......نظریہ پاکستان...... سے انحراف کرنا، بحالی معیشت کی خاطر کفار کو پاکستان میں سہولیات مہیا کرنا، دہشت گردی کے نام پر راسخ العقیدہ مسلمانوں کو گرفتار کروا کے کفار کے حوالہ

کرنا، بے گناہ مجاہدین پر کیوبا کے جزیرے میں انسانیت سوز مظالم پر مسلمان حکمرانوں کا اپنی زبانوں پر تالے لگا لینا، حیدر آباد کے بے گناہ مسلمانوں پر ظلم کو ہندوستان کا داخلی معاملہ قرار دینا، فلسطین میں روزانہ ہونے والی اسرائیلی بربریت پر مسلمان حکمرانوں کا چپ سادھ لینا، پاکستانی حکمرانوں کا جہاد کشمیر سے انحراف کرنا، وطن عزیز میں کفار کے ہاتھوں مساجد اور دینی مدارس کا تقدس پامال ہونا، دینی مدارس پر مسلمان حکمرانوں کا پابندیاں عائد کرنا، یہ ساری باتیں قیامت کے فتنوں میں سے ہیں۔ان سارے فتنوں پر دیباچہ میں تبصرہ کرنا ممکن نہیں تھا، لہٰذا ہم نے اسے الگ ضمیمہ کی شکل میں شامل اشاعت کیا ہے۔ زمینی حقائق کے مقابلہ میں کتاب وسنت کے حقائق کو عوام کتنی اہمیت دیتے ہیں، ہمیں اس کی فکر نہیں بلکہ ادائیگی فرض کی فکر ہے۔سوالحمدللہ اپنا فرض ادا کرنے کی ہم نے اپنی سی کوشش کی ہے۔ **مَعْذِرَةً اِلٰی رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ** ”تا کہ ہم تمہارے (اور اپنے) رب کے حضور معذرت پیش کر سکیں اور شاید وہ بھی تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔“ (سورہ اعراف، آیت 165)

کتاب میں علامات صغریٰ اور علامات کبریٰ کے بارے میں جتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ تمام الحمدللہ صحیح احادیث سے لئے گئے ہیں جن کی تفصیل آپ کو کتاب کے ابواب میں مل جائے گی۔ان شاءاللہ!

حسب سابق صحت احادیث کے لئے ہم نے شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا ہے ،حوالہ جات کے ساتھ نمبر موصوف کی کتب کے ہیں۔کسی غلطی کی نشاندہی پر ہم اہل علم کے شکر گزار ہوں گے۔

کتاب کی تیاری میں واجب الاحترام علماء کرام کے تعاون کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں اپنے خصوصی انعامات سے نوازے۔آمین!

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ میری کاہلی کوتاہی اور کمزوری کے باوجود تفہیم السنہ کی اشاعت کا تسلسل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد محترم رفقاء کرام کی رفاقت اور معاونت کا مرہون منت ہے۔ان کا یہ جذبہ تعاون محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عزت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے گنہگار، کمزور اور حقیر بندوں کی حقیری سی محنت اور کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ان

پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے روز رسول رحمت ﷺ کی شفاعت اور رفاقت عطا فرمائے۔ آمین!

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

30 مئی 2002ء مطابق
17 ربیع الاول 1423ھ
الریاض، سعودی عرب



ضمیمہ

فتنوں کا نیا دور

11 ستمبر 2001 کی صبح 8 بجے بوسٹن (امریکہ) کے لوگن ایئر پورٹ سے اڑنے والا بوئنگ 767 چند منٹ کے بعد بانوے (92) افراد کے ساتھ نیویارک میں واقع ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے شمالی ٹاور سے جا ٹکرایا۔ طیارے میں موجود تقریباً 20 ہزار گیلن (75,700 لٹر) ایندھن خوفناک دھماکے سے جلنے لگا اور عمارت میں دیکھتے دیکھتے آگ لگ گئی۔

اسی ایئر پورٹ سے دو منٹ پہلے ایک اور بوئنگ 767 بھی اڑا جس میں عملہ سمیت 65 افراد سوار تھے۔ پہلے طیارے کے ٹھیک 18 منٹ بعد یہ طیارہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جنوبی ٹاور سے جا ٹکرایا جس کے بعد دونوں ٹاور مکمل طور پر پیوند خاک ہوگئے۔ 9:30 بجے ایک تیسرا بوئنگ 757 واشنگٹن ڈلاس ایئر پورٹ سے اڑا اس میں عملہ سمیت 64 آدمی سوار تھے۔ یہ طیارہ 9 بج کر 40 منٹ پر واشنگٹن میں واقع فوجی ہیڈ کوارٹر اور دنیا کی سب سے محفوظ ترین عمارت پینٹا گون سے جا ٹکرایا، جس سے عمارت کی پانچ منزلیں زمین بوس ہوگئیں۔

اس حادثہ کے بعد پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے، خصوصاً پاکستان کے لئے فتنوں کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے انہی فتنوں کی نشاندہی ہمارا اصل موضوع ہے۔ لیکن اس حادثہ سے متعلق بعض ضمنی مباحث کا تذکرہ بھی ضروری ہے لہٰذا ان کا تذکرہ ہم اختصار کے ساتھ کریں گے۔ اس کے بعد فتنوں کا تذکرہ مفصل ہوگا۔

حملے سازش یا حادثہ؟

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر حملے ایک حادثہ تھے یا باقاعدہ کسی طے شدہ سازش کا نتیجہ تھے؟ اس

سوال کا جواب بڑی حد تک سامنے آ چکا ہے۔ جیسے جیسے حالات اور واقعات سے نقاب اٹھتے جائیں گے ویسے ویسے حقائق مزید واضح اور نمایاں ہوتے جائیں گے۔ امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے سینئر راہنما لنڈن لاروش نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ حملے کسی خارجی قوت نے نہیں بلکہ خود سینئر امریکی حکام نے منظّم کئے تھے۔ سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر، سابق نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر بیکیو برزنسکی، نائب وزیر دفاع پال ولفویز اور ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سموئیل ہنٹگٹن اس دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈ تھے۔ پینٹا گون نے یہ منصوبہ کلنٹن کو منظوری کے لئے پیش کیا تھا لیکن اس نے منظوری دینے سے انکار کر دیا جبکہ صدر بش نے اسے منظور کر لیا۔ [1] درج ذیل حقائق لنڈن لاروش کے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

① ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دونوں ٹاور تباہ ہونے کے تقریباً آدھ گھنٹے بعد پینٹا گون پر حملہ ہوا مگر امریکی فضائیہ کے لڑاکا طیارے وفاقی دارالحکومت کی حفاظت کیلئے حرکت میں نہیں آئے۔ حتی کہ آخری حملہ کے 15 منٹ بعد فوجی طیارے فضاء میں نمودار ہوئے۔ فیڈرل ایوی ایشن اتھارٹی کی کارکردگی بھی پر اسرار طور پر مایوس کن رہی۔ تین طیارے پندرہ سے 25 منٹ تک اپنے متعینہ فضائی راستے سے ہٹ کر شہر میں نمودار ہوئے اور ریڈار پر انہیں دیکھنے کے باوجود ایئر ٹریفک کنٹرول خاموش رہا۔

② ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے چار ہزار اسرائیلی حادثہ کے روز بالاتفاق غائب تھے۔

③ انہی دنوں اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون نے نیویارک کا دورہ کرنا تھا جو صرف ایک روز پہلے یعنی 10 ستمبر کو اچانک منسوخ کر دیا گیا۔

④ امریکی روزنامہ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق پینٹا گون کی عمارت سے ٹکرا کر تباہ ہونے والے طیارے کا پائلٹ امریکی وزارت دفاع سے نکالا ہوا ایک افسر تھا۔

⑤ حادثہ کے چند منٹ بعد ہی بی بی سی نے سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک کا انٹرویو نشر کیا جس میں اسامہ بن لادن کو اس حملہ کا ذمہ دار قرار دیا۔ اُدھر امریکہ میں ٹی وی پر بار بار اسامہ بن لادن کی تصویر

---

[1] مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر، کراچی 10 اپریل 2002ء

دکھائی جانے لگی جس کے بعد امریکی صدر بش اور امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے باضابطہ طور پر اسامہ کو حملہ کا بڑا مجرم قرار دے دیا۔

⑥ امریکہ میں حزب اختلاف کے ترجمان ولیم پیریز نے کہا ہے کہ اسرائیلیوں کو 11 ستمبر کے واقعہ کا پہلے سے علم تھا۔ اسرائیل کا امریکہ میں موجود جاسوسی کا وسیع نیٹ ورک گزشتہ ایک سال سے کام کر رہا تھا۔ لیکن سی آئی اے میں ایسے افراد موجود ہیں جو امریکہ سے زیادہ اسرائیلی مفادات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ❶

⑦ ایف بی آئی کو 11 ستمبر سے دو ماہ پہلے ہوابازی کے امریکی اداروں میں مشتبہ افراد کی موجودگی کی اطلاع مل گئی تھی لیکن ادارے نے اس رپورٹ کو نظر انداز کر دیا۔ ❷

⑧ ایف بی آئی نے ہائی جیکروں کے نام اور شناخت حاصل کر لئے تھے۔ آپریشن کے لئے درمیانی رابطوں کا سراغ بھی لگا لیا تھا لیکن ایف بی آئی کو اس وقت مزید تحقیق روک دینی پڑی جب امریکی صدر بش نے ایف بی آئی کو ہدایت کی کہ امریکی حکومت اسامہ بن لادن کو ہی بڑا مجرم سمجھتی ہے۔ لہٰذا ان خطوط پر تحقیق ختم کر دی جائے۔

تمام حقائق ایک ہی بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا بلکہ اسامہ بن لادن کو بڑا مجرم ٹھہرانے کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق سب کچھ کیا گیا۔

سازش کا پس منظر:

دسمبر 1979ء میں روس کی افغانستان پر چڑھائی اور 10 فروری 1989ء کو ذلت اور رسوائی کے ساتھ پسپائی کے بعد روس کی حریف سپر پاور کو یہ تشویش لاحق ہوئی کہ مستقبل میں افغانستان کہیں مجاہدین کا ایسا بیس کیمپ نہ بن جائے جہاں سے تربیت پا کر مجاہدین ساری دنیا کی غیر مسلم قوتوں کے لئے خطرہ کا باعث بن جائیں۔ ❸ چنانچہ مجاہدین کو آپس میں لڑا کر اور ملک کے اندر خانہ جنگی کی صورت حال پیدا

❶ روزنامہ ''خبریں'' 14 مئی 2002ء ❷ روزنامہ ''اردو نیوز''، جدہ، 6 مئی 2002ء

❸ یاد رہے کہ جنیوا معاہدہ کے بعد امریکہ کے ایک سابق صدر جانسن نے روسی صدر گورباچوف اور امریکی صدر جمی کارٹر کو ایک مشترکہ خط لکھا کہ جنیوا معاہدہ کے بعد اب فریقین کو جنگ بند کر دینی چاہئے۔ اگر جنگ بند نہ کی گئی تو اس کا فائدہ اسلام کو پہنچے گا، جو دونوں کا مشترکہ دشمن ہے۔

کر کے اپنے حامی سیکولر عناصر کو برسر اقتدار لانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں۔ خانہ جنگی سے بیزار عوام میں سے جب علماء وفضلاء کی قیادت پر مشتمل نوجوان طالبان منظر پر آئے تو امریکہ اور یورپی طاقتوں کو امید تھی کہ نوجوان نسل اقتدار اور دولت کے لئے حریص نگاہوں سے امریکہ اور یورپ کی طرف دیکھے گی لیکن طالبان کے طرز عمل نے جلد ہی ثابت کر دیا کہ لارڈ میکالے کے نظام تعلیم سے فارغ گریجوایٹ اور قال اللہ وقال الرسولؐ کے نظام تعلیم سے فارغ طالبان میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے پہلے بنیاد پرست، رجعت پسند اور انتہا پسند جیسی اصطلاحات وضع کی گئیں، لیکن یہ اصطلاحات ائمہ کفر کے دلوں میں چھپے ہوئے عزائم کو پورا نہ کر سکیں تو ''دہشت گرد'' کی نئی اصطلاح وضع کی گئی۔ امریکی انٹیلی جنس نے دہشت گردی کے ایک منظم نیٹ ورک کی کہانی گھڑ کر اسامہ بن لادن کو اس کا سربراہ ظاہر کیا۔ اسامہ کو مجاہدین کے درمیان متنازعہ بنانے کی کوشش کی گئی اس پر قاتلانہ حملے کروائے گئے، طالبان حکومت کو ختم کرنے لئے احمد شاہ مسعود کو ہر طرح کی مالی، جنگی امداد دے کر مدمقابل لایا گیا، اقوام متحدہ کے ذریعہ اقتصادی پابندیاں عائد کروائی گئیں۔ ہمسایہ ممالک کی سرحدیں بند کروائی گئیں۔ طالبان مخالف گروپوں کو بغاوت کرنے کے لئے ڈالر پانی کی طرح بہائے گئے۔ یہ سارے جتن کرنے کے باوجود طالبان کا بال بھی بیکا نہ ہوا تو امریکہ جیسی سپر پاور بدترین جھنجلاہٹ کا شکار ہوگئی اور بالآخر طالبان حکومت ختم کرنے اور بعض دوسرے مقاصد حاصل کرنے کے لئے بہت بڑی سازش تیار کر لی گئی۔

افغانستان پر حملہ کے اسباب:

امریکہ کے افغانستان پر حملہ کے اسباب درج ذیل تھے:

1 جہاد کو روکنا:

جہاد افغانستان کے نتیجہ میں ایک سپر پاور کا نشان عبرت بن جانا اور اس کے بعد پوری دنیا میں مظلوم اور محکوم مسلمانوں کا ظالم اور جابر حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا عالم کفر کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ''جن لوگوں نے

افغانستان میں تربیت حاصل کی تھی وہی اب چیچنیا میں لڑتے نظر آرہے ہیں، وہی وسط ایشیاء کی ریاستوں میں لڑتے نظر آرہے ہیں اور وہی کشمیر میں لڑتے نظر آرہے ہیں۔ یہ بات سخت تشویش کا باعث ہے۔"❶ چنانچہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے جہاد کے بیس کیمپ کو ختم کرنا ضروری تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے افغانستان پر حملہ کیا گیا۔

② اسلامی ریاست کا خاتمہ :

جون 1995ء میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی۔ اپنے تدبر، حکمت اور ایمانی قوت کے بل بوتے پر طالبان نے ڈیڑھ سال کی انتہائی مختصر مدت میں دسمبر 1996ء کو درج ذیل اسلامی احکام نافذ کردیئے:

① بت پرستی کی ممانعت نیز تمام مقامات سے تصاویر اور پورٹریٹ کا خاتمہ کیا جائے گا۔

② نماز کے اوقات میں دکانیں بند رہیں گی، گاڑیاں نہیں چلیں گی، تمام مردوں کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہوگا، خلاف ورزی کرنے والا مستوجب سزا ہوگا۔

③ سود لینے اور دینے کی مکمل ممانعت ہوگی۔

④ منشیات فروخت کرنے والی دکانیں سیل کردی جائیں گی۔ نشہ کرنے والوں کو قید کی سزا دی جائے گی۔

⑤ جوئے کی ممانعت، ناچ گانے کی ممانعت، موسیقی کی ممانعت، دکانوں، ہوٹلوں، گاڑیوں اور رکشوں میں کیسٹ بجانے کی ممانعت۔

⑥ بے حجاب اور سرکش عورتیں گلی کوچوں میں نظر آئیں تو ان کے خاوندوں کو سزا دی جائے گی۔

⑦ خواتین کے کپڑے سینے کے لئے مرد ناپ نہیں لے سکتے درزیوں کی دکانوں سے فیشن والے رسالے نکلنے پر قید کی سزا دی جائے گی۔

⑧ جادو کی ممانعت، داڑھی مونڈنے کی ممانعت، انگریزی تراش خراش کی ممانعت، تاش کھیلنے کی ممانعت، کبوتر بازی کی ممانعت، نیز پتنگ اڑانے کی ممانعت۔❷

یہ ہیں وہ قوانین جن پر عمل کرکے طالبان نے افغانستان کے نوے فیصد علاقہ کو انتہائی قلیل مدت میں

---

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 11 اکتوبر 2001ء

❷ ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، نومبر 2001ء ''طالبان، جہان نو کے پاسبان''

امن وسلامتی کا ایک ایسا مثالی گہوارہ بنا دیا جس کی افغانستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔

''آزادی''، ''جمہوریت'' اور ''حریت فکر'' کے اس ترقی یافتہ دور میں جیتے جاگتے انسانوں پر ''غیر مہذب'' اور ''غیر انسانی'' پابندیاں مہذب دنیا ٹھنڈے پیٹوں کیسے برداشت کرتی؟

گزشتہ دو دہائیوں سے جنگوں کی زخم خوردہ فاقہ کش، غریب اور ان پڑھ قوم کا عالمی ساہوکاروں کے قرضوں کے بغیر روکھی سوکھی کھا کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جانا ہی انہیں غیض وغضب میں مبتلا کرنے کے لئے کافی تھا، کجا یہ کہ ایسی ریاست کی بنیاد بھی اسلامی احکام اور قوانین پر ہو۔ طالبان کے ہاتھوں جہان نو کی یہ تعمیر دیکھ کر ائمہ کفر کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اسلامی امارت افغانستان کو انہی خطوط پر مزید چار پانچ سال پھلنے پھولنے کا موقع مل جاتا تو اس کے اثرات نہ صرف ہمسایہ مسلم ممالک پر پڑتے بلکہ دیگر مسلم ممالک بھی اس سے متاثر ہوتے، جس کے نتیجہ میں نہ صرف ایک بہت بڑا اسلامی بلاک معرض وجود میں آ سکتا تھا بلکہ امارت یا خلافت کا دیرینہ خواب بھی پورا ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ائمہ کفر کیلئے ماڈل اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے لئے افغانستان پر حملہ کرنا ضروری ہو چکا تھا۔ حملہ کے بعد افغانستان میں لائی گئی تبدیلیاں ہمارے موقف کی سو فیصد تائید کرتی ہیں۔ چند خبریں ملاحظہ ہوں:

① ''سقوط کابل سے خوشی ہوئی، افغان عوام آزاد ہوگئے، افغان عورتوں کو برقعہ سے نجات مل گئی۔'' [1] امریکی صدر بش کا بیان۔

② دس سال کے بعد خواتین کا سیکولر جریدہ کابل کی مارکیٹ میں پیش کر دیا گیا جس میں برقعہ اور چادر کا تمسخر اڑایا گیا ہے۔ [2]

③ شمالی اتحاد کے آتے ہی کابل میں جگہ جگہ شراب خانے اور سینما گھر کھل گئے ہیں۔ مکانوں، گلیوں اور بازاروں میں مغرب اور بھارت کے فحش گانے سنائی دینے لگے ہیں روسی ووڈکا کے ساتھ مغربی وائن

[1] روزنامہ نوائے وقت، لاہور، 14 نومبر 2001ء

[2] ہفت روزہ تکبیر، 9 جنوری 2002ء

اور شمپین بھی لنڈھائی جانے لگی ہے۔ ❶

④ سقوطِ کابل کے بعد لوگوں کی داڑھیاں نوچی گئیں بعض لوگوں نے جانیں بچانے کے لئے خود داڑھیاں منڈوانی شروع کر دیں۔ ❷

⑤ بدمعاش اور غنڈے فوجیوں نے عفت مآب خواتین کی عصمتیں تار تار کیں، آبرو کی حفاظت کے لئے معصوم خواتین نے اپنے آپ کو ختم کر لیا۔ ❸

⑥ افغان عبوری حکومت کی سرپرستی میں افیون کی کاشت پھر شروع ہوگئی۔ دنیا میں سب سے زیادہ افیون پیدا کرنے والا ملک بن جائے گا، عالمی اداروں کی تشویش۔ ❹

⑦ افغان حکومت کے سربراہ حامد کرزئی کی ہدایت پر افغانستان کے سکولوں اور کالجوں میں پہلی سے بارہویں جماعت تک برطانوی نظام تعلیم رائج کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ برطانوی نصاب تعلیم میں اسلامیات کا مضمون شامل نہیں کیا گیا۔ ❺

یہ تھے وہ مقاصد جن کے حصول کے لئے افغانستان پر حملہ کرنا ضروری تھا۔

③ وسطِ ایشیاء کی دولت پر قبضہ کرنا

افغانستان میں قدرتی گیس اور تیل کے علاوہ یورینیم، بیریم، سونا، تانبا اور لوہے کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ 1972ء میں افغانستان نے 50 ملین ڈالر کی قدرتی گیس برآمد کی۔ 1975ء میں روس افغانستان سے ہزاروں ٹن یورینیم اور ہزاروں ٹن بیریم محض نمونے کے طور پر ماسکو لے جا چکا ہے۔ ❻

افغانستان کے علاوہ ازبکستان، قازقستان، آذربائیجان اور ترکمانستان میں بھی قدرتی گیس اور تیل کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ سقوط سوویت یونین کے بعد سے ہی امریکہ اس خطہ پر قبضہ کرنے کا خواہشمند

❶ ہفت روزہ تکبیر 19 دسمبر 2001ء
❷ ماہنامہ محدث، دسمبر 2001ء سقوطِ کابل
❸ ماہنامہ محدث، دسمبر 2001ء سقوطِ کابل
❹ ہفت روزہ تکبیر 9 جنوری 2002ء
❺ اردو نیوز، جدہ، 6 مارچ 2002ء
❻ افغانستان، ماضی اور مستقبل، از موسیٰ خان جلال زئی، صفحہ 78-79

تھا۔ 1991ء میں امریکی جریدہ نیوز ویک نے یہ انکشاف کیا کہ خلیج کی جنگ میں سعودی عرب-کویت اور عراق کے گلے میں پھندا ڈالنے کے فوراً بعد ہی امریکہ نے قازقستان میں آپریشن شروع کرنے کی تیاری کر لی تھی۔ ❶ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی حکام نے وسط جولائی 2001ء میں ایک سابق پاکستانی سیکرٹری خارجہ نیاز اے نائیک کو بتا دیا تھا کہ امریکی حکومت طالبان کے خلاف فوجی کارروائی کا منصوبہ رکھتی ہے۔ فرانس کے ایک سابق سیکرٹ ایجنٹ جین چارسل ہریسارڈ نے ''بن لادن ایک تلخ حقیقت'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں اس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ بش انتظامیہ دہشت گردوں کی سرپرستی کے باجودہ طالبان حکومت کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہوگئی تھی بشرطیکہ وہ وسطِ ایشیاء کے تیل و گیس کے وسیع ذخائر سے استفادہ کے امریکی منصوبوں میں اس کا ساتھ دے لیکن جب طالبان نے امریکی شرائط ماننے سے انکار کر دیا تو امریکہ نے طالبان کو جنگ کی دھمکی دی۔ طالبان کے انکار کے نتیجہ میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا ورنہ اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ ❷ امریکی جریدہ نیوز ویک نے اس ساری صورت حال پر خود ہی یہ تبصرہ کیا ہے ''امریکی ذرائع نے افغانستان کے خلاف امریکی جنگ کے حقیقی، اقتصادی اور سیاسی مفادات اور مقاصد کو چھپانے کی ایک منظّم اور مربوط حکمت عملی پر کام کیا اور اس کے لئے اسامہ بن لادن اور دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو استعمال کیا حالانکہ 11 ستمبر کے حملوں میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں تھا لیکن ایک مکمل جنگ کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ ❸

④ چین کا گھیراؤ:

چین عالمی امور میں امریکہ کو گاہے گاہے چیلنج کرتا رہتا ہے اس لئے امریکہ چین کو خطے میں اپنا حریف تصور کرتا ہے اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوف محسوس کرتا ہے۔ چین کے خطرے سے نمٹنے کے لئے امریکہ اس خطے میں اپنی موجودگی ضروری سمجھتا تھا چین کو بھی امریکہ کی طرح ایشیائی ریاستوں سے تیل

---

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 2 جنوری 2002ء صفحہ 39 ❷ ہفت روزہ تکبیر، 2 جنوری 2002ء

❸ ہفت روزہ تکبیر، 2 جنوری 2002ء صفحہ 39

اور گیس کی شدید ضرورت ہے امریکہ کو یہ دھڑکا لگا ہوا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں چین اس کے مفادات کو زک پہنچائے گا لہٰذا دہشت گردی ختم کرنے کی آڑ میں اس نے نہ صرف خطہ میں قیام کا حصول ممکن بنا لیا ہے بلکہ طویل مدت تک قیام کا جواز بھی پیدا کر لیا ہے۔

⑤ پاکستان کی ایٹمی قوت کو مفلوج کرنا:

مسلم دنیا کی واحد ایٹمی قوت، قدرتی وسائل سے مالا مال اور باصلاحیت افراد کی کثیر تعداد، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی میں پیش پیش اسلامی جمہوریہ پاکستان اسی روز سے ائمہ کفر کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے جب سے اس نے ایٹمی دھماکے کیے ہیں۔ عالم کفر کے لئے ایسا اسلامی ملک نہ پہلے قابل برداشت تھا نہ اب ہے نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ افغانستان پر حملہ آور ہونے اور اس کے بعد خطے میں مستقل قیام کے دوسرے مقاصد کے ساتھ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کی ایٹمی قوت کو مفلوج کر دیا جائے۔

⑥ بُت شکنی :

19 جنوری 2001ء کو امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ نے مجلس شوریٰ کے علماء اور فضلاء سے مشاورت کے بعد ملک بھر میں ایسے تمام بت اور مجسمے تباہ کرنے کا حکم جاری کر دیا جو کسی عبادت گاہ کا حصہ ہیں نہ ہی ان کا کوئی پجاری ملک میں موجود ہے۔ ملا محمد عمر کے اس فیصلہ پر پوری دنیا میں ہلچل مچ گئی۔ جرمن، جاپان اور امریکہ میں عالمی ثقافتی ورثے کی تباہی پر واویلا مچا۔ بھارت، تھائی لینڈ، سری لنکا اور نیپال فوری طور پر متحرک ہوگئے عالمی اداروں نے اس حکم کو وحشیانہ اور تہذیب سوز قرار دیا۔ یونیسکو نے سخت ردعمل ظاہر کیا۔ روس، بھارت، سری لنکا، بھوٹان، برطانیہ اور امریکہ نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت کی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان بدھا کے مجسمے کو تباہی سے بچانے کے لئے افغان وزیر خارجہ ملا عبدالوکیل متوکل کے پاس پہنچے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے پیئر لافرانسے طالبان سے مذاکرات کے لئے کابل آئے۔ جاپان نے صرف بامیان کے بتوں کو بچانے کے لئے ایک ارب ڈالر کی پیش کش کی۔ جاپان کے

تین ارکان پارلیمنٹ نے قندھار میں افغان وزیر خارجہ عبدالوکیل متوکل سے ملاقات کی۔ پاکستانی وزیر داخلہ بھی اپنی پریشانی کم کرنے قندھار تشریف لے گئے ایک وفد الازہر گروپ کے نام سے قندھار پہنچا تا کہ روشن خیال مسلمانوں کی ناراضگی سے طالبان کو آگاہ کر سکے۔ قطر نے بھی حق نصیحت ادا کیا۔ ایران نے بھی آہ وزاری کی، کویت نے بھی درخواست دائر کی اور بعض دیگر مسلم ممالک نے بھی عمومی اور خصوصی اپیلیں کیں، لیکن آفرین ہے طالبان کے ایمان اور عقیدہ پر جنہیں ساری دنیا کی ملامت، تشویش، دھمکیاں اور دولت کا لالچ مرعوب کر سکا نہ متزلزل کر سکا۔ ❶

بتوں کو توڑنے کا ''جرم'' اپنی جگہ، لیکن ایمان اور عقیدے کی یہ مضبوطی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ وفاداری کا یہ جذبہ، عقیدہ توحید پر یہ ثابت قدمی اللہ کی ذات کے سوا کسی دوسرے کے آگے سرنگوں نہ ہونے کا ایسا پختہ یقین، یہی تو وہ چیز تھی جس نے ابتدائے اسلام میں چند ہزار افراد کے سامنے ساری دنیا کو سرنگوں کر دیا تھا۔ ائمہ کفر اس ایمان اور عقیدے کے افراد کو کیسے برداشت کر سکتے تھے؟ اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن بوڑھے کھوسٹ یہودی ہنری کسنجر کا بیان ملاحظہ ہو ''طالبان اور القاعدہ کے خاتمہ کے بعد ہی دنیا میں سلامتی قائم ہو سکتی ہے۔'' ❷ اس ''سلامتی'' کے لئے افغانستان پر حملہ از بس ضروری تھا۔

مکروفریب کے جال:

حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم میں دعوت کا کام کیا۔ قوم ایمان نہ لائی بالآخر حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقدمہ پیش فرمادیا۔ جس کی ایک فرد جرم یہ تھی ﴿وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا﴾ ''اور ان لوگوں نے مکروفریب کا بھاری جال پھیلا رکھا ہے'' (سورہ نوح، آیت 22) مکروفریب سے مراد وہ جھوٹی باتیں، غلط بیانیاں، بہتان اور الزام ہیں جو قوم کے سردار عوام کو نوح علیہ السلام کے خلاف بہکانے اور بدگمان کرنے کے لئے تراشتے۔ کم وبیش ہر زمانے کے کفار عوام الناس کو اہل

❶ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر 21 مارچ 2002

❷ اردو نیوز، جدہ، 3 نومبر 2001ء

ایمان کے خلاف بھڑکانے اور بدگمان کرنے کے لئے ایسے ہی ہتھکنڈے استعمال کرتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک جگہ کفار کے ان مکروفریب کی شدت پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کفار کی سازشیں اور مکروفریب کے جال ایسے تباہ کن تھے کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ﴾ ''کفار کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جاتے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت 46)

کفار کے مکروفریب اور کذب ودجل کا حال آج بھی بالکل ویسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں فرمایا ہے۔

11 ستمبر کے حادثہ کے بعد صدر بش کے خطاب کے چند نکات ملاحظہ ہوں:

① اسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ دہشت گرد تنظیم ہے اور وہی امریکی حملوں کی ذمہ دار ہے۔

② دہشت گردوں کو پناہ دینے والے اور ان کی مالی معاونت کرنے والے بھی دہشت گرد ہیں۔ طالبان نے اسامہ اور ان کی تنظیم کو پناہ دے رکھی ہے۔ لہٰذا وہ بھی دہشت گرد ہیں۔ دنیا بھر میں ستائیس تنظیمیں دہشت گردوں کی مالی معاونت کر رہی ہیں، لہٰذا ان کے تمام اثاثے فوراً منجمد کئے جاتے ہیں۔

③ دہشت گردوں کے خلاف طویل صلیبی جنگ شروع کر دی گئی ہے۔

④ دہشت گرد چاہتے ہیں کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ سے نکل جائے۔ اس طرح وہ عیسائیوں اور یہودیوں کو ایشیاء اور افریقہ سے نکالنا چاہتے ہیں۔

⑤ دہشت گردی میں جو امریکہ کا ساتھ دے گا وہی دوست قرار پائے گا جو ساتھ نہیں دے گا وہ امریکہ کا دشمن اور دہشت گرد قرار پائے گا۔[1]

امریکی صدر کے خطاب میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکی دشمنی چھپائے نہیں چھپ رہی۔ جہاں جہاں بش نے ''دہشت گرد'' کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں ''مسلمان'' کا لفظ استعمال کر کے دوبارہ پڑھ لیجئے مسلمانوں کے خلاف دل میں چھپا ہوا بغض از خود ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح

[1] ہفت روزہ تکبیر، 3 اکتوبر 2001ء

ہے کہ القاعدہ اور طالبان راسخ العقیدہ مسلمانوں کی جماعتیں ہیں۔ علماء اور فضلاء کی کثیر تعداد ان جماعتوں میں موجود ہے۔ آج تک امریکہ ان کی دہشت گردی کا ایک ثبوت بھی دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکا۔ اس کے باوجود ساری دنیا میں دہشت گردی کے الزام کا اس قدر شور و غوغا ہے کہ گنبد گردوں بھی تھرتھرا رہا ہے۔ چاروں طرف ایک ہی رٹ ہے ''القاعدہ اور طالبان دہشت گرد ہیں'' ایسی رٹ کہ فرشتوں کو بھی یقین ہو چلا ہے کہ واقعی القاعدہ اور طالبان ہی دہشت گرد ہیں۔ ائمہ کفر کے یہی وہ مکر و فریب کے ہتھکنڈے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک کافر اختیار کرتے چلے جائیں گے۔ غور فرمائیے

کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام دہشت گرد تھے جنہیں آگ میں ڈالا گیا؟

کیا حضرت زکریا علیہ السلام دہشت گرد تھے، جنہیں قتل کیا گیا؟

کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام دہشت گرد تھے جن سے بچنے کے لئے ہزاروں معصوم بچوں کو قتل کیا گیا؟

کیا حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا دہشت گرد تھیں، جنہیں فرعون نے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں گاڑ کر شہید کر دیا؟

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دہشت گرد تھے، جنہیں یہودیوں نے (اپنی دانست میں) پھانسی دی؟

کیا وہ مسلمان دہشت گرد تھے، جنہیں اصحاب الاخدود نے کھائیاں کھود کر زندہ آگ میں جلا دیا؟

کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دہشت گرد تھے، جنہیں جلاوطن ہونے پر مجبور کیا گیا اور کئی بار قتل کرنے کی سازش کی گئی؟

کیا حبشہ ہجرت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دہشت گرد تھے، جنہیں گرفتار کرنے کے لئے کفار نے تعاقب کیا؟

کیا غریب الوطن حضرت بلال رضی اللہ عنہ دہشت گرد تھے، جن کے گلے میں رسی ڈال کر تپتی ریت پر گھسیٹا جاتا؟

کیا غریب الوطن حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا دہشت گرد تھیں، جنہیں ابوجہل نے نیزہ مار کر شہید کر دیا؟

کیا حضرت زینب بنت محمد ﷺ دہشت گرد تھیں، جنہیں ہجرت کے وقت کفار نے قتل کرنے کی کوشش کی؟

کیا حضرت خباب بن ارتؓ دہشت گرد تھے، جنہیں جلتے کوئلوں پر لٹایا جاتا؟

کیا حضرت عمار بن یاسرؓ دہشت گرد تھے، جنہیں پانی میں اس قدر غوطے دیئے جاتے کہ جان پر بن آتی؟

کیا حضرت حبیب بن زید انصاریؓ دہشت گرد تھے، جن کا ایک ایک بند کاٹ کر شہید کیا گیا؟

کیا حضرت ابوذر غفاریؓ دہشت گرد تھے، جنہیں حرم کے اندر مار مار کر لہولہان کر دیا؟

کیا حضرت صہیب رومیؓ دہشت گرد تھے، جن کا سارا مال و اسباب کفار نے ہجرت کے وقت چھین لیا؟

تاریخ کا یہ سفر بڑا طویل ہے، کیا برصغیر کے وہ علماء اور فضلاء دہشت گرد تھے، جنہیں ''وہابی'' کہہ کر تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

دہشت گردی کی اب ایک دوسری تصویر بھی ملاحظہ فرمائیے:

ارض مقدس فلسطین میں اسرائیل نے 1992 میں صابرہ اور شتیلہ کیمپوں میں 50 ہزار مسلمان شہید کر دیئے لیکن وہ دہشت گردی نہیں۔

آج کل روزانہ پندرہ بیس فلسطینی اسرائیل کی بربریت کا نشانہ بن رہے ہیں جس پر بش نے بیان دیا ہے کہ اسرائیل کو اپنی سلامتی کا دفاع کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور میں اس کے اس حق کا احترام کرتا ہوں، لیکن یہ دہشت گردی نہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ دس بارہ برس میں ہندوستان کی سات آٹھ لاکھ فوج قتل و غارت گری میں مصروف ہے۔ 80 ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں، گھروں کو جلایا جا رہا ہے یا مسمار کیا جا رہا ہے۔ ہزاروں افراد جیلوں میں بند ہیں، لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

گزشتہ دس برس کے دوران امریکی بمباری کے سبب دس لاکھ عراقی مسلمان شہید ہو چکے ہیں، جن میں چھ لاکھ کے قریب بچے ہیں، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

1992ء کے بعد سے اب تک بوسنیا، کسووا اور چیچنیا میں دو لاکھ مسلمان کفار کے ہاتھوں شہید، 15 لاکھ زخمی اور بے گھر ہو چکے ہیں۔ 50 ہزار مسلمان خواتین کی آبروریزی کی گئی، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

روس نے 1979ء سے لے کر 1992ء تک افغانستان میں 15 لاکھ مسلمان شہید کیے، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

امریکہ نے 7 اکتوبر 2001ء سے 12 نومبر 2001ء تک افغانستان میں 90 ہزار بے گناہ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے شہید کیے، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

امریکی کمانڈوز نے حالیہ افغان جنگ کے دوران قیدیوں کی زبانیں کاٹیں، سر کے بال اکھاڑے اور زخموں پر تیزاب ڈالا، جنگ کے بعد طالبان کی قبریں اکھاڑیں، لاشوں کو بموں سے اڑایا، شادی کی تقریبات پر بمباری کی لیکن یہ دہشت گردی نہیں۔

سری لنکا میں تامل ٹائیگرز کے ہاتھوں سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

امریکہ اور فرانس کی آلہ کار حکومت الجزائر میں ایک لاکھ مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

حال ہی میں ہندوستان کے صوبہ گجرات میں ہزاروں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا ان کی املاک برباد کی گئیں، خواتین کی اجتماعی آبروریزی کی گئی، لیکن یہ دہشت گردی نہیں؟

کفار کا یہ دوہرا معیار چیخ چیخ کر پکار رہا ہے کہ اصل مسئلہ دہشت گردی کا نہیں اسلام اور کفر کا ہے۔

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾

''کافر مسلمانوں سے انتقام صرف اس وجہ سے لیتے ہیں کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے ہیں جو غالب اور حمید ہے۔'' (سورۃ بروج، آیت نمبر 8)

صدیوں سے مکر وفریب کی ایک ہی کہانی ہے سازشوں اور دسیسہ کاریوں کی ایک ہی داستان ہے۔
دہشت گردی کا، جو معیار فرعون کا تھا، وہی معیار ابوجہل اور ابولہب کا تھا وہی معیار آج بش اور بلیئر کا ہے:﴿ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ﴾ ''ان سب کی ذہنیتیں ایک جیسی ہیں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر **118**)

دہشت گردی کے مکر وفریب کا یہ جال مسلم امہ کے لئے کیسے کیسے فتنے لے کر آیا ہے۔ اس پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالئے اور پھر داد دیجئے یہود وہنود کے سازشی ذہن اور مکارانہ چالوں کی اور آنسو بہائیے مسلمان حکمرانوں کی بزدلی اور کج فہمی پر!

◎ افغانستان پر حملہ کے لئے مسلمان حکمرانوں کا تعاون۔
◎ امارت اسلامی افغانستان کی تباہی اور اسکی جگہ ملحد اور بے دین حکومت کا قیام۔
◎ عراق میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام۔ سوڈان اور نائیجریا پر حملے۔
◎ القاعدہ اور طالبان کے نام پر پوری دنیا میں مجاہدین کی گرفتاریاں۔
◎ ارض مقدس فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام۔
◎ ہندوستان (گجرات) میں مسلمانوں کا قتل عام، غارت گری، ہلاکتیں اور مسلمان خواتین کی آبروریزیاں۔
◎ جہاد کشمیر سے انحراف
◎ القاعدہ اور طالبان کے نام پر گرفتار ہونے والے مجاہدین پر انسانیت سوز مظالم پر مسلم حکمرانوں کا سکوت۔
◎ صومالیہ، یمن، سوڈان، ایران، اور عراق پر حملوں کی منصوبہ بندی۔
◎ پاکستان میں تمام جہادی تنظیموں پر پابندی اور ان کے قائدین کی گرفتاریاں۔
◎ پاکستان میں سیکولر (بے دین) اور لبرل (آزاد خیال) حکومت کا قیام۔
◎ القاعدہ اور طالبان کی گرفتاریوں کی آڑ میں پاکستان میں مساجد اور دینی مدارس کے نیٹ ورک کا جائزہ۔

یہ ہیں وہ فتنے جو کفار نے دہشت گردی کے نام پر مسلمان ملکوں کے لئے پیدا کر دیئے ہیں۔ خود کافروں کے اپنے ممالک میں رہائش پذیر مسلمانوں کو دہشت گردی کی آڑ میں کیسے کیسے فتنوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے اس کا اندازہ ان خبروں سے لگا لیجئے۔

◎ امریکہ میں مسلمان سنگین صورتِ حال سے دوچار ہیں، خواتین کے لئے گھروں سے باہر نکلنا دوبھر ہو چکا ہے۔ ❶

◎ انتہاء پسند امریکیوں نے اسلامی سنٹر کے ڈائریکٹر شیخ محمد جمعہ کو نیویارک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ ❷

◎ امریکی جیل میں زیرِ تفتیش پاکستانی طالبعلم پر امریکی قیدیوں نے تشدد کر کے اسے شدید زخمی کر دیا قیدیوں کو شک تھا کہ پاکستانی طالب علم بن لادن کا ساتھی ہے جب طالب علم نے بتایا کہ میرا ابن لادن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو قیدیوں نے جواب میں کہا کہ تمہارا مسلمان اور پاکستانی ہونا ہی کافی ہے۔ ❸

◎ 11 ستمبر کے بعد برطانیہ میں مسلمانوں اور دیگر ایشیائی تارکین وطن پر جسمانی حملوں، ان کی عبادت گاہوں، ان کے اثاثوں کو نقصان پہنچانے کی وارداتوں میں دن بدن تشویش ناک حد تک اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مار دھاڑ اور توڑ پھوڑ کا یہ مذموم سلسلہ رکتے ہوئے نظر نہیں آ رہا گورے غنڈے راہ چلتی ایشیائی عورتوں اور بچوں کو غلیظ گالیاں دیتے ہیں، ان پر تھوکنے سے بھی باز نہیں آتے، جن عورتوں کے سر پر سکارف ہوتا ہے انہیں بدکلامی اور تضحیک کا بری طرح نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی افسوس ناک صورت حال کے پیش نظر مسلمان عورتوں اور لڑکیوں نے گھروں سے باہر نکلنا ترک کر دیا ہے۔ ❹

اس صورت حال میں کتنے مسلمان مرد ایسے تھے جنہوں نے کفار کے غیض و غضب سے بچنے کے لئے مساجد میں جانا چھوڑ دیا، داڑھیاں منڈوا لیں، حتی کہ اپنے نام تک بدل لئے مسلم خواتین نے حجاب اور سکارف تک لینا چھوڑ دیا۔ بعض خواتین نے کفار کا لباس (منی سکرٹ) پہننا شروع کر دیا۔ کفار جیسی بالوں

---

❶ اردو نیوز، جدہ 14 ستمبر 2001
❷ نوائے وقت، لاہور 20 اکتوبر 2001ء
❸ اردو نیوز، جدہ 15 اکتوبر 2001ء
❹ نوائے وقت، لاہور 27 ستمبر 2001ء

کی تراش خراش اختیار کر کے اپنے آپ کو غیر مسلم ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ یہ وہ سارے فتنے ہیں، جن میں انفرادی طور پر مسلمان، کافروں کے ملکوں میں رہنے کی وجہ سے مبتلا ہوئے، مسلمان ممالک کے حکمران اگر یوں ہی کفار کے آگے سپر ڈالتے گئے تو یقین کیجئے آج جہاد کو ختم کرنے کے لئے جہاد کو دہشت گردی کا نام دیا گیا ہے تو کل نماز پڑھنے والے کو بھی دہشت گرد قرار دے دیا جائے گا۔ پھر داڑھی رکھنے والے کو بھی دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا اور بالآخر اسلام کا نام لینے والے کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔

افسوس! دنیا کے پچاس سے زائد ''آزاد'' مسلم ممالک کے حکمران اتنا کچھ اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود کافروں سے دہشت گردی کی تعریف متعین کرنے کا مطالبہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ وَ اِلَی اللّٰهِ الْمُشْتَكٰی!

پاکستان فتنوں کی دلدل میں:

14 اگست 1947ء کو پاکستان اسلامی ریاست کے طور پر دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوا۔ اسے اہل پاکستان کی بدقسمتی کہہ لیجئے کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک وطن عزیز کو کوئی ایسی قیادت میسر نہیں آسکی جو اسے عملاً اسلامی ریاست بنانے کی مخلصانہ کوشش کرتی۔ البتہ اسلامی قوتوں کو کمزور کرنے، اسلامی اقدار سے بغاوت کرنے، اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے، الحاد، لادینیت اور سوشلزم جیسے غیر اسلامی نظریات کی آبیاری کرنے میں سبھی حکمرانوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قیامت کے فتنوں میں سے آج کوئی ایسا فتنہ، کوئی ایسا بگاڑ اور کوئی ایسی گمراہی نہیں، جو پاکستان میں موجود نہ ہو۔ شرک، بدعات، حرام کمائی کی سینکڑوں قسمیں (مثلاً سود، رشوت، انعامی بانڈ، سیونگ سکیمز وغیرہ) دھوکہ، فریب، جھوٹ، چوری، ڈاکہ، قتل، شراب، زنا، جوا، بے حجابی، عریانی، فحاشی اور بے حیائی کے علاوہ کفار کی اتباع اس حد تک کہ سرکاری اہتمام کے ساتھ ان کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ کفار کے لباس، تراش خراش، عادات واطوار اور نظریات افکار میں ان کی پیروی پر فخر کیا جاتا ہے۔ حکمرانوں کی اسلامی تعلیمات سے بے نیازی کا عالم یہ ہے کہ ایک

طرف 36 ارب ڈالر کا مقروض ملک، فاقہ کش عوام کی روزانہ خودکشیاں ہیں اور دوسری طرف حکمرانوں کے بھاری ماہانہ مشاہرے، سرکاری اعزازیئے، سرکاری رہائش گاہیں، آگے پیچھے محافظوں کے دستے، غیر ملکی دورے، سرکاری خزانوں سے عیاشیاں اور شان وشوکت ہے جنہیں دیکھ کر قیصر وکسریٰ کا تصور آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا ہے۔قوم اور حکمرانوں کی ان بداعمالیوں کی قدرت نے 25 سال بعد یہ سزا دی کہ ملک کا ایک بازو کٹ گیا، ایک ہی گھر میں بسنے والے بھائی بند ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے۔ 1947ء کے بعد ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہا، عزتیں لٹیں، گھر اجڑے، مسلمانوں کی تاریخ میں پہلی بار 90 ہزار تربیت یافتہ مسلح فوج کافروں کے ہاتھوں قید کی ذلت سے دوچار ہوئی۔ یہ اتنی بڑی سزا تھی کہ پوری قوم کو اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرنی چاہئے تھی۔ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کر دینا چاہئے تھا لیکن ہمارے شب و روز انہی بد اعمالیوں، رنگینیوں اور بدمستیوں میں گزرتے رہے۔قرآن مجید کے الفاظ میں ہم نے ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ﴾ "بے شک وہ اندھی قوم تھی۔" (سورہ اعراف، آیت نمبر 64) کا ساطرز عمل اختیار کئے رکھا جس نے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور بدستور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں بدمست رہے۔قدرت کی پکڑ کے باوجود راہ راست پر نہ آنے کی سزا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی سخت ہے۔نوشتہ دیوار یہ ہے کہ اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی خوں ریزی کے لئے کفار سے تعاون کرنے، تعاون کے بدلے ڈالر وصول کرنے، اسلامی امارت (افغانستان) کو تہس نہس کرنے، القاعدہ اور طالبان کو گرفتار کروا کے کفار کے حوالہ کرنے، کفار کی خوشنودی کے لئے جہادی تنظیموں پر پابندی لگانے، دینی مدارس کا گلا گھونٹنے، تعمیر مساجد پر پابندی لگانے، زندگی بھر گوشہ گمنامی میں بیٹھ کر دین کی خاموش خدمت کرنے والے علماء کرام کو گرفتار کروانے، ملک کی نظریاتی اساس (اسلامی نظام کا نفاذ) سے انحراف کرنے، ملک کو سیکولر (بے دین) اور لبرل (آزاد خیال) بنانے، جہاد کشمیر سے پسپائی اختیار کرنے کے جرم میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنی نعمتیں چھیننے کا فیصلہ فرمالیا ہے۔ہم اپنی آزادی، خودمختاری، اسلامی تشخص، ایٹمی قوت، عالم اسلام کی قیادت کے منصب سے محروم ہو چکے ہیں۔ کفار سے دوستی اور تعاون کے بدلے معیشت کی بحالی، ملکی سلامتی اور کشمیر کاز کا حصول تو رہی دور کی بات،

امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے جنگجو اور دہشت گرد، مشرقی سرحدوں پر پاکستان کے اسلامی تشخص اور ایٹمی قوت کو تباہ کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں تیار بیٹھے ہیں۔ یہ فتنے وہ ہیں جو عقل وخرد رکھنے والا ہر فرد اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ آنے والے وقت میں کفار سے دوستی اور اتحاد سے اہل پاکستان کے لئے کیسے کیسے تباہ کن فتنے پیدا ہوں گے، ان کا تصور کرنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔

ان فتنوں سے بچنے کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ حکمرانوں سمیت پوری قوم اپنے گزشتہ گناہوں پر نادم ہو اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرے، ملک کے اندر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ [1] کفار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے جس طرح انحراف کیا گیا ہے اور جس طرح نئی نئی تاویلیں گھڑی گئی ہیں ان سے رجوع کیا جائے تو امید ہے کہ رحمٰن ورحیم ذات ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر ہماری کمزوری کو قوت، ہماری ذلت کو عزت، ہمارے فقر وفاقہ کو غنیٰ اور ہمارے خوف کو امن میں بدل دے گی۔

اسی امید کے پیش نظر ہم نے افغانستان پر حملوں کے دوران اسلامی تعلیمات کے برعکس جو دور از کار دلائل مہیا کئے گئے، کتاب وسنت کی روشنی میں ان کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے، اگرچہ ابھی تک اس فتنہ عظیم کی بہت سی باتیں پردہ راز میں ہیں۔ پھر بھی بہت سے حقائق سامنے آچکے ہیں۔ بہت سے راز وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ افشا ہو جائیں گے۔ پروپیگنڈہ کا گرد وغبار بڑی حد تک بیٹھ چکا ہے، لہٰذا آج بات کو سمجھنا پہلے کی نسبت بہت آسان ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں چند حقائق درج ذیل ہیں:

کفار سے دوستی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ کفار اسلام اور مسلمانوں کے دشمن

[1] افسوس! ملک سے سودی نظام ختم کرنے کے سلسلہ میں حکومت نے عدالت میں اپنا موقف پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''مالیاتی نظام بدلنے میں رسک ہیں، بحران پیدا ہو سکتا ہے، سپریم کورٹ حکمرانوں کو درپیش مشکلات سے نمٹنے کی اجازت دے۔'' (اردو نیوز، 14 جون 2002ء) دوسرے الفاظ میں حکومت پاکستان نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف گزشتہ پچاس سال سے جاری جنگ کو آئندہ بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!



ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾

''بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 101) ❶

اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کفار کو بری لگتی ❷ ہے اور جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 120) اس لئے اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ دوستی کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو انہیں اپنا دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا، بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 51) ❸

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں

① یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ کرو۔

② یہود و نصاریٰ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

③ یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے والے کا انجام قیامت کے روز انہی کے ساتھ ہوگا۔ (اشرف الحواشی)

④ یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے والے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور راہنمائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ان چار نکات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ایک مسلمان کے لئے یہود و نصاریٰ کی دوستی کتنا بڑا

---

❶ اس مضمون کی چند دوسری آیات یہ ہیں۔(60:8)، (50:18)، (39:20)، (98:2)، (1:60)، (14:61)، (45:4)، (82:5)

❷ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

❸ اس مضمون کی بعض دوسری آیات یہ ہیں۔(144:4)، (57:5)، (81:5)، (1:60)

فتنہ ہے۔

کفار سے دوستی کے معاملہ میں اسلام کا مزاج اس قدر حساس ہے کہ اگر اپنے والدین اور بہن بھائی کافر ہوں یا کفر کو پسند کرتے ہوں تو ان سے بھی دوستی کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَ کُمْ وَ اِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کریں تو انہیں بھی اپنا دوست نہ بناؤ، تم میں سے جو انہیں اپنا دوست بنائے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔'' (سورہ توبہ، آیت نمبر 23)

ایک دوسری جگہ پر تو صرف کافروں کی طرف جھکاؤ رکھنے پر کھلی کھلی جہنم کی وعید سنا دی گئی ہے۔ ارشادِ مبارک ہے:

﴿ وَلاَ تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَ مَالَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُوْنَ﴾

''اور ان لوگوں کی طرف مت جھکو جو ظالم (یعنی کافر) ہیں (ایسا کرو گے) تو تمہیں بھی آگ چمٹ جائے گی (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست نہیں، لہٰذا (ظالموں کی طرف جھکنے کے بعد) اللہ کی طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔'' (سورہ ہود، آیت نمبر 113)

اسلام نے جہاں کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے اس شدت کے ساتھ منع فرمایا ہے وہاں ان سے ایسی دوستی کرنا جس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہے، سینکڑوں مسلمان کفار کی قید میں چلے جائیں اور ایک جمی جمائی اسلامی ریاست کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے صریحاً اللہ کا غضب مول لینے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم ہونے والی بات ہے اور طرہ یہ کہ ایسی دوستی پر فخر کرنا کہ عالمی برادری میں ہمیں عزت اور وقار کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔ بلاشبہ ﴿فَبَآءُ وْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ﴾ ''اور انہوں نے اللہ

تعالیٰ کے غضب پر غضب مول لے لیا۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 90) والا معاملہ ہے۔ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے وفاداری کا حق ادا کریں۔ ﴿وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ "عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے اور اہل ایمان کے لئے، لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔" (سورہ منافقون، آیت نمبر 8)

واحد آپشن:

11 ستمبر کے بعد امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے سہولتیں طلب کیں تو پاکستان نے بلا چون و چرا سہولتیں مہیا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ مطالبہ یہ تھا "تعاون کرو یا پتھر کے زمانہ میں پہنچنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" ایسی سنگین صورت حال میں پاکستان کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا آپشن تھا ہی نہیں، لہٰذا سر اطاعت خم کر دیا گیا۔

پتھر کے زمانہ میں پہنچانے کی بات لکھنے یا کہنے والے اس انداز سے لکھتے یا کہتے ہیں گویا تاریخ میں اس سے پہلے مسلمان کبھی ایسی صورت حال سے دوچار نہیں ہوئے۔ آج پہلی بار ایسا ہوا کہ دنیا کی سپر پاور اپنی قاہرانہ جنگی طاقت کے ساتھ مسلمان ملک کو تہس نہس کرنے پر تل گئی تھی!

ہمیں اس موقف سے قطعاً اتفاق نہیں...... کافر جس قدر آج اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے کہیں زیادہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں دشمن تھے۔ جنگ بدر میں کافر اس نیت سے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے کہ مسلمانوں کو پتھر کے زمانہ میں پہنچا دیا جائے گا۔ جنگ احد کا بھی یہی مقصد تھا اور جنگ احزاب میں وسیع تر اتحاد قائم ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا مکمل صفایا کئے بغیر واپس نہیں پلٹیں گے۔ جنگ احزاب میں اتحادی فوجوں کا لشکر جرار دس ہزار دہشت گردوں اور جنگجوؤں پر مشتمل تھا اور اس وقت یہ اتنا بڑا لشکر تھا کہ مدینہ کی پوری آبادی (عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو ملا کر بھی) اس کے برابر نہ تھی۔ اگر کفار کی اتحادی فوجیں اچانک مدینہ منورہ پر حملہ آور



ہو جاتیں تو مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوتیں کچھ عجب نہیں کہ ان کی جڑ کٹ جاتی اور ان کا مکمل صفایا ہو جاتا۔

جنگ احزاب کے دوران مسلمان جس خوف اور پریشانی میں مبتلا تھے اس کا اندازہ قرآن مجید کے اس تبصرہ سے لگایا جاسکتا ہے ﴿وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِيْدًا﴾ ''اور جب خوف کے مارے مسلمانوں کی آنکھیں پتھرا گئیں، کلیجے منہ کو آ گئے اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے (کہ اب وہ ہماری کیسے مدد کرے گا)؟ اس وقت ایمان لانے والے خوب آزمائے گئے اور بری طرح ہلا ڈالے گئے۔'' (سورہ احزاب، آیت 10-11) کیا آج کا معاملہ، احزاب سے زیادہ سنگین تھا؟ ہرگز نہیں! یہ سمجھنا کہ تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسا نازک موقع نہیں آیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی گستاخی اور توہین ہے۔

''واحد آپشن'' کا نعرہ دینے والے ''دانشور'' اس وقت بھی موجود تھے جنہوں نے کہا تھا ﴿يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا﴾ ''اے اہل یثرب! اب تمہارے لئے (کفار سے جنگ کرنے کا) کوئی موقع نہیں لہٰذا (مدینہ) واپس پلٹ جاؤ۔'' (سورہ احزاب، آیت 13) لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے وفاداری کا عہد نبھانے والوں نے خوف اور پریشانی کے اس عالم میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جہاد کا آپشن اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کا وعدہ پورا فرما دیا ﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔'' (سورہ طلاق، آیت نمبر 3) آج اگر ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تو کیا اللہ ہمارے لئے کافی نہ ہوتا؟

9ھ میں رومیوں نے اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو مٹانے کے لئے چالیس ہزار کے لشکر جرار سے مدینہ منورہ پر حملہ کرنا چاہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی بے سروسامانی اور فاقہ کشی کی حالت میں تیس ہزار جانثاروں کا ''جیش عسرت'' تیار فرمایا اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے عیسائیوں کی سرحد کے اندر تبوک تک

تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یوں نصرت فرمائی کہ کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا اس قدر خوف اور رعب ڈال دیا کہ انہیں مقابلہ پر آنے کی جرأت ہی نہ ہو سکی۔ رسول اکرم ﷺ نے تبوک میں 20 دن تک دشمن کا انتظار کیا اور اس کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

وہ ذات جو اس وقت کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالنے پر قادر تھی کیا وہ ذات آج کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالنے پر قادر نہ تھی؟ ضرور قادر تھی، لیکن نصرتِ الٰہی کا یہ وعدہ جس ایمان کے ساتھ مشروط ہے ہم اس ایمان سے محروم ہو چکے ہیں لہٰذا آج معاملہ اس کے برعکس ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کا رعب ڈال دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار کا لشکر دے کر اس وقت کی سپر پاور ''ایران'' کو فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ جنگ سے پہلے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ایرانی سپہ سالار رستم کے پاس مذاکرات کیلئے بھیجا۔ رستم نے مسلمانوں کے وفد کو مرعوب کرنے کے لئے ٹھاٹھ باٹھ سے دربار سجایا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اس شان بے نیازی سے دربار میں پہنچے کہ تلوار پر ڈھنگ کی نیام بھی نہ تھی۔ طویل مذاکرات کے بعد رستم نے کہا ''شاید تم بھوکے ننگے لوگ ہو اور اپنی بیمار معیشت کی وجہ سے جنگ کرنا چاہتے ہو ہم تمہیں اتنا دینے کے لئے تیار ہیں کہ تمہارا پیٹ بھر جائے، اس کے علاوہ بھی جو تمہاری خواہش ہو پوری کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ تمہیں جنگ کی ضرورت نہ رہے۔'' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''بے شک ہم بھوکے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان ایک پیغمبر مبعوث فرمایا جس کی پیروی کے نتیجہ میں ہماری بدبختی، خوش بختی میں بدل گئی اس نے ہمیں جہاد کا حکم بھی دیا ہے اس لئے ہم تم کو اس نبی پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں اگر قبول کرو تو تمہارے لئے سلامتی ہے اگر قبول نہ کرو تو تمہارے اور ہمارے درمیان فیصلہ تلوار کرے گی۔'' یہ سن کر رستم غضبناک ہو گیا اور دھمکی دی ''آفتاب و ماہتاب کی قسم! کل کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے میں تم سب کو خاک و خون میں نہلا دوں گا۔'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سپر پاور کی دھمکی کے جواب

میں صرف لَا حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلَّا بِـاللّٰہِ کہااور واپس تشریف لے آئے۔ مسلسل تین دن معرکہ کارزار گرم رہا۔ بالآخر جس ذات کی طاقت اور قوت پر مسلمانوں نے بھروسہ کیا تھا وہی ذات ان کے لئے کافی ہوگئی۔ آج اگر ہم کفار کی دھمکی کے جواب میں لاَحَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتے تو کیا وہ اللہ ہمارے لئے کافی نہ ہوتا؟

حقیقت یہ ہے کہ کفار کی مادی ترقی کا خوف، ان کی کثرت کا خوف، ان کے اسلحہ کا خوف، ان کی سازشوں کا خوف، ان کی ٹیکنالوجی کا خوف، دراصل ہمارے ایمان کی کمزوری کی علامت ہے، جب ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ کی ذات پر مستحکم تھا اس وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی قدم قدم پر ہمارے ساتھ تھی۔ آج ہم ایمان سے محروم ہوگئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت کا سایہ بھی ہم سے اٹھ چکا ہے۔ اس کے بعد پھر کون ہے جو ہمیں دنیا میں ذلت اور رسوائی سے بچا سکے؟

﴿اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلاَ غَالِبَ لَکُمْ وَ اِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِنْ بَعْدِہٖ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے۔ لہٰذا مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ پر توکل کریں۔'' (سورہ آل عمران، آیت 160)

ٹیکنالوجی:

''واحد آپشن'' کی حمایت کرنے والے حضرات کی ایک اہم دلیل یہ ہے کہ جب تک مسلمان ویسی ہی ٹیکنالوجی حاصل نہیں کر لیتے، جیسی کفار کے پاس ہے تب تک ان سے ٹکر لینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

ہمیں ٹیکنالوجی کی اہمیت سے قطعاً انکار نہیں، ٹیکنالوجی کے حصول سے غفلت اور لاپرواہی کی نہ شریعت نے اجازت دی ہے نہ ہی عقل اسے تسلیم کرتی ہے۔ لیکن کفار کے برابر ٹیکنالوجی حاصل نہ ہونے تک ان سے مقابلہ نہ کرنے کا موقف ایسا ہے جس کی تائید قرآن مجید کرتا ہے نہ ہماری تاریخ کرتی ہے۔

چند حقائق درج ذیل ہیں:

مسلمانوں کی فتح کو اللہ تعالیٰ نے ٹیکنالوجی کے ساتھ مشروط نہیں کیا بلکہ ایمان کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ ''تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 189) عہدِ نبوی، عہدِ صحابہ اور عہدِ تابعین کی جنگیں اس کا واضح ثبوت ہیں۔

قرآن مجید میں نصرت اور فتح کیلئے ایمان کی شرط کا ذکر بار بار کیا گیا ہے جبکہ ٹیکنالوجی کے حصول کا پورے قرآن مجید میں ایک ہی بار حکم آیا ہے اَعِدُّوْا لَهُمْ ''کافروں سے مقابلہ کی تیاری کرو۔'' لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی جتنی تم میں استطاعت ہو(سورہ انفال، آیت 60) کا اضافہ کر کے یہ بھی واضح فرما دیا ہے کہ تیاری کرنے کا مطلب کفار کے برابر تیاری کرنا نہیں بلکہ اپنی استطاعت اور وسائل کے مطابق جتنی تیاری ممکن ہو وہ کرلو اور اس کے بعد اللہ پر توکل کرتے ہوئے کفار کے مقابلہ میں آ جاؤ۔ ٹیکنالوجی اور افرادی قوت میں کمی، اسلحہ اور ساز و سامان کی رہی سہی کسر اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ذریعہ پوری فرما دیں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے بدر، احزاب، حنین اور اس کے بعد بے شمار معرکوں میں پوری فرمائی۔

دجال کے ظہور سے قبل سقوطِ روم کے لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جو معرکہ عظیم بپا ہو گا اس کے بحری محاذ پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اسلحہ استعمال کئے بغیر صرف نعرہ تکبیر بلند کرنے سے فتح عطا فرما دیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مسلمانوں کا لشکر لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے تو شہر پناہ کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ دوسری بار نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو فصیل کی دوسری دیوار گر پڑے گی، تیسری بار نعرہ توحید بلند کریں گے تو مسلمانوں کیلئے سارا راستہ کھل جائے گا اور فاتح کی حیثیت سے شہر (استنبول) میں داخل ہو جائیں گے۔ (مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ)

یہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں کہ قیامت کے قریب کفار کی جنگی ٹیکنالوجی آج کی نسبت کہیں

زیادہ ترقی یافتہ شکل میں ہوگی، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے ایمان کے سامنے ان کی ٹیکنالوجی کسی کام نہیں آئے گی اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی نصرت سے غالب آئیں گے۔

بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہے کہ چودہ سو سال قبل کی جنگیں تو تیر اور تلوار کی جنگیں تھیں، جن کا ٹیکنالوجی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا اور محض اسلحہ یا افراد کی کمی یا زیادتی سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے مسلمان اللہ پر توکل کرتے ہوئے کفار سے ٹکرا جاتے تھے، لیکن آج کل کی جنگیں تو خالص ٹیکنالوجی کی جنگیں ہیں جن میں ٹیکنالوجی حاصل کئے بغیر کافروں سے ٹکرانا ممکن نہیں۔

اگر معاملہ واقعی اتنا ہی سادہ ہے تو میدان بدر میں آپ ﷺ نے اللہ کے حضور یہ عرض کرنے کی ضرورت کیوں محسوس فرمائی ''اے اللہ! تو نے مجھ سے نصرت کا جو وعدہ کیا ہے وہ اب پورا فرمادے اگر آج یہ لوگ ہلاک ہوگئے تو تیری کبھی عبادت نہ کی جائے گی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے بھیجنے کی ضرورت کیوں محسوس فرمائی؟ جنگ احزاب کے موقع پر مسلمانوں کے کلیجے حلق میں کیوں آ گئے؟

یہ بات تو حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنی چاہئے کہ تیر اور تلوار کی جنگ آسان ہے یا جدید ٹیکنالوجی کی، جو جنگ احد میں ڈھال نہ ہونے کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوگئے اور اپنی پیٹھ کو آپ ﷺ کے لئے ڈھال بنا دیا۔ پیٹھ پر تیر برستے رہے لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلتے نہ تھے کہیں تیر رسول اکرم ﷺ کو نہ جا لگے؟

حقیقت یہ ہے کہ ہر دور کی اپنی ایک ٹیکنالوجی ہوتی ہے اپنے اپنے دور کی ٹیکنالوجی میں کافروں کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا لیکن مسلمان ہمیشہ اپنے جذبہ ایمان کی وجہ سے ہمیشہ کافروں پر غالب رہے اور آئندہ بھی جذبہ ایمان کی وجہ سے ہی غالب رہیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں حضرت ابو عبید ثقفی رضی اللہ عنہ کو ابتداءً چند ہزار سپاہ کے ساتھ ایران کو فتح کرنے کے لئے بھیجا۔ ایران اپنے وقت کی جدید ترین ٹیکنالوجی ''دیو پیکر ہاتھیوں کا جنگ

میں استعمال' سے آشنا تھا جبکہ مسلمانوں کے پاس صرف گھوڑے تھے جو کہ ہاتھیوں سے قطعاً نامانوس تھے۔ پہلے مرحلہ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، دوسرے مرحلہ میں ایرانی ہاتھیوں کا لشکر جرار میدان جنگ میں لے آئے۔ عربی گھوڑوں کو ہاتھیوں سے کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا اس لئے وہ بدک گئے اور ہزاروں مسلمان شہید ہوگئے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو بہت غمزدہ ہوئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو 20 ہزار فوج دے کر ایران روانہ کیا۔ قادسیہ کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ کوہ پیکر ہاتھیوں کی صفیں اب بھی مسلمانوں کے لئے پریشانی کا باعث بن رہی تھیں۔ مسلسل دو دن تک مسلمانوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا، تیسرے روز چند فدائی نوجوان نیزے لے کر ہاتھیوں کی صفوں میں گھس گئے اور تاک تاک کر ان کی آنکھوں میں نیزے مارے جس سے ہاتھیوں میں بھگڈر مچ گئی اور ہاتھیوں کی دیوارِ آہن ٹوٹ گئی اور یوں سپر پاور کی ٹیکنالوجی پر ایمان کی قوت غالب آ گئی۔

کفار سے جنگ کے دوران قلت افراد، قلت سامان یا قلت ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایک مرتبہ تو مسلمانوں کو اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں، نقصان اٹھانا پڑتا ہے، زخم پر زخم کھانے پڑتے ہیں، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنی پڑتی ہیں کلیجے منہ کو آنے کی نوبت آتی ہے جب اللہ تعالیٰ کھرے اور کھوٹے کو جانچ لیتے ہیں اور اہل ایمان ثابت کر دیتے ہیں کہ "مَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا" انہوں نے اللہ کے حضور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے عہد سے انحراف نہیں کیا تو پھر اللہ کی نصرت نازل ہوتی ہے حالات پلٹا کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو غلبہ عطا فرماتے ہیں۔ یہ ہے اللہ کی سنت......اس سے ہٹ کر اگر کوئی یہ سمجھے کہ مسلمانوں کے پاس جب تک ایسی قوت اور ایسی ٹیکنالوجی نہ آجائے کہ وہ ہزاروں میل دور بیٹھے کافروں پر حملہ کر کے ان کو تہس نہس کر دیں اور ان کا اپنا بال بھی بیکا نہ ہو اس وقت تک کافروں سے ٹکر لینا موت کے منہ میں جانا ہے تو ایسا قیامت تک ممکن نہیں ہوگا۔ کفار سے مسلمانوں کا تصادم تو ہے ہی فقط مسلمانوں کے ایمان کی آزمائش کے لئے ٹیکنالوجی اور جدید اسلحہ کے بغیر دنیا کی سپر پاور امریکہ کے سامنے ڈٹ جانے والے طالبان اور القاعدہ کے مسلمان نہ پاگل تھے نہ جاہل۔ انہوں نے عین سنت اللہ کے

مطابق اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اسلام کی تاریخ میں ایک سنہرا باب رقم کر دیا ہے ۔ طالبان اور القاعدہ کی بظاہر شکست کے باوجود، عالم کفر کی طالبان اور القاعدہ کے خوف سے آج بھی نیندیں حرام ہیں۔ جنگ ابھی جاری ہے اور مسلسل جاری رہے گی تا آنکہ سقوطِ روم کا معرکہ پیش آ جائے جس میں بالآخر کفار کو ناکام ونامراد ہونا ہی ہونا ہے اور مسلمانوں نے غالب آنا ہی ہے۔ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ !

آخر میں ہم پہلے ٹیکنالوجی حاصل کرنے اور پھر کفار سے مقابلہ کرنے کا موقف اختیار کرنیوالے حضرات سے یہ پوچھنا چاہیں گے کہ:

اگر ٹیکنالوجی ، اسلحہ کے ڈھیر اور افرادی قوت ہی کسی قوم یا ملک کے تحفظ کی ضمانت ہے تو پھر 11 ستمبر کو ٹیکنالوجی کے بادشاہ......امریکہ...... پر یہ قیامت صغریٰ کیسے نازل ہوئی ؟

اگر ٹیکنالوجی میں ترقی ہی کسی قوم کی بقاء کا ذریعہ ہے تو نصف دنیا پر حکومت کرنے والی سپر پاور ''سوویت یونین'' ٹکڑے ٹکڑے کیوں ہوئی ؟

اگر ٹیکنالوجی ہی کسی قوم کی عزت اور وقار سے زندہ رہنے کی علامت ہے تو پھر ایٹمی قوت کا مالک ہونے کے باوجود پاکستان کفار کے سامنے دست بستہ غلاموں کی طرح ذلیل ورسوا کیوں ہوا؟

اگر کسی قوم کی جرأت اور بسالت ٹیکنالوجی سے ہی وابستہ ہے تو پھر ایران کو یہ کہنے کی جرأت کیسے ہوئی کہ امریکہ بزرگ شیطان (بڑا شیطان) ہے ہم اسے دہشت گردی کے خلاف جنگ کی قیادت کا اہل نہیں سمجھتے ؟

اگر کسی قوم کی فتح وشکست کا انحصار اس کی مادی قوت اور ٹیکنالوجی پر ہے تو پھر فاقہ کش، بوریا نشین اور بے سروسامان طالبان امریکہ کے سامنے کیسے ڈٹ گئے؟

چلتے چلتے اس قضیہ پر ایک اور پہلو سے بھی غور کرتے چلئے ۔ عین جہاد کے موقع پر جن حضرات کو پہلے ٹیکنالوجی کے حصول کی پریشانی لاحق ہونی شروع ہو جاتی ہے زمانہ امن میں وہی حضرات ٹیکنالوجی سے محرومی کے بین الاقوامی معاہدہ ''سی ٹی بی ٹی'' پر دستخط کرنے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں کیا یہ دورخا پن،

جہاد سے فرار تو نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ کفار کے اسلحہ، ٹیکنالوجی اور لاؤ لشکر کا خوف خالص شیطانی فتنہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہمیں آگاہ فرما چکے ہیں۔کاش ہمارے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہوتا:

﴿اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾

''یہ شیطان ہے جو تمہیں اپنے دوستوں (یعنی کفار اوران کے لاؤ لشکر) سے ڈراتا ہے اگر تم واقعی مومن ہو تو ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو۔'' (سورہ آل عمران، آیت 175) تو ہم جہاد سے فرار اور بزدلی کے ان فتنوں میں کبھی مبتلا نہ ہوتے۔

معیشت کی بحالی:

افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے امریکہ کو پاکستان کی سرزمین اور دیگر سہولیات مطلوب تھیں جس کے بدلہ میں امریکہ نے پاکستان کے قرضے معاف کرنے، معیشت بحال کرنے اور دیگر انعام واکرام دینے کے وعدے کئے۔ پاکستان نے اپنی بیمار معیشت کو سہارا دینے کے لئے امریکہ کی پیش کش قبول کرلی۔ چنانچہ جنگ کے بعد اب یہ خبر شائع ہو چکی ہے ''امریکہ نے افغانستان میں فوجی کارروائی کے دوران پاکستان سے ملنے والی لاجسٹک سپورٹ کے عوض رقم کی فراہمی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ وفاقی سیکرٹری خزانہ یونس خان نے ایک غیر ملکی خبر رساں ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ امریکہ نے پاکستان کو معاوضہ کے طور پر 80 ملین ڈالر ادا کر دیئے ہیں۔ مزید 200 ملین ڈالر آئندہ ماہ ادا کرے گا اور اس طرح فروری 2002ء تک کے واجبات کلیئر ہو جائیں گے۔ فروری کے بعد ہر ماہ امریکہ کو بل دیا جائے گا اور وہ رقم ادا کرے گا۔'' ❶

پاکستان کے بہی خواہوں نے یقیناً سوچا ہوگا کہ گزشتہ پچاس سال سے ہم سود در سود کے قرضوں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں اور آج تک ہماری معیشت بحال نہیں ہو سکی۔ یہاں تو معاملہ

❶ ''روزنامہ اردو نیوز، جدہ 19 فروری 2002ء

''خالص نفع'' کا ہے۔ نہ سود کا چکر نہ واپسی کی پریشانی، نہ ری شیڈ ولنگ کی منت سماجت بس چند دنوں کی بات ہے ملک میں ہر طرف دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی ہر طرف ڈالروں کا سیلاب ہوگا ساری قوم کے گزشتہ پچاس سالہ دلدر دُور ہو جائیں گے لہٰذا اس ''کارِخیر'' کے عوض اگر ہماری معیشت بحال ہو جائے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے معیشت کے حوالہ سے درج ذیل تین نکات پر بار بار روشنی ڈالی ہے:

① معیشت کو سنوارنا اور بگاڑنا کس کے ہاتھ میں ہے؟

② معیشت کب بگڑتی ہے؟

③ معیشت سنورتی کیسے ہے؟

انہیں تین نکات میں ہماری معیشت کے بناؤ اور بگاڑ کا حل موجود ہے۔ لہٰذا ہم باری باری انہی تین نکات پر گفتگو کریں گے۔

① معیشت کی فراخی اور تنگی کس کے ہاتھ میں ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی دفعہ یہ بات ارشاد فرمائی ہے افراد یا اقوام کے رزق کی تنگی اور فراخی ہمارے ہاتھ میں ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

(I) ﴿اَوَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ﴾(52:39)

''کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔'' (سورہ زمر، آیت 52)

(II) ﴿ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾

''کہو بے شک میرا رب جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے تنگ کرتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (سورہ سباء، آیت 36)

(III) ﴿ اَوَلَمْ یَرَوْ اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ﴾

''کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔'' (سورہ الروم، آیت 37)

ان آیات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ معیشت کی فراخی اور تنگی صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہی معیشت بحال کرتا ہے وہی بگاڑتا ہے۔

② معیشت کب بگڑتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں معیشت کے بگاڑ کے حوالہ سے بعض قوانین ہمیں بتائے ہیں اور اس کے ساتھ بعض افراد اور بعض اقوام کی مثالیں بھی دی ہیں اور واضح کیا ہے کہ افراد یا اقوام کی معیشت بگڑنے کے اسباب کیا ہے۔

معیشت بگڑنے کا سبب اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا ﴾(124:20)

''جو بھی (فرد یا قوم) ہمارے ذکر سے منہ موڑے گا ہم اس کی معیشت کو تکلیف دہ بنا دیں گے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 124)

یعنی اللہ تعالیٰ فقر وفاقہ اور معیشت کی تنگی اس فرد یا قوم پر مسلط کردیتے ہیں جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے احکام سے روگردانی کرے۔

سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ نے قارون کی مثال دی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دولت اور انعامات سے نوازا تھا اسے لوگوں نے نصیحت کی کہ اللہ کو یاد رکھو اسے مت بھولو اور اس کی نافرمانی نہ کرو۔ قارون نے ساری دولت اور انعامات کو اپنی محنت اور علم کا نتیجہ قرار دیا اور لوگوں کی نصیحت پر کان نہ دھرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نافرمانی کی وجہ سے اس کی معیشت برباد کردی اور اسے اس کے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو آیات 76 تا 81)

سورہ سباء میں اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کا عبرت آموز واقعہ یوں بیان فرمایا ہے کہ ''قوم سبا کے دائیں بائیں دو باغ تھے (یعنی ان کی معیشت خوب مستحکم تھی) ہم نے انہیں حکم دیا کہ اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ لیکن اس کا شکر بھی ادا کرو (یعنی اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرو) تمہارا ملک بڑا زرخیز ہے اور تمہارا رب بڑا غفور رحیم ہے۔ قوم سبا نے ہمارے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیجا اور ان کے بہترین باغوں کو ایسے باغوں میں بدل دیا جن کا پھل بدمزہ تھا اور اس میں ہم نے جھاڑ جھنکار بھی اگا دیا۔ یہ سزا ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے دی اور ناشکروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔'' (سورہ سباء، آیت 15 تا 17)

دونوں واقعات سے یہ بات واضح ہے کہ قومیں (یا افراد) جب اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کی معیشت تنگ کر دیتے ہیں، خوف اور بھوک ان پر مسلط کر دیتے ہیں۔ غور فرمایئے! قرآن مجید میں قومِ سبا کے نام سے اللہ تعالیٰ نے جس بستی کا ذکر فرمایا ہے کہیں وہ بستی ''پاکستان'' تو نہیں؟

③ معیشت سنورتی کیسے ہے؟

اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے بے شمار آیات میں دیا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

(I) ﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے (ہر مشکل سے) نکلنے کی راہ بنا دیتے ہیں اور اس کو وہاں سے روزی دیتے ہیں جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔'' (سورہ طلاق، آیت 2-3)

(II) ﴿ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾

''اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے ان کے برے اعمال کے بدلہ میں انہیں پکڑ لیا۔'' (سورۃ اعراف آیت 96)

سورہ نوح کی ایک آیت بھی ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(III) ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○﴾

"پس میں (یعنی نوح ؑ) نے کہا اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنہار ہے آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری فرمائے گا۔" (سورہ نوح، آیت 10-12)

ان آیات سے یہ بات واضح ہے کہ معیشت کی بحالی ایمان، نیک اعمال، تقوی، توبہ اور استغفار کے ساتھ مشروط ہے۔

آج ہماری حالت کہیں اس قوم جیسی تو نہیں ہو چکی جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر بھیجا۔ پیغمبر نے ایمان اور نیکی کی دعوت دی لیکن قوم نہ مانی اور مسلسل گناہوں میں مبتلا رہی پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کے لئے بادل بھیجا تو وہ نافرمان اور بدمست قوم بہت خوش ہوئی کہ طویل قحط سالی کے بعد بارش ہوگی، فصلیں ہوں گی، باغات پھل لائیں گے اور معیشت بحال ہوگی لیکن جب بادل سر پر آئے تو اس بدنصیب نافرمان قوم پر وہ بادل اللہ کا عذاب بن کر مسلط ہو گئے اور پوری قوم ہلاک ہوگئی۔ [1]

کیا واقعی اب ہمارے اندر سوچنے سمجھنے کی اتنی صلاحیت بھی نہیں رہی کہ ہم قرآن مجید میں بیان کئے گئے گزشتہ اقوام کے واقعات سے ہی کوئی عبرت حاصل کریں؟ ہمیں ڈر ہے کہ اسلامی امارات افغانستان کو تہس نہس کرنے کے عوض وصول ہونے والے ڈالروں پر خوشی سے پھولے نہ سمانے والی قوم پر یہ ڈالر کہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب بن کر نازل نہ ہوں۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ "اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور بھی دوں گا اور اگر میری ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 7)

[1] سورہ احقاف، آیت 21 تا 24

جہادِ اکبر اور جہادِ اصغر کی بحث:

جہاد کے حوالہ سے یہ علمی موضوع بھی اب زیرِ بحث ہے کہ قتال بالسیف جہادِ اصغر ہے یا جہادِ اکبر؟

اس بحث کی بنیاد ایک روایت ہے جس میں کہا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ''تم لوگ جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف واپس آ گئے ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! جہادِ اکبر کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مُجَاهِدَةُ الْعَبْدِ هَوَاهُ یعنی بندے کا اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا، جہادِ اکبر ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ [1]

اصل بات یہ ہے کہ اہلِ تصوف یعنی صوفیاء کا عقیدہ یہ ہے کہ ترکِ دنیا، ترکِ سیاست، گوشہ نشینی، مراقبہ، مکاشفہ اور چلہ کشی جیسی ریاضت اور مجاہدہ باقی تمام اعمال کی نسبت افضل ہیں۔ یہ فضیلت ثابت کرنے کے لئے صوفیاء کرام نے یہ حدیث وضع کی ہے۔

صوفیاء اور مشائخ کے عقیدہ میں چونکہ سیاست اور حکومت کے بکھیڑوں میں پڑنا شجرِ ممنوعہ کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا صوفیا اور مشائخ ہر حکومت کے منظورِ نظر رہتے ہیں۔ حکمران ان کے درباروں اور خانقاہوں پر بڑی خوشی سے حاضریاں دیتے ہیں اور حکومتی خزانوں سے انہیں بھاری گرانٹیں بھی عطا کرتے ہیں۔

آزادی سے پہلے مستشرقین کا ایک گروہ صوفیاء اور مشائخ کی تعریف میں محض اس لئے رطب اللسان رہا تا کہ مجاہدین کی سرگرمیوں کو کمزور کیا جا سکے۔ ترکِ سیاست، ترکِ حکومت اور گوشہ نشینی کے نظریات کو فروغ دیا جا سکے۔ انہیں معلوم تھا کہ میدانِ جہاد میں شمشیر و سناں کے سایہ میں نقدِ جان پیش کرنے والے مجاہدین ہی برطانوی استعمار کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں اگر مسلمان قوم کو جہاد چھڑا کر خانقاہوں، درگاہوں اور درباروں کے ماحول میں گم کر دیا جائے تو غاصب استعمار کے لئے خطرے کی کوئی بات نہیں رہتی اور برطانوی استعمار کے خلاف آواز اٹھانے کا جذبہ دھیرے دھیرے از خود ختم ہو جائے

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی، جلد نمبر 5، حدیث نمبر 2460، صفحہ نمبر 478 تا 481

گا۔لہٰذا انہوں نے صوفیاء کے عقائد ونظریات کو ہر طرح سے فروغ دینے کی کوشش کی۔حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے مستشرقین کی ان کاوشوں کی ترجمانی بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے۔

مست رکھو ذکر و فکر و صبح گاہی میں اسے

پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں اسے

آج بھی جہاد بالسیف سے خوف زدہ غاصب اور ظالم استعمار مسلمانوں کو جہاد کے راستے سے ہٹانے کے لئے جہاد اصغر اور جہاد اکبر کی بحث میں الجھا رہا ہے ورنہ کتاب وسنت سے جہاد بالسیف کا افضل اور اکبر ہونا بالکل واضح ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً﴾

''کسی عذر کے بغیر گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن اور جان و مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔'' (سورہ النساء، آیت 95)

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''ایمان لانے کے بعد سب سے افضل عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' (بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کون سے اعمال سب سے بہتر ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہاد (نیک) اعمال کی کوہان ہے۔'' (یعنی سارے نیک اعمال میں سے افضل ہے) (ترمذی)

ایک آدمی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا ''مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کا ثواب جہاد کے برابر ہو؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسا کوئی عمل نہیں۔'' (بخاری)

مذکورہ آیت اوراحادیث مبارکہ سے جہاد بالسیف کا جہاد اکبر ہونا بالکل واضح ہے۔

امریکہ کے افغانستان پر حملہ کے وقت حکومت پاکستان نے مجاہدین کو جہادِ افغانستان یا جہادِ کشمیر دونوں میں سے ایک انتخاب کرنے کا حکم دیا تھا۔خبر ملاحظہ ہو:

''پاکستان نے جہادی گروپوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے طالبان کی حمایت کا فیصلہ کیا یا اسامہ بن لادن کی مدد کرنے کی کوشش کی تو وہ حکومت پاکستان کی حمایت سے محروم ہو جائیں گے لٰہذا وہ یہ فیصلہ کر لیں کہ انہیں کشمیر میں اپنا جہاد جاری رکھنا ہے یا طالبان کی حمایت کے لئے افغانستان جانا ہے اگر وہ افغانستان جانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو امریکہ کی مرتب کردہ دہشت گردوں کی فہرست میں ان کا نام سرفہرست رکھ دیا جائے گا۔ ❶

حکومت کا یہ ''فرمان شاہی'' دراصل جہاد کو ختم کرنے کی پہلی قسط تھی چنانچہ جب اسلامی امارت افغانستان کو تباہ کر دیا گیا تو کفار کو کشمیر میں بھی جہاد دہشت گردی نظر آنے لگا۔

دسمبر 2001ء میں بھارت میں متعین امریکی سفیر نے یہ بیان دیا ''دہشت گردی کے خلاف (افغانستان میں) شروع ہونے والی جنگ کا اگلا ہدف کشمیر میں ہونے والی دہشت گردی ہے۔'' برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے دورہ بھارت کے دوران یہ بیان دیا ''بھارت کو بھی دہشت گردی سے نجات دلائی جائے گی۔'' ❷ چنانچہ جنوری 2002ء میں امریکہ نے حکومت پاکستان پر واضح کر دیا کہ وہ اپنی موجودہ کشمیر پالیسی میں مکمل تبدیلی کرے اور اب تک کے تمام اقدامات اور فیصلوں کو واپس لے اور کشمیر کی تحریک آزادی کی حمایت ترک کر کے صورت حال کو کم از کم 1978ء تک واپس لائے اور ساتھ یہ دھمکی بھی دی کہ اگر پاکستان نے کشمیر کی تحریک آزادی کی سیاسی، اخلاقی اور عملی حمایت ترک نہ کی تو اس تحریک کو ختم کرنے اور کچلنے کے لئے بھارت کی مدد کی جا سکتی ہے۔'' عالم بالا سے ''نزول وحی'' کے بعد حکومت پاکستان نے اپنے پہلے موقف کے برعکس فوراً نیا فتوی جاری فرما دیا کہ جہاد بالسیف جہاد اصغر ہے اور ہمیں جہاد اکبر کی

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 25 دسمبر 2001ء صفحہ 14
❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 23 جنوری 2002ء صفحہ 21

ضرورت ہے لہٰذا ہم ملک کے اندر جہادِ اکبر کریں گے۔ یہ جہاد کو ختم کرنے کی دوسری قسط تھی۔

علمی بحث سے ہٹ کر لمحہ بھر کے لئے ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ جہاد بالسیف، جہادِ اصغر ہے اور ملک کے اندر غربت ختم کرنا، جہالت دور کرنا، بیماری دور کرنا، امن و امان قائم کرنا، عوام کو کرپشن سے نجات دلانا، سکول قائم کرنا، ہسپتال کھولنا جہادِ اکبر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ یہ "جہادِ اکبر" حکومت کہاں فرما رہی ہے؟

ملک کے اندر تو وہی غربت، وہی مہنگائی، وہی کرپشن، وہی بیماریاں، وہی قتل و غارت، وہی اغوا، وہی ڈاکے، وہی رشوت، وہی منشیات کے اڈے، وہی شراب و شباب کی خرمستیاں، وہی گلی گلی، محلے محلے غلاظت اور گندگی کے ڈھیر، وہی مسائل اور مشکلات کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ آخر جہادِ اکبر زمین پر ہو رہا ہے یا کہیں فضا میں ہو رہا ہے؟ یا ہمارا معاملہ کہیں ان لوگوں جیسا تو نہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں نشاندہی فرمائی ہے:

﴿ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴾

"وہ اللہ سے دھوکہ کر رہے ہیں اور ان سے بھی جو ایمان لائے ہیں، حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں، لیکن سمجھ نہیں رہے۔" (سورہ بقرہ: آیت 9)

پہلے پاکستان

حالات کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو آج سے پچاس سال قبل پاکستان کا راستہ روکنے کے لئے کانگریسی دانشوروں نے وطن کی بنیاد پر قومیت کا فلسفہ پیش کیا یعنی "پہلے ہندوستان پھر مذہب"۔ علماء کرام نے کتاب وسنت کے دلائل سے یہ ثابت کیا کہ قومیت کی بنیاد وطن نہیں، مذہب ہے۔ "پہلے اسلام پھر وطن" حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے وطن کی بنیاد پر قومیت کے فلسفہ کی مذمت کرتے ہوئے "وطن" کو بت قرار دیا اور وطن کی بنیاد پر قومیت کو مذہب کا کفن کہا۔ علامہ فرماتے ہیں۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے۔

افسوس آج ہم جہاد کا راستہ روکنے کے لئے اس حد تک عقل وخرد سے بیگانہ ہو چکے ہیں کہ ایسے ایسے دلائل خود ہی مہیا کر رہے ہیں جو کسی وقت بھی ہمارے قومی وجود اور قومی سلامتی کے لئے گلے کا پھندا بن سکتے ہیں ''پہلے پاکستان'' کا نعرہ نہ صرف اسلامی قومیت کے تصور کی نفی ہے بلکہ نظریہ پاکستان یا دوسرے لفظوں میں ہمارے وجود کی نفی ہے۔ آیئے ہم اپنا بھولا ہوا سبق ایک دفعہ پھر ذہنوں میں تازہ کرنے کی کوشش کریں۔

اسلام سے قبل بنی نوع انسان واقعی رنگ اور نسل کی بنیاد پر قوموں میں بٹی ہوئی تھی کہیں زبان اور وطن کی بنیاد پر قوموں میں بٹی ہوئی تھی۔ اسلام نے رنگ ونسل اور زبان و وطن کی بنیاد پر قوموں کی تقسیم ختم کر کے ایک نئی تقسیم کا نظریہ پیش کیا۔ وہ نظریہ یہ تھا کہ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے، خواہ کس رنگ کے ہوں ،کس نسل سے تعلق رکھتے ہوں، کون سی زبان بولتے ہوں، کون سے وطن میں رہتے ہوں وہ سب ایک ملت یا ایک قوم ہیں۔ کلمہ توحید کا انکار کرنے والے، خواہ کس رنگ ونسل کے ہوں، کون سی زبان بولتے ہوں یا کون سے ملک میں رہتے ہوں، وہ سب ایک الگ قوم ہیں۔

اسلام نے ایک قومیت کی عملی تعلیم دینے کے لئے ایک بنیادی رکن یعنی حج کا طریق کار ہی ایسا مقرر کر دیا کہ اس کا ذہن میں تصور آتے ہی وطن ، زبان ، رنگ اور نسل کے سارے بت پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ تصور کیجئے مختلف ملکوں، مختلف رنگوں، مختلف نسلوں، مختلف زبانوں اور مختلف علاقائی تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے جب میقات پر پہنچتے ہیں تو امیر وفقیر، شاہ وگدا، عربی وعجمی، شرقی وغربی سارے کے سارے مسلمان ایک ہی لباس ......احرام...... پہن کر ایک ہی زبان ......عربی...... میں ایک ہی کلمہ ......تلبیہ...... کہہ کر ایک ہی گھر ...... بیت اللہ شریف......کی سمت رواں دواں ہو جاتے ہیں......ایک ہی عقیدہ......توحید...... کے حامل افراد ایک ہی مقصد......رضائے الٰہی کے لئے ایک ہی طریقہ......سنت رسول ﷺ...... کے مطابق اپنے سارے امور بجا لاتے ہیں۔ کیا آپ ان سب افراد کو ایک ہی قوم ......قوم رسول ہاشمی......کے علاوہ کسی اور قوم کے نام سے یاد کر سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں!

اہل ایمان کا ایک اللہ، ایک رسول، ایک کتاب، ایک عقیدہ، ایک مقصد حیات اور ایک ہی تہذیب و تمدن ہے لہٰذا ان کا دکھ سکھ، ان کا رنج اور خوشی اور ان کا مرنا جینا بھی ایک ہی ہوگا۔ رنگ و نسل یا زبان وطن کا اختلاف، ان کے اس باہمی تعلق کو نہ کم کر سکتا ہے نہ ختم کر سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴾

''بے شک یہ امت، ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو۔'' (سورہ مومنون، آیت 52)

رنگ و نسل، اور زبان و وطن کی تقسیم سے ماورا ساری دنیا میں اہل ایمان کی اس امت کے باہمی تعلق کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ''بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' (سورہ حجرات، آیت 10) کہہ کر مزید مستحکم کر دیا اور رسول اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات سے ''اخوۃ'' کے اس تعلق کو حقیقی اور خونی رشتوں سے بھی زیادہ گہرا بنا دیا۔ چند ارشاداتِ نبوی ملاحظہ ہوں:

① ''مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، رحم کرنے اور نرمی برتنے میں ایسے ہوتے ہیں جیسے جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی جسم بھی بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

② ارشادِ مبارک ہے: ''ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔'' (بخاری مسلم)

③ ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اس تعلیم کا یہ فطری نتیجہ تھا کہ مکہ کے مسلمان جب اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ پہنچے تو اہل مدینہ نے مہاجرین مکہ کے مصائب و آلام کو اپنے مصائب و آلام سمجھا اور اپنے آرام و سکون کی ہر چیز میں ان کو شریک کر لیا، دوسری طرف جب جنگیں ہوئیں تو مسلمانوں نے اپنے ہی کافر بھائی بندوں کو قتل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ

قومیت اور امت کی بنیاد عقیدہ اور ایمان ہے نہ کہ زبان، رنگ و نسل یا وطن!

افغانستان میں اسلامی امارت کی بنیاد رکھنے اور اس کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں میں افغانستان، پاکستان، مصر، اردن، سوڈان، شام، یمن، کویت، سعودی عرب، بحرین، تیونس، ترکی، الجزائر، تاجکستان، ازبکستان، عراق، بنگلہ دیش کے علاوہ فرانس، سویڈن، تنزانیہ، اٹلی، برطانیہ اور امریکہ کے مسلمانوں کا وجود اسلامی تصور قومیت کا وہ حسین امتزاج ہے جس نے قرون اولی کے معاشرے کی یاد تازہ کردی ہے۔

1972 میں سوویت یونین کی ظالم اور غاصب قوت نے جب افغانستان کے فاقہ کش اور نہتے مسلمانوں پر چڑھائی کی تو اسی اسلامی تصور قومیت کی بنیاد پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا بے چین ہونا اپنی جانوں اور مالوں سے ان کی مدد کرنا ایک دینی فریضہ تھا اس وقت افغانستان میں لڑنے والے مسلمان مجاہد بھی تھے اور خدائی فوجدار بھی تھے۔ آج 2001ء میں جب اسی طرح کی دوسری ظالم اور غاصب قوت امریکہ نے افغانستان پر چڑھائی کی تو اسی اسلامی تصور قومیت کا تقاضا تھا کہ پہلے کی طرح اپنے مسلمان بھائیوں کی جانی اور مالی مدد کی جاتی لیکن افسوس ایک طرف تو ہم اسلامی تعلیمات کے تقاضے پورے نہ کر سکے، دوسری طرف ''پہلے پاکستان'' اور ''ہم خدائی فوجدار نہیں'' کا نعرہ لگا کر اسلامی تصور قومیت اُمَّةً وَّاحِدَةً کی نہ صرف مکمل نفی کی بلکہ وطن کی بنیاد پر قومیت کا جاہلانہ تصور دوبارہ زندہ کر دیا[1]

ان غیر اسلامی نعروں سے ایک قدم آگے بڑھ کر بعض مفتیان کرام نے یہ فتویٰ بھی صادر فرمادیا کہ افغانستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے ہوئے جو لوگ قتل ہوئے ہیں وہ بے مقصد موت مرے ہیں۔ ان مفتیان کرام سے پوچھا جا سکتا ہے کہ آج سے بیس سال قبل اسی افغانستان میں کفار کے خلاف جانیں دینے والے تو شہید تھے لیکن آج اسی افغانستان میں کفار کے خلاف جانیں دینے والے بے مقصد

---

[1] یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بعض حضرات ''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ'' وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے، کو حدیث کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ کی جلد اول، حدیث نمبر 36

موت کیوں مرے؟

جنگ بدر اور جنگ احد میں شہید ہونیوالے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی بعض لوگوں نے بے مقصد موت مرنے کی باتیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں شعور نہیں۔'' (سورہ بقرہ آیت 154) دوسری جگہ فرمایا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔'' (آل عمران، آیت 69)

لمحہ بھر کے لئے غور فرمایئے! اگر آج سے چودہ سو سال پہلے انصار مدینہ ''پہلے مدینہ'' کا نعرہ لگاتے یا عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں مشرق و مغرب میں جہاد کے لئے نکلنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سوچتے کہ ہم خدائی فوجدار نہیں، تو آج مسلمانوں کی تاریخ کیسی ہوتی؟ یقیناً ہم پتھر کے بتوں کو پوج رہے ہوتے اور مرنے کے بعد جہنم کا ایندھن بنتے۔ نَسْتَغْفِرُ اَللّٰهُمَّ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ!

اس غیر اسلامی سوچ اور فکر پر ایک اور پہلو سے بھی غور فرمالیجئے۔ کل کلاں اگر یہی کفار پاکستان پر حملہ کر دیں اور تمام مسلم ممالک ''ہم خدائی فوجدار نہیں'' اور ''پہلے انڈونیشیا''، ''پہلے ایران''، ''پہلے سعودی عرب'' کہہ کر پاکستان کی مدد سے انکار کر دیں تو اپنی بربادی اور ہلاکت کے ذمہ دار ہم خود ہوں گے یا کوئی اور؟ ❶

11 ستمبر کے بعد یہ ہیں وہ سارے فتنے جنہیں ہم نے خود آگے بڑھ کر سینے سے لگایا صرف اس لئے کہ کفار ہم سے خوش ہو جائیں ہماری جان اور پاکستان بچ جائے عالمی برادری میں ہمیں عزت اور وقار ملے آج عملاً صورتِ حال یہ ہے کہ کل تک ''دہشت گردی'' کے خلاف پاکستانی تعاون کو یادگار اور عظیم الشان قرار دینے

---

❶ لیجئے خبر آ گئی ہے کہ حکومت پاکستان نے پاکستان کے ایک سابق صدر کو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ کی صورت میں بیرونی ممالک کی حمایت حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا اور وہ یہ اطلاع لے کر واپس تشریف لائے ہیں ''جنگ کی صورت میں شاید ہی کوئی ملک کھل کر پاکستان کی حمایت کرے۔'' ہفت روزہ تکبیر، یکم جولائی 2002ء۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے!

والا، پاکستان سے دوستی پر فخر جتلانے والا، پاکستان سے دوستی کو لازوال قرار دینے والا امریکہ، ہمارے ازلی دشمن انڈیا کے ساتھ مل کر جنگی مشقیں کر رہا ہے۔ امریکہ کی شہ پر بھارت اپنے دس لاکھ مسلح فوجیوں کو پاکستان کی سرحدوں پر لے آیا ہے تاکہ پاکستان پر دباؤ ڈال کر کشمیر کا مسئلہ امریکہ اور بھارت کی مرضی کے مطابق حل کروایا جاسکے۔ امریکی شہ پر بزدل ہندو پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے بیان دے رہا ہے۔ پاکستان سے دوستی پر فخر کرنے والا امریکہ عملاً خطے میں بھارت کو چوہدری بنانے کے سارے سامان مہیا کر رہا ہے۔ کشمیر میں دہشت گردی (تحریک آزادی) کو روکنے کے لئے امریکی حکام کا لب ولہجہ دھمکی آمیز ہو چکا ہے۔ حکومت یہ اقرار کر چکی ہے کہ پاکستان کی طرف سے مداخلت روک دی گئی ہے۔ الماتے کانفرنس میں پاکستان کے ہاتھ پاؤں باندھنے کا مزید انتظام کر دیا گیا ہے۔ ملک کے اندر کی صورت حال یہ ہے کہ ایف بی آئی کے کارندے طالبان اور القاعدہ کو تلاش کرنے کی آڑ میں پاک سرزمین کے چپے چپے کو روندتے پھرتے ہیں۔ ❶ بلا روک ٹوک جسے چاہیں گرفتار کرتے ہیں گھروں سے جو چاہیں اٹھا لے جاتے ہیں اور پھر گرفتار شدہ ''دہشت گردوں'' کو جس عقوبت خانے میں چاہیں پہنچا دیتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں 55 کے قریب ایف بی آئی نے خفیہ تفتیشی مراکز قائم کر رکھے ہیں جن کے معاملات میں پاکستانی حکام کو بھی مداخلت کی اجازت نہیں ہے۔ ❷ پاکستان کی فضاؤں کے ایک بہت بڑے حصہ پر امریکی کنٹرول ہے۔ ❸ ہماری وزارت داخلہ اور وزارتِ

❶ ہمیں اس غلط فہمی میں ہرگز مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ ایف بی آئی کے کارندوں کی ملک کے اندر گشت کرنے کی سرگرمیاں صرف القاعدہ اور طالبان کو تلاش کرنے اور گرفتار کرنے تک محدود ہیں۔ اسلام آباد سے جاری ہونے والے موقر ماہنامہ ''شہادت'' نے مارچ 2002ء کے شمارے میں ''واشنگٹن پلان'' کے عنوان سے بعض ہوشربا انکشافات کئے ہیں، جن میں بتایا گیا ہے کہ باوثوق ذرائع کے مطابق چند ہفتے قبل امریکی خفیہ اداروں کے ایک اجلاس میں اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ بلوچستان اور سندھ کے علیحدگی پسند اور قوم پرست لیڈروں کی سرپرستی کی جائے تاکہ کسی موقع پر پاکستان، خطہ میں امریکی مفادات میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرے تو ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ذرائع کے مطابق قوم پرست لیڈروں نے گزشتہ سال لندن میں جو کانفرنس منعقد کی تھی اور جس میں وفاق پاکستان کے خلاف زہریلی زبان استعمال کی گئی تھی، اس کی مانیٹرنگ کے لئے امریکی عہدیدار لندن میں موجود تھے۔ بعض ذرائع یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اس اجلاس کا اصل فیصلہ واشنگٹن میں ہوا تھا۔ اس اجلاس کے بعد بعض قوم پرست راہنما امریکی دعوت پر واشنگٹن یاترا بھی کر چکے ہیں جہاں وفاق پاکستان کے خلاف پلان تشکیل دیا گیا تھا، جس پر امریکی بتدریج عمل پیرا ہیں۔

❷ ہفت روزہ تکبیر 31 جولائی 2002ء

❸ کراچی کے پرانے ایئرپورٹ کا ایک بڑا حصہ امریکی فوجوں کے مکمل قبضہ میں ہے جہاں روزانہ دو یا تین ...... باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر

دفاع کے بعض شعبوں اور خفیہ و حساس شعبوں میں بھی امریکی اہل کاروں کا عمل دخل بڑھ چکا ہے۔ ❶ پاکستان پر یہ دباؤ بھی ڈالا جا رہا ہے کہ وہ میزائل تجربات بند کرے۔ ادھر ہندوستان میں حیدر آباد کے مسلمانوں پر دوبارہ قیامت ڈھادی گئی ہے اور پاکستان کو ہندوستان کے خلاف ایک حرفِ احتجاج ریکارڈ کروانے کی ہمت نہیں پڑ رہی۔ حیدر آباد میں ہونے والی دہشت گردی کو کسی بین الاقوامی پلیٹ فارم میں نہ لے جانے کا فدویانہ اظہار تو پہلے ہی پاکستان کر چکا ہے۔ ❷ یہ ہے ہماری گزشتہ پچاس سالہ بداعمالیوں اور نافرمانیوں کا انجام۔ ہر آنے والا دن ہمارے لئے نئے سے نیا فتنہ لے کر آ رہا ہے۔ ہم ہر لحہ فتنوں کی دلدل میں مزید پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ عزت کی بجائے ذلت، خوشحالی کے بجائے بدحالی، امن کے بجائے خوف، اتحاد کے بجائے انتشار، استحکام کے بجائے ضعف نے ہمیں ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ اگر ہم اب بھی سنبھلنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ قانون پیش نظر رکھنا چاہئے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾ ”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) عنقریب اللہ ایسے لوگ لے آئے گا جن سے اللہ محبت کرے اور وہ اللہ سے محبت کریں۔ مومنوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے سخت ہوں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوں۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 54)

جہاد جاری رہے گا:

”دہشت گردی“ کی آڑ میں ائمہ کفر نے جہاد اور مجاہدین کو ختم کرنے کے لئے پچاس سالہ طویل منصوبہ بندی کی ہے جس کی ابتداء افغانستان پر حملہ سے کی گئی ہے۔ طالبان اور القاعدہ کو تتر بتر کرنے کے

باقی حاشیہ گزشتہ صفحہ سے .... امریکی فوجی کارگو طیارے اترتے ہیں۔ اس کے ساتھ خصوصی طیاروں میں آنے والے ایف بی آئی کے کارندے بغیر کسی کارروائی اور لکھائی پڑھائی کے ملک میں داخل ہو رہے ہیں ہفت روزہ تکبیر 31 جولائی 2002ء

❶ ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر (اداریہ) 5 جون 2002ء

❷ اردو نیوز، 15 مارچ 2002ء

بعد پوری دنیا خصوصاً پاکستان کے سرحدی علاقوں سے القاعدہ اور طالبان کے نام پر مجاہدین کو گرفتار کرنے کا سلسلہ پورے زور وشور سے جاری ہے۔ عراق، ایران، یمن، سوڈان، صومالیہ، وغیرہ کے علاوہ دیگر تمام اسلامی ممالک میں اسلامی تحریکوں، اسلامی قوتوں اور اسلامی اداروں کا گلا گھونٹنے اور انہیں مکمل طور پر نیست ونابود کرنے کی زبردست منصوبہ بندیاں ہو رہی ہیں۔ ❶

اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار کی یہ سرگرمیاں کوئی نئی بات نہیں ہزاروں برس پہلے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ''دہشت گردی'' سے نپٹنے کی طویل منصوبہ بندی کی۔ کم از کم چالیس سال (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر نبوت ملنے) تک تو فرعون نے مسلسل معصوم بچوں کو بے دریغ قتل کروایا لیکن اس سارے ظلم اور جبر کے باوجود فرعون جس ''دہشت گرد'' سے خوفزدہ تھا اسے قتل نہ کر سکا بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ''دہشت گرد'' کو خود فرعون کے گھر میں فرعون کے ہاتھوں، فرعون کے خرچ پر لکھایا پڑھایا، جوان کیا اور پھر اسی کے ہاتھوں فرعون کا بیڑا غرق کیا۔ سُبْحَانَ اللّٰهُ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی ائمہ کفر ابو جہل، ابولہب، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ وغیرہ اسلام کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے لیکن داغ حسرت دل میں لئے مرکھپ گئے۔ اسلام الحمد للہ آج بھی زندہ ہے آج کے ائمہ کفر بھی اپنی ساری طاقت، قوت، ٹیکنالوجی، مکر وفریب اور سازشوں کے باوجود اسلام اور جہاد کو مٹانے کی حسرت دل ہی میں لئے مرکھپ جائیں گے۔ ان شاء اللہ اسلام اور جہاد باقی رہے گا۔ ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ ''کافر چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی برا لگے۔'' (سورہ الصف، آیت نمبر 8)

1908ء میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے خلافت اسلامیہ کا خاتمہ کر کے ترکی میں سیکولرازم کی بنیاد

❶ اب امریکہ نے دوٹوک الفاظ میں سعودی عرب کا بھی برائی کا محور قرار دے دیا ہے۔ (نوائے وقت 6 اگست 2002ء) اس سے قبل انٹرنیٹ پر امریکیوں کی طرف سے بیت اللہ شریف پر بمباری کرنے کی تجویز بھی آ چکی ہے۔ (اردو نیوز، 15 مارچ 2002ء)

رکھی اور مسلمانوں میں دینی اقدار اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے اقدامات شروع کئے تو دین اسلام کے علمبردار استقامت اور عزیمت کا پہاڑ بن کر میدان عمل میں آ گئے جن کی قیادت بدیع الزمان نورسی رحمہ اللہ کر رہے تھے۔ مارچ 1919ء میں بدیع الزمان نورسیؒ اور ان کے رفقاء کو حکومت نے گرفتار کرلیا، بغاوت کا مقدمہ چلا، عدالت نے بدیع الزمان کے 19 ساتھیوں کو پھانسی کی سزا سنائی۔ اگلے چند روز میں مزید 15 افراد کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ پھانسی کی سزا سنانے کے بعد عدالت کے جج خورشید پاشا نے بدیع الزمان نورسیؒ سے مخاطب ہو کر کہا ''کیا تم اب بھی ترکی میں اسلامی قوانین کا نفاذ چاہتے ہو؟'' بدیع الزمان نے بڑے سکون اور وقار سے جواب دیا ''اگر مجھے ایک ہزار زندگیاں بھی مل جائیں تو میں اسلام کی خاطر بصد مسرت قربان کر دوں گا، میں سفر آخرت کے لئے پابہ رکاب کھڑا ہوں اور اپنے ان ساتھیوں سے جا ملنا چاہتا ہوں جو پھانسی پا کر تمہارے ظلم وستم سے نجات پا چکے ہیں۔ ذرا اس دیہاتی کا تصور کرو جو استنبول کی عیش وعشرت اور شان و شوکت کی داستانیں زندگی بھر سنتا رہا ہو لیکن اسے دیکھنے کا موقع نصیب نہ ہوا ہو؟ آخرت سے ہمکنار ہونے کے لئے میری بے تابی اور بے قراری کا اندازہ تم اس مثال سے کر سکتے ہو، مجھ پر الزام ہے کہ میں نے دہریوں، ملحدوں اور ان کے اجیر صحافیوں پر تنقید کی ہے میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ جس طرح ایک مجرم کا لبادہ کسی شریف انسان کو زیب نہیں دیتا اسی طرح یورپ کی ثقافت اور نظام حیات استنبول کے لوگوں کے لئے زیبا نہیں۔ اَلْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْفَتْحُ لِلْاِسْلَامِ۔'' [1]

اہل ایمان کے اس جذبہ شہادت کو دنیا کی کون سی قوت شکست دے سکتی ہے؟

ہندوستان میں 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کا جذبہ جہاد ختم کرنے کیلئے ظالم اور غاصب برطانوی استعمار نے قادیانیت کا پودا کاشت کرنے کے علاوہ مسلمان علماء وفضلاء پر جو روح فرسا مظالم ڈھائے ان کی روئیداد پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 2 مئی 1864ء کو انگریزوں کی عدالت نے بغاوت کے مقدمہ میں مولوی محمد جعفر، مولوی محمد یحییٰ اور مولوی محمد شفیع کو سزائے موت سنائی اور ان کے دیگر آٹھ ساتھیوں کو حبس دوام بہ عبور دریائے شور مع ضبطی جائیداد کی سزا سنائی۔

[1] اسلام ایک نظریہ، ایک تحریک، از مریم جمیلہ، صفحہ 222-221

موت کی سزا سننے کے بعد تینوں ''دہشت گرد'' عدالت سے باہر نکلے تو انگریز پولیس کپتان پارسنز نے مولوی یحیی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا ''مولوی! تم کو پھانسی کا حکم ہوا ہے تم کو رونا چاہیے، اتنے خوش کس لئے ہو؟'' مولوی صاحب نے چلتے چلتے جواب دیا ''شہادت کی سزا پر جو ایک مسلمان کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے، تم اسے کیا جانو؟''

پھانسی کی سزا پانے والے تینوں ''دہشت گرد'' اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں بڑے شاداں وفرحاں تھے۔ انگریز دیکھتے تو انگشت بدنداں رہ جاتے۔ آہستہ آہستہ انگریزوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ یہ مجرم تو تختہ دار کو چومنے کے لئے بیقرار ہیں۔ چنانچہ حکومت نے خود ہی عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی کہ ہم اپنے دشمنوں کو منہ مانگی ''سزا'' نہیں دینا چاہتے بلکہ انہیں کالے پانی بھیج کر مصائب اور سختیوں سے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔'' چنانچہ تینوں مجاہدوں کی سزائے موت حبس دوام بہ عبور دریائے شور میں بدل دی گئی۔ [1]

تحریک شہیدین کے سلسلہ کی ایک کڑی مولوی فضل الٰہی وزیر آبادی تھے، جو شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ کے مدرسہ ''دارالحدیث'' کے طالب علم تھے، سرکاری نوکری چھوڑ کر کاروان جہاد میں شریک ہوگئے۔ امیر المجاہدین عبدالکریم چمرکنڈی کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی اور مختصر مدت میں پورے ہندوستان میں سرگرم مجاہدین کا جال پھیلا دیا۔ 7 نومبر 1915ء کو گرفتار ہوئے۔ انگریزوں نے جیل میں شدید سزائیں دیں۔ مقدمہ بغاوت چلا، لیکن ثبوت نہ ملنے پر مولوی صاحب سزائے موت سے بچ گئے۔ رہائی کے بعد وزیر آباد میں چاقو چھریاں بنانے کی فرم قائم کی اور خود سپلائی کے کام پر مامور ہوگئے۔ مال کی سپلائی سے زیادہ تحریک مجاہدین کی خدمت سرانجام دیتے۔ خفیہ پولیس ہر وقت تعاقب میں رہتی۔ بالآخر مولوی صاحب نے قبائلی علاقہ میں ہجرت کا فیصلہ کرلیا۔ قبائلی علاقہ میں پہنچنے کے لئے کوئٹہ کا رخ کیا جیسے جیسے کوئٹہ کے قریب پہنچتے گئے خفیہ پولیس والوں کی نگرانی بڑھتی گئی۔ ایک جنکشن پر سی آئی ڈی کے آدمی گاڑی میں داخل ہوئے اور ایک ایک آدمی سے پوچھنے لگے تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کہاں جانا ہے؟ مولوی صاحب نے خطرہ محسوس کیا، اگلے ڈبہ میں چلے گئے، گاڑی رکی تو اتر کر پلیٹ فارم پر قلیوں کے ساتھ بیٹھ کر حقہ

[1] سید بادشاہ کا قافلہ، صفحہ 272-279

پینے لگے۔ گاڑی چلی تو پھر سوار ہو گئے۔ کوئٹہ پہنچے تو دیکھا کہ خفیہ پولیس والے چپے چپے پر کھڑے آنے جانے والوں کو چیک کر رہے ہیں۔ سرحد پار کرنا جان جوکھوں کا کام تھا۔ قینچی اور شیشہ گٹھڑی سے نکالا اور داڑھی چھوٹی کی، کٹے ہوئے بال ہاتھ میں لئے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہ الٰہی میں عرض کی "یا اللہ! تیرے نبی کی سنت سمجھ کر تیری رضا کے لئے داڑھی رکھی تھی اب تیری رضا کے لئے کاٹ رہا ہوں۔ کوئٹہ کی سرحد پار کرنے کا موقع نہ مل سکا تو پشاور کا رخ کیا۔ پشاور میں ایک مجاہد کے گھر پر چند دن گزارے وہاں سے چارسدہ پہنچے، وہاں سے ایک تانگے کا کوچبان بن کر آزاد علاقہ چمرکنڈ میں پہنچ گئے۔ اس وقت مولوی عبدالکریم قنوجی امیر المجاہدین تھے۔ انہوں نے مولوی فضل الٰہی کو اپنا نائب امیر نامزد کر لیا۔ مولوی عبدالکریم 1921ء میں فوت ہوئے تو امارت کی ذمہ داری مولوی فضل الٰہی پر آپڑی۔ مولوی صاحب نے تحریک مجاہدین کو خود کفیل بنانے کے لئے آزاد علاقہ میں ایک دینی مدرسہ، ایک ہسپتال، ایک اسلحہ ساز فیکٹری، ایک کپڑے کا کارخانہ اور ایک پندرہ روزہ اخبار "المجاہد" نکالنے کا وسیع منصوبہ بنایا۔ مجاہدین اسلحہ اور کپڑے کے کارخانوں کی مشینیں پشاور سے اونٹوں پر لا رہے تھے مخبری ہو گئی، مجاہدین گرفتار کر لئے گئے، سامان ضبط ہو گیا اور یوں یہ عظیم منصوبہ غداروں کی نذر ہو گیا۔ دینی درسگاہ اور پریس قائم ہو چکے تھے جو اپنا کام کرتے رہے۔

1936ء میں مولوی صاحب نے یاغستان کا خفیہ دورہ کیا اور 1938ء میں وزیرستان کا دورہ کیا جہاں انگریزوں سے معرکہ آرائی بھی ہوئی اس کے بعد مولوی صاحب نے پورے برصغیر کے خفیہ دورے شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ لمبی داڑھی، بڑی بڑی مونچھیں، کندھوں تک لٹکتی زلفیں، نصف پنڈلیوں کو چھوتا کرتا، سر پر درویشی کلاہ، ہاتھوں میں موٹے دانوں کی مالا، پاؤں میں دیسی جوتے ایک ان پڑھ ملنگ کے روپ میں تحریک مجاہدین کو منظم کرتے کرتے کلکتہ جا پہنچے اور ایک مسجد میں جا کر ڈیرہ لگا لیا۔ مسجد کے امام مولانا محمد یوسف نے "ملنگ" کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی اور مسجد کا حجرہ ملنگ کے لئے وقف کر دیا۔ ایک روز جہاد کا ایک شوقین عبدالغنی امام مسجد کے پاس آیا۔ امام صاحب نے اسے "ملنگ" کے ہاتھ پر بیعت جہاد کرنے کی ترغیب دلائی تو عبدالغنی بھڑک اٹھا "میں اہل حدیث ہوں، ہم لوگ قلندروں اور ملنگوں کو اپنا مرشد نہیں مانتے، میں نے جب بھی بیعت کی مولوی فضل الٰہی کے ہاتھ پر ہی کروں گا۔" (یاد رہے کہ مولوی فضل الٰہی

مسلکاً اہل حدیث تھے) آخر ایک روز عبدالغنی نے اس شرط پر ملنگ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ جب مولوی فضل الٰہی وزیرآبادی ملے تو میری بیعت منسوخ سمجھی جائے گی۔ ملنگ نے عبدالغنی سے ان الفاظ میں بیعت لی "وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا، نماز کی پابندی کرے گا، اپنی زندگی میں کم از کم ایک دشمن خدا (انگریز) کو ضرور قتل کرے گا۔ ہندوستان میں منہاج نبوت پر اسلامی حکومت قائم کرنے کی جدوجہد کرے گا اور جہاد کا وقت آ گیا تو اپنا گھربار، جان و مال اور اولاد ہر شے راہ حق میں قربان کر دے گا۔" امیر المجاہدین نے بنگال اور بہار کا دورہ اسی بھیس میں مکمل کیا۔ یہ جنگ عظیم دوم کا زمانہ تھا۔ ظالم اور غاصب برطانوی استعمار سے آزادی کو یقینی بنانے کے لئے امیر المجاہدین نے ایک انقلابی فیصلہ کیا۔ حج کی تیاری شروع کر دی سمندری جہاز میں ایک بوڑھا کھوسٹ سی آئی ڈی کا کارندہ حاجیوں کے لباس میں پاس آ کر بیٹھ گیا اور بڑی لجاجت سے پوچھنے لگا حضرت کا نام کیا ہے؟ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ کس جہاز سے واپسی ہوگی؟ مولوی فضل الٰہی کی چھٹی حس فوراً جاگ اٹھی۔ بڑے سکون اور اطمینان سے جواب دیا "میرا نام حمید الدین ہے، اجمیر شریف کا ملنگ ہوں، حج پر جا رہا ہوں واپسی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" سی آئی ڈی کا بوڑھا انسپکٹر گھورتے ہوئے بولا "میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، کیا آپ فضل الٰہی نہیں ہیں؟ 1914ء میں، مَیں نے ہی آپ کو گرفتار کیا تھا اور آپ تین سال جالندھر جیل میں رہے تھے۔" "کون فضل الٰہی؟ وہ کوئی اور آدمی ہوگا، تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" امیر المجاہدین نے کہا "ملنگ آدمی ہوں، ملنگوں کو ان باتوں سے کیا واسطہ؟ انٹیلی جنس افسر نے پھر ایک گہری نظر ڈالی اور چلا گیا۔

امیر المجاہدین اٹھے، وضو کیا، دو رکعتیں ادا کیں اور بارگاہ ایزدی میں دست دعا پھیلا دیئے "یا اللہ! تیرے گھر کی زیارت کے لئے نکلا ہوں، ہندوستان کو دارالکفر سے دارالاسلام بنانے کی کوشش کر رہا ہوں کامیابی عطا فرما اور دشمن کے شر سے محفوظ رکھ۔ دعا مانگ کر سجدے میں گر گئے دیر تک روتے رہے حتیٰ کہ بے ہوشی طاری ہوگئی، ہوش میں آئے تو فرمایا "اللہ نے ایک تدبیر سجھائی ہے ہم اپنے آپ کو اسی ذات کے حوالے کرتے ہیں۔"

جدہ بندرگاہ پر اترے، بندرگاہ سے نکلنے کے بعد حاجیوں کے ہجوم میں چھپتے چھپاتے نکل کر سیدھے اٹلی کے سفارت خانہ پہنچ گئے۔ اپنا تعارف کروایا اور کہا ''ہندوستان کی آزادی کے لئے میسولینی اور ہٹلر سے ملنا چاہتا ہوں۔'' اطالوی سفیر ان کے نام اور کام سے واقف تھا اس نے ان کے اٹلی سفر کا انتظام کر دیا۔ اٹلی پہنچ کر امیر المجاہدین افغانستان کے معزول حکمران امان اللہ خان کے مہمان ہوئے۔ ان کی وساطت سے میسولینی سے ملاقات کی اٹلی سے برلن پہنچے اور وہاں ہٹلر سے ملاقات کی۔ امیر المجاہدین کی حیثیت سے ہٹلر کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے وہاں سے امیر المجاہدین اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ جدہ پہنچے۔ حج ادا کیا۔ دوران حج سلطان عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ سے بھی ملاقات کی۔

واپس ہندوستان تشریف لائے تو انگریز کی خفیہ پولیس شکاری کتوں کی طرح پھر پیچھے لگ گئی۔ مولوی صاحب نے تمام خطرات کو انگیز کرتے ہوئے سارے ہندوستان میں جگہ جگہ جماعت مجاہدین کی شاخیں قائم کیں۔ قیام پاکستان کے حوالہ سے قائداعظم محمد علی جناح ؒ سے ملاقات کی اور پاکستان میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کا عہد لیا جس کے بعد تحریک مجاہدین کے کارکن پاکستان کا پیغام لے کر پورے ہندوستان میں پھیل گئے۔ آزادی ہند کے ساتھ ہی پاکستان کا قیام بھی عمل میں آ گیا۔ مجاہدین کی قربانیاں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اور برطانوی استعمار ذلیل و رسوا ہو کر واپس اپنے وطن برطانیہ لوٹ گیا۔ [1]

مجاہدین کی یہ حکایات جنوں اس دور کی ہیں جب اپنی حکومت میں سورج غروب نہ ہونے کا زعم باطل رکھنے والی غاصب اور ظالم برطانوی حکومت کے کارندے گھر گھر گلی گلی محلّہ محلّہ مجاہدین کو سونگھتے پھرتے تھے۔ اپنے سارے جبر و قہر اور ظلم کے باوجود کفار نہ اس وقت جذبہ جہاد ختم کر سکے نہ آج ہی کر سکیں گے۔ مجاہدین ساری دنیا میں نقد جاں لئے آج بھی جہادی میدانوں میں جہاد اور شہادت کی ایسی سنہری داستانیں رقم کر رہے ہیں کہ آنے والی نسلیں ان داستانوں سے یقیناً اپنے ایمان کو جلا بخشیں گی۔ یہ تو ابھی کل کی بات ہے کہ افغانستان کی جیلوں میں بے پناہ ظلم و ستم سہنے اور مشقتیں اٹھانے والے پاکستانی قیدیوں نے پشاور آتے ہی یہ بیان دیا کہ ہم ملا عمر یا کسی اسامہ کو نہیں جانتے ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے

[1] مولوی فضل الٰہی رحمہ اللہ کی جہادی سرگرمیوں کی تفصیل، آبادشاہ پوری کی کتاب ''سید بادشاہ کا قافلہ'' سے لی گئی ہے۔

افغانستان گئے تھے۔دوبارہ موقع ملا تو پھر اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ ❶ مسلمانوں کا یہ جذبہ جہاد اور شوق شہادت قیامت تک زندہ اور پائندہ رہے گا۔ان شاء اللہ!

بلاشبہ آج مجاہدین کو کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں انتہائی نامساعد حالات کا سامنا ہے۔ کفار کی خفیہ ایجنسیوں کے کارندے ہر جگہ بلا روک ٹوک دندناتے پھر رہے ہیں اور مجاہدین کو گرفتار کر کے انتہائی ذلت آمیز اور اذیت ناک طریقہ سے ہزاروں میل دور کیوبا کے عقوبت خانہ ''گوانتانامو'' میں پہنچا رہے ہیں جہاں ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ زہریلی ادویات، ایٹمی اور جراثیمی ہتھیاروں کے تجربات ان پر کئے جا رہے ہیں۔ ❷ کفار کے اس ظلم وتشدد کے طوفان کی وجہ سے یہ تو ممکن ہے کہ مجاہدین کی سرگرمیوں کی رفتار کچھ کم ہو جائے (اور یہ بھی ممکن ہے کہ ردعمل کے طور پر مزید بڑھ جائے) لیکن جہاد کو ختم کرنا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا اللہ تعالیٰ کے نظام کائنات میں طلوع سحر کو روکنا ناممکن ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی ہے کہ اسلام قیامت تک قائم رہے گا کیونکہ مسلمانوں کی ایک جماعت (ہمیشہ) اس کے لئے جہاد کرتی رہے گی۔ (مسلم) زمین وآسمان بدل سکتے ہیں لیکن رسول اکرم ﷺ کے ارشادات میں ذرہ برابر فرق نہیں آ سکتا۔ جہاد ان شاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک مسلمانوں کے ہاتھوں روم فتح نہیں ہو جاتا اور پوری عیسائی دنیا مغلوب نہیں ہو جاتی اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال قتل نہیں ہو جاتا اور یہودیت کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا اور ساری دنیا پر اسلام کا پرچم بلند نہیں ہو جاتا۔

آخر میں ہم جہاد کے حوالہ سے سقوطِ روم سے قبل دمشق میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہونے والے خوں ریز معرکہ کا یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے

---

❶ تکبیر 23 مئی 2002ء، صفحہ 23

❷ قیدیوں کو بھوکا رکھنے کے علاوہ ان کے جسموں کو تیز دھار آلوں سے کاٹا جاتا ہے جسم کے نازک حصوں پر بجلی کے کرنٹ لگائے جاتے ہیں، جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور بھوکے کتے ان پر چھوڑے جاتے ہیں یہ ہے دنیا کی سب سے مہذب قوم ہونے کا دعویٰ کرنے والی قوم کی تہذیب بربریت ''چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر''

ارشادفرمایا ہے کہ اس معرکہ میں مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا ایک تہائی لشکر مارا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے۔ایک تہائی فتح پائیں گے اور وہ کبھی کسی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔(مسلم) رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کو سامنے رکھتے ہوئے جس کا جی چاہے وہ جہاد سے فرار کا راستہ اختیار کرے اور جس کا جی چاہے وہ کافروں کے مقابلہ میں ڈٹ جائے۔کفار کے مقابلہ میں ڈٹنے والوں کے لئے دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی تو یقینی ہے۔فتح یا شہادت! اَلْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْفَتْحُ لِلْاِسْلَامِ!

ترقی پسندی اور رجعت پسندی،......دو متضاد نظریئے:

ہمارے ہاں دو اصطلاحات ترقی پسندی اور رجعت پسندی طویل عرصہ سے استعمال ہو رہی ہیں۔ معاشرے کا دین بیزار، سیکولر اور لبرل طبقہ اپنے آپ کو ترقی پسند کہلاتا ہے۔اور اس کے مقابلہ میں دیندار طبقہ کو تہذیب جدید سے ناآشنا، تنگ نظر، جاہل اور غیر ترقی یافتہ سمجھتے ہوئے رجعت پسند یا بنیاد پرست سمجھتا ہے۔ جہاد افغانستان کے بعد جب امریکہ نے مجاہدین کی سرگرمیوں سے خطرہ محسوس کرنا شروع کیا تو ان کو بدنام کرنے کے لئے بنیاد پرست، رجعت پسند اور انتہاء پسند جیسی اصطلاحات بکثرت استعمال کرنی شروع کر دیں جن سے مجاہدین کے جاہل، غیر مہذب اور ڈاکو ہونے کا تاثر دیا جاتا جبکہ خود اپنے لئے امریکہ اور مغربی اقوام ترقی یافتہ اقوام جیسے الفاظ استعمال کرتی ہیں جن سے ان کی مراد مہذب، وسیع النظر اور پڑھی لکھی اقوام ہیں۔

ہم یہاں ان دو مختلف فلسفوں کا پس منظر مختصر الفاظ میں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں غلبہ حاصل کرنے والی مغربی اقوام نے ہیگل کے فلسفہ تاریخ کی روشنی میں ترقی کے مفہوم کا تعین کیا۔ہیگل کا فلسفہ یہ تھا کہ جب کوئی قوم اس دنیا میں غالب آتی ہے تو اس کی تہذیب کی خوبیاں اور خامیاں دونوں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں، لیکن جب اس قوم کو زوال آتا ہے تو اس تہذیب کی خوبیاں، باقی رہتی ہیں اور خامیاں مٹ جاتی ہیں اور ان خامیوں کی جگہ کچھ دوسرے اعلیٰ نظریات جگہ لے لیتے ہیں۔اور یوں تہذیب جدید، تہذیب قدیم کی نسبت زیادہ بہتر اور ترقی یافتہ شکل میں سامنے آتی

ہے اس لئے ہر آنے والا زمانہ گزشتہ زمانہ کی نسبت زیادہ مہذب، زیادہ ترقی یافتہ اور خوب تر ہوتا ہے۔ انیسویں صدی میں ڈارون نے جو نظریہ ارتقاء پیش کیا اس کا خلاصہ بھی یہی تھا کہ اس رزم گاہ حیات میں بقاء صرف اسی کے لئے ہے جو خوب تر ہے اور جو کم تر ہے اس کے لئے فنا ہے۔ یعنی کسی تہذیب کی بقاء اور غلبہ بذاتِ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ سب سے زیادہ اعلیٰ اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ یہی نظریہ مارکس نے بھی پیش کیا۔ ہیگل، ڈارون اور مارکس کے یہ نظریات اہل مغرب کے ذہنوں پر اس طرح چھا گئے کہ ان کے نزدیک ہر گزرنے والا دن خامیوں، کمزوریوں اور انحطاط کا حامل ہے اور ہر آنے والا دن خوبیوں، اچھائیوں اور ترقی کا حامل ہے، لہٰذا مغرب یا مشرق میں ہیگل، ڈارون اور مارکس کے نظریہ کا پیروکار ہر شخص اپنے آپ کو ترقی پسند کہلانے میں فخر اور عزت محسوس کرتا ہے۔

دوسرا فلسفہ وہ ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

اسلام کا فلسفہ حیات یہ ہے کہ ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ "زمانے کی قسم! انسان یقیناً خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک اعمال کئے، حق کی (ایک دوسرے کو) تاکید کی اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔" (سورۃ العصر، آیت 1-6)

اس سورۃ کی رُو سے اہل ایمان کے علاوہ باقی سارے لوگوں کے لئے ہر آنے والا دن تنزل، انحطاط، خسارے اور گمراہیوں کا دن ہے۔

قرآن مجید کی اس آیت کی مزید تفسیر، رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث شریف سے ہوجاتی ہے "میری امت میں بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جوان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر ان کا زمانہ جوان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہیں چاہے گا لیکن وہ خوامخواہ گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے، لوگ ان پر اعتماد نہیں کریں گے۔ نذر مانیں گے، لیکن پوری نہیں کریں گے، اور (حرام مال کھا کھا کر) خوب موٹے ہوں گے۔" (بخاری، کتاب المناقب)

ارشادِ نبوی کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ ایمان، عقیدہ، اخلاق، کردار، شرافت، انسانیت، امانت،

دیانت، تہذیب، تمدن اور کلچر ہر اعتبار سے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ مبارک، بعد میں آنے والے سارے زمانوں سے اعلیٰ افضل، مہذب، ترقی یافتہ اور بہترین زمانہ ہے۔ آپ ﷺ کے بعد جیسے جیسے زمانہ گزرتا جائے گا بگاڑ، تنزل، انحطاط اور فتنوں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ لوگ ایمان، عقیدہ، اخلاق، کردار، شرافت، انسانیت، تہذیب، تمدن، کلچر ہر اعتبار سے خسارے میں ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے یہی بات ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے "ہر آنے والا دن تمہارے آج کے دن سے بدتر ہوگا۔" (بخاری) لہٰذا ہر مسلمان زندگی کے ہر معاملہ میں ہدایت اور راہنمائی کے لئے چودہ سو سالہ پرانی شریعت محمدی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس دین سے وابستہ سمجھتا ہے جس کی بنیاد پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے رکھی تھی۔ آپ ﷺ کے بعد خلافت راشدہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہمارے لئے مثالی زمانہ ہے۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان کو نہ صرف رجعت پسند اور بنیاد پرست کہلانے میں فخر اور عزت محسوس کرنی چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اس بنیاد پرستی اور رجعت پسندی پر زندگی بھر قائم رکھے، اسی بنیاد پرستی پر موت دے اور قیامت کے روز اسی بنیاد پرستی پر دوبارہ اٹھائے۔

قارئین کرام! ترقی پسندی اور رجعت پسندی دو الگ الگ عقیدے اور الگ الگ نظریئے ہیں ترقی پسند ہیگل، ڈارون اور مارکس کے پیروکار ہیں جبکہ رجعت پسند پیغمبر اسلام سرور عالم، ہادی برحق حضرت محمد ﷺ (فداہ امی وابی) کے پیروکار ہیں۔ اب ہر مسلمان کو دوٹوک فیصلہ کر لینا چاہئے کہ وہ ترقی پسند کہلا کر ائمہ کفر کا ساتھ دینا چاہتا ہے یا رجعت پسند کہلا کر پیغمبر اسلام کا ساتھ دینا چاہتا ہے:

بتاؤ تم کس کا ساتھ دو گے؟
اُدھر ہے شیطان ، اِدھر خدا ہے
اُدھر قبیلہ ابوجہل کا ، اِدھر محمد (ﷺ) کا قافلا ہے
بتاؤ تم کس کا ساتھ دو گے؟



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

يَا عِبَادَ اللّٰهِ !

فَاثْبُتُوْا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ کے بندو!

(فتنوں کے دوران)

ثابت قدم رہنا۔''

(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ

پہلا حصہ

ظُهُوْرُ الْفِتَنِ

فتنوں کا ظہور

(اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا بِكَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ)

مسئلہ 1 قیامت سے پہلے فتنے بارش کے قطروں کی طرح پے در پے ظاہر ہوں گے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ؓ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى ؟ قَالُوْا لَا ، قَالَ : فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا "جو میں دیکھتا ہوں کیا تم دیکھتے ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "نہیں!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الفتن ، باب قول النبی ﷺ ویل للعرب

مَسئله 2 قیامت کے قریب ہر طرف فتنے ہی فتنے اور مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلاَءٌ وَ فِتْنَةٌ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے قریب) دنیا میں سوائے مصیبتوں اور فتنوں کے کچھ باقی نہیں رہ جائے گا۔اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 3 جیسے جیسے قیامت قریب آئے گی، ویسے ویسے فتنے بڑھتے جائیں گے۔

عَنْ زُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ﷺ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اِصْبِرُوْا فَاِنَّهُ لاَ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِىْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج کی طرف سے جو مصیبتیں ہمیں پہنچی تھیں ان کا شکوہ کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبر کرو، تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر آنے والا دن تمہارے آج سے بدتر ہوگا حتی کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



---

❶ كتاب الفتن ، باب شدة الزمان (3260/2)

❷ كتاب الفتن ، باب لا يأتي زمان الا الذي بعده شر منه

شِدَّةُ الْفِتَنِ

فتنوں کی شدت

مَسئلہ 4 قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنے اتنے شدید ہوں گے کہ زندہ لوگ مُردوں پر رشک کریں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزرے گا تو کہے گا کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی وضاحت موجود ہے کہ انسان یہ تمنا اپنی دینداری کی وجہ سے نہیں کرے گا بلکہ دنیا کے مصائب و آلام سے تنگ آ کر کرے گا۔

مَسئلہ 5 بعض فتنے ایسے تند و تیز ہوں گے کہ وہ مسلمانوں کی ہر چیز مثلاً دین، ایمان، معاشرت، تہذیب، تمدن وغیرہ کو بہا لے جائیں گے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ هُوَ یَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلاَثَةٌ لاَّ یَکَدْنَ یَذَرْنَ شَیْئًا وَ مِنْهُنَّ فِتَنٌ کَرِیَاحِ الصَّیْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَ مِنْهَا کِبَارٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فتنے شمار کرتے ہوئے فرمایا ''ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے ان میں سے بعض فتنے ایسے بھی ہوں گے جو گرمی کی آندھیوں کی طرح ہوں گے ان میں سے کچھ چھوٹے ہوں گے کچھ بڑے ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الفتن ،باب، لا تقوم الساعة حتی یغبط اهل القبور

[2] کتاب الفتن و اشراط الساعة،

مَسئلہ 6 قیامت سے پہلے ایسے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے جن کا انسان تصور تک نہیں کر سکتا۔

مَسئلہ 7 اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگ ہی ان فتنوں سے بچ پائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَ يُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَ اِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ ، جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَ اِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ ، وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ ، فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يَاْتُوْا اِلَيْهِ وَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ ، وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ ، فَلْيُطِعْهُ مَااسْتَطَاعَ . فَاِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ ، فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ''مجھ سے پہلے تمام انبیاء پر اپنی امتوں کو نیکی کی باتیں بتانا اور برائی سے ڈرانا واجب تھا اس امت کی ابتداء میں تو عافیت ہے لیکن آخر وقت میں ایسی ایسی مصیبتیں اور تکلیفیں آئیں گی جن کا تم اندازہ نہیں کر سکتے پھر ایک ایسا فتنہ آئے گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو خوشنما بنائے گا (یعنی پہلے فتنے میں اضافہ کر دے گا) مومن کہے گا یہ فتنہ تو مجھے ہلاک کر ڈالے گا لیکن وہ فتنہ گزر جائے گا پھر دوسرا فتنہ آئے گا اور مومن پھر یہی کہے گا کہ یہ فتنہ مجھے ہلاک کر ڈالے گا لیکن وہ بھی گزر جائے گا پس جسے جہنم سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا پسند ہو اسے موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے ساتھ پسند کرتا ہو جس امام (یعنی حاکم) کی بیعت کرے اور عہد دے دے تو پھر جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے اور اگر اس کے مقابلے میں کوئی دوسرا امام (بغاوت کر کے)

---

[1] کتاب الفتن ، باب مایکون من الفتن (3195/2)

آئے تو دوسرے کی گردن ماردو (تاکہ مزید فتنے پیدا نہ ہوں)'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 8 **بعض فتنے ایسے شدید ہوں گے کہ ان کی طرف دور سے جھانکنے والا بھی فتنوں میں مبتلا ہو جائے گا۔**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيْهَا مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ بیٹھا ہوا کھڑے شخص سے بہتر ہوگا۔ کھڑا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص دور سے بھی ان فتنوں کی طرف جھانکے گا وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا اس وقت جو شخص جہاں کہیں پناہ کی جگہ پائے، پناہ حاصل کر لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 9 **فتنوں کی شدت کا یہ عالم ہوگا کہ ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا، ایک آدمی شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح ہوتے ہوتے کافر ہو جائے گا۔**

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 58 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 10 **فتنوں کے دوران ایمان پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہوگا جتنا آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا مشکل ہوتا ہے۔**

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ ، اَلصَّبْرُ فِيْهِنَّ كَقَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهَا اَجْرُ خَمْسِيْنَ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ اَوْ خَمْسِيْنَ مِنَّا ؟ قَالَ : ((خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ [2] (صحيح)

---

[1] كتاب الفتن ، باب تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم

[2] مجمع الزوائدالجزء السابع ، رقم الحديث 12216



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے بعد صبر کرنے کے دن آئیں گے ان میں صبر کرنا ایسا ہی (مشکل) ہوگا جیسا آگ کا انگارہ مٹھی میں لینا۔ اس وقت صبر کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا پچاس آدمی ان میں سے یا ہم میں سے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے'' اسے بزار نے روایت کیا۔

مَسئلہ 11 **قیامت کے فتنے اس قدر شدید ہوں گے کہ لوگ دجال کی تمنا کرنے لگیں گے تاکہ جلدی جلدی قیامت قائم ہو۔**

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَنَّوْنَ فِيْهِ الدَّجَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنَ الْعَنَاءِ وَ الْعَنَاءِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ دجال کے آنے کی تمنا کرنے لگیں گے۔'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایسا کیوں ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس وقت (فتنوں کی وجہ سے) ایسا ہی ہوگا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



[1] مجمع الزوائد الجزء السابع ، رقم الحديث 12231

ذَهَابُ الْعِلْمِ

علم کا اُٹھ جانا

مسئلہ 12 علم دین کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہونا قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدِیِ السَّاعَةِ لَأَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْهَا الْجَهْلُ وَ یَرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَ یَکْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ وَ الْهَرْجُ الْقَتْلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت چھا جائے گی، علم (دین) اُٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ یَظْهَرَ الْجَهْلُ وَ یَکْثُرَ الْهَرْجُ)) قِیْلَ : وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ علم اٹھالیا جائے گا جہالت پھیل جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قتل'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 علماء کی اموات کثرت سے ہوں گی جس کی وجہ سے علم دین اٹھتا چلا جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 93 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



[1] کتاب الفتن ، باب ظهور الفتن
[2] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 209

عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ
والدین کی نافرمانی

مسئلہ 14 قیامت کے قریب اولاد اپنے والدین کی نافرمان اور گستاخ ہو جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتَی السَّاعَةُ ؟ فَقَالَ : ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا ، اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ، وَاِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ ، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ، وَ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْیَانِ ، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ)) فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ...... اَلْآیَةُ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھنے لگا ''یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟'' رسول اللہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا ''قیامت کے بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی تمہاری طرح مجھے بھی اس کا علم نہیں) لیکن میں تجھے اس کی بعض نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب عورت اپنا مالک (یعنی نافرمان اولاد) جنے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے قیامت کا وقت ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، بارش وہی برساتا ہے (یعنی اسی کو علم ہے کہ بارش کب ہوگی) ماؤں کے رحموں میں جو کچھ ہے اسے بھی وہی جانتا ہے کوئی شخص نہیں جانتا کل وہ کیا کرے گا (اللہ جانتا ہے) نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا (اللہ جانتا ہے)'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

وضاحت: ① مذکورہ آیت سورہ لقمان کی ہے، آیت نمبر 34 ② یاد رہے والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

[1] کتاب الفتن ، باب اشراط الساعة (3268/2)

فُقْدَانُ الْعَمَلِ

عمل کا ناپید ہونا

مسئلہ 15 قیامت کے قریب قرآن و حدیث پڑھے اور پڑھائے جائیں گے لیکن ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ ﷺ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَ نَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ نُقْرِئُهُ اَبْنَاءَ نَا وَ يُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؟ قَالَ : ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى يَقْرَءُ وْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا ؟)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا۔'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! علم کیسے اُٹھ جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنی اولاد کو قرآن پڑھاتے ہیں اور وہ آگے اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے ، میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل کو پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب الفتن ، باب ذهاب القرآن والعلم (3272/2)

رَفْـعُ الْأَمَـانَـةِ

امانت کا اٹھ جانا

مَسئلہ 16 قیامت سے قبل ایسا وقت آئے گا کہ اچھا بھلا ایماندار آدمی راتوں رات بے ایمان ہو جائے گا۔

مَسئلہ 17 ایمانداری اس طرح ختم ہوگی کہ ایمانداری کی مثال دینے کے لئے صرف ایک آدھ آدمی زندہ ہوگا۔

مَسئلہ 18 بظاہر بڑے بڑے عقلمند، مدبر اور ایماندار نظر آنے والے لوگ بھی بباطن بے ایمان ہوں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى فِيْهَا اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَ يُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلاَ يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلاَنٍ رَجُلاً اَمِيْنًا وَ يُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَ مَا اَظْرَفَهٗ وَ مَا اَجْلَدَهٗ وَ مَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَ لَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَ لاَ اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَيَّ الْاِسْلاَمُ وَ اِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَ اَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلاَّ فُلاَنًا وَ فُلاَنًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک (اچھا بھلا ایماندار) آدمی (رات کو) سوئے گا اور اس کے دل سے ایمانداری نکال لی جائے گی بس ایک سیاہ داغ کی طرح ایمانداری کا

[1] كتاب الفتن ، باب اذا بقي في حثالة من الناس

نشان باقی رہ جائے گا اگلے روز سوئے گا تو (رہی سہی) ایمانداری بھی اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور صرف آبلہ کی طرح ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا جس طرح (آگ کا) ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لگانے سے آبلہ پھول جاتا ہے جس کا نشان تو ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا (قیامت کے قریب) لوگ خرید وفروخت کریں گے لیکن ان میں ایمانداری نہیں ہوگی یہاں تک کہ (ایماندار آدمی کی صرف مثال باقی رہ جائے گی) لوگ کہیں گے کہ فلاں خاندان میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے (اور حال یہ ہوگا) کہ ایک آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے فلاں بڑا عقل مند ہے، بڑے ظرف والا ہے، بڑا بہادر ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ پر ایک ایسا وقت گزر چکا ہے کہ مجھے اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ کس سے تجارت کروں کس سے نہ کروں اگر مسلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کرتا کہ وہ بے ایمانی نہ کرے، عیسائی ہوتا تو اس کے حاکم اسے مجبور کرتے کہ وہ بے ایمانی نہ کرے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں (یعنی ایک دو آدمیوں) کے ساتھ ہی تجارت کرتا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : امانت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔'' (طبرانی)



شَهَادَةُ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی

مسئلہ 19 قیامت کے قریب جھوٹی گواہیاں عام ہوں گی اور سچی گواہی دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَ فَشُو التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ قَطْعُ الْاَرْحَامِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَ ظُهُوْرُ الْقَلَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحيح)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی ❶ جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا ❷ تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی ❸ قطع رحمی ❹ جھوٹی گواہی دینا ❺ سچی گواہی کو چھپانا اور ❻ قلم کا ظاہر ہونا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانُ الْحَقِّ .)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دینے والے اور حق کو چھپانے والے ہوں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



❶ اشراط الساعة في مسند الامام احمد، تاليف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 3869

❷ اشراط الساعة ، تاليف الدكتور عز الدين حسين الشيخ ، رقم الصفحه 60

ضِيَاعُ الْعَهْدِ
وعدہ کو ضائع کرنا

مَسئلہ 20 قیامت کے قریب لوگ وعدہ کی پروانہیں کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً ، وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ ، فَاخْتَلَفُوْا ، وَ كَانُوْا هٰكَذَا ؟)) (وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ) قَالُوْا : كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِذَا كَانَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ ، وَ تَدْعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ عَلٰى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ اَمْرَ عَوَامِّكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا کیا حال ہوگا جب ایسا وقت آئے گا کہ (نیک) لوگ برے لوگوں سے الگ کردیئے جائیں گے اور صرف برے ہی باقی رہ جائیں گے وعدہ اور امانت خلط ملط ہوجائیں گے (یعنی ان کی پروا نہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ جائیں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے۔“ اور آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: وعدہ کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جسے اپنے وعدہ کا لحاظ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔“ (احمد)

---

[1] ابواب الفتن ، باب التثبت فی الفتنة (3196/2)

قَطِیْعَةُ الرَّحِمِ
قطع رحمی

مَسئلہ 21 قیامت کے قریب قطع رحمی عام ہوگی۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِیْمَ الْخَاصَّةِ وَ فَشُوَ التِّجَارَةِ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَی التِّجَارَةِ وَ قَطْعُ الْاَرْحَامِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَ ظُهُوْرُ الْقَلَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی 1 جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا 2 تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی 3 قطع رحمی 4 جھوٹی گواہی دینا 5 سچی گواہی کو چھپانا اور 6 قلم کا ظاہر ہونا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِیْمُ الْخَاصَّةِ وَ تَفْشُوا التِّجَارَةُ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَی التِّجَارَةِ وَ تُقْطَعُ الْاَرْحَامُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے جان پہچان والوں کو سلام کرنا، تجارت کا عام ہونا، حتی کہ تجارت میں بیوی اپنے شوہر کی معاون ہوگی اور قطع رحمی عام ہوجائے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قطع رحمی کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جس نے تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کیا اور مرگیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔'' (ابوداؤد)

---

1 اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 3869

2 اشراط الساعة فی مسند الامام احمد لخالد بن ناصر الغامدی ، رقم الحدیث 54

كِتْمَانُ الْحَقِّ

حق کو چھپانا

مَسئلہ 22 قیامت سے پہلے حق کو چھپانے والے لوگ پیدا ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانُ الْحَقِّ .)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دینے والے اور حق کو چھپانے والے ہوں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 23 قیامت سے پہلے لوگ سچی گواہی چھپائیں گے اور جھوٹی گواہی دیں گے۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَ فُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ قَطْعُ الْاَرْحَامِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَ ظُهُوْرُ الْقَلَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی ❶ جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا ❷ تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی ❸ قطع رحمی ❹ جھوٹی گواہی دینا ❺ سچی گواہی کو چھپانا اور ❻ قلم کا ظاہر ہونا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ اشراط الساعة ، تاليف الدكتور عز الدين حسين الشيخ ، رقم الصفحه 60

❷ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تاليف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 3869

سُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ

ہمسایہ سے براسلوک

مَسئلہ 24 قیامت کے قریب لوگ ہمسائے کے حقوق کی پرواہ نہیں کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفَحْشُ وَالتَّفَاحُشُ وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَ سُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَ حَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَ يَخُوْنُ الْاَمِيْنُ)) رَوَاهُ اَحْمَد[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گو کو پسند نہیں فرماتا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو۔ قطع رحمی کی جائے، ہمسایہ سے براسلوک کیا جائے ،خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ پڑوسی کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''واللہ! وہ شخص مومن نہیں، واللہ! وہ شخص مومن نہیں، واللہ! وہ شخص مومن نہیں، جس کا ہمسایہ اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو۔'' (بخاری) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے وارث بنا دیں گے۔'' (بخاری)



[1] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 6511

اَلشُّــــحُّ

خودغرضی

مَسئلہ 25 قیامت سے پہلے خودغرضی عام ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یَنْقُصُ الْعَمَلُ وَ یُلْقَی الشُّحُّ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ یَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّمَ هُوَ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ ، اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''وقت جلدی جلدی گزرے گا (نیک) عمل کم ہوجائے گا، خودغرضی پیدا کردی جائے گی، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قتل، قتل۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ یُلْقَی الشُّحُّ وَ یَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا : وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے قریب) وقت گھٹ جائے گا، علم اٹھالیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے (لوگوں کے دلوں میں) خودغرضی پیدا کردی جائے گی اور ہرج عام ہوجائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ''قتل۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❊ ❊ ❊

❶ کتاب الفتن ، باب ظهور الفتن

❷ کتاب العلم ، باب رفع العلم فی آخر الزمان

عُلُوُّ السُّفْلَةِ

اخلاقی اقدار کی پامالی

مَسئلہ 26 قیامت کے قریب سب سے زیادہ کمینہ اور احمق آدمی سب سے زیادہ معزز شمار ہوگا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا خوش نصیب اسے سمجھا جائے گا جو خاندانی کمینہ اور احمق ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 27 لوگ جاہلوں سے علم حاصل کریں گے۔

عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْجُمْحِيْ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَلْتَمِسَ الْعِلْمَ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [2] (صحیح)

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ جاہلوں سے علم حاصل کریں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

⌖⌖⌖

---

1. ابواب الفتن ، باب ما جاء فی اشراط الساعة (1799/2)
2. صحیح الجامع الصغیر للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2203

اَلتَّسْلِيْمُ لِلْمَعْرِفَةِ

صرف جان پہچان والوں کوسلام کہنا

مسئلہ 28 صرف جان پہچان والوں کوسلام کہنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُسَلِّمُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لاَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلاَّ لِلْمَعْرِفَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کوصرف جان پہچان کی وجہ سے سلام کرے گا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لاَ يُصَلِّىْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَ اَنْ لاَ يُسَلِّمُ الرَّجُلُ اِلاَّ عَلٰى مَنْ يَعْرِفُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ''یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گالیکن دورکعت نمازادانہیں کرے گااورسلام صرف اسے کہے گا جسے وہ پہچانتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یادرہے کہ رسول اللہ ﷺ کاارشادمبارک ہے ''بہترین سلام وہ ہے جوآشنااورناآشنادونوں کوکیاجائے۔'' (بخاری ومسلم)



---

1. اشراط الساعة فی مسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی، رقم الحدیث 53
2. صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 5772

تَرْکُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا

مسئلہ 29 قیامت کے قریب اچھے اور برے لوگ سب ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائیں گے کوئی کسی کو نیکی کا حکم نہیں دے گا نہ برائی سے روکے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً ، وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ ، فَاخْتَلَفُوْا ، وَ كَانُوْا هٰكَذَا ؟)) (وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ) قَالُوْا : كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِذَا كَانَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ ، وَ تَدَعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ عَلٰى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ اَمْرَ عَوَامِّكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھا لئے جائیں گے اور صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے وعدہ اور امانت خلط ملط ہو جائیں گے (یعنی ان کی پروا نہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ جائیں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اگر ایسا وقت ہم پر آ جائے تو ہم کیا کریں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا پھر وہ دعا مانگیں گے تو دعا قبول نہیں ہوگی'' (ترمذی)

---

[1] ابواب الفتن ، باب التثبت في الفتنة (3196/2)

تَشَبُّهُ الشُّيُوْخِ بِالشَّبَابِ

بوڑھوں کا جوانوں سے مشابہت اختیار کرنا

مسئلہ 30 قیامت سے پہلے جوان نظر آنے کے لئے لوگ سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ السَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1]

(صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خواہشیں جوان رہتی ہیں مال کی خواہش اور لمبی عمر کی خواہش۔'' (بخاری و مسلم)



---

[1] كتاب اللباس ، باب ما جاء في خضاب السوداء (3548/2)

حُبُّ النَّاسِ الْأَئِمَّةَ الْخَلُوْفَ

عوام کا نااہل حکمرانوں کو پسند کرنا

مَسئلہ 31 قیامت سے پہلے عوام جانتے بوجھتے حکومت کی ذمہ داریاں نااہل اور بددیانت لوگوں کے سپرد کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ : کَیْفَ اِضَاعَتُهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : ((اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب امانت ضائع کی جائے اس وقت قیامت کا انتظار کر۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ''یارسول اللہ ﷺ! امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب حکومت ان لوگوں کو دی جائے جو اس کے اہل نہ ہوں، تو قیامت کا انتظار کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب الرقاق ، باب رفع الامانة

حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

دنیا سے محبت اور موت سے نفرت

مَسئلہ 32 قیامت کے قریب مسلمانوں میں دنیا سے محبت اور موت سے نفرت پیدا ہوجائے گی جس وجہ سے کافر مسلمانوں پر چڑھ دوڑیں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعىٰ عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكِلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا)) فَقَالَ قَائِلٌ : وَ مِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : ((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ ، وَ لٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ ، وَ لَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ ، وَ لَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ)) فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ مَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ ((حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدُ [1] (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب (کافر) امتیں تمہارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لئے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''شاید اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں ! بلکہ تم کثرت میں ہوگے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر بہنے والی جھاگ کی مانند ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کردیں گے اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا فرمادیں گے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ وہن کا کیا مطلب ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الملاحم ، باب في تداعى الامم على الاسلام (3610/3)

کَثْرَةُ الشِّرْكِ
شرک کی کثرت

مسئلہ 33 قیامت سے پہلے عربوں میں دوبارہ بت پرستی شروع ہو جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے بت خانہ میں چکر نہ لگا لیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یمن میں ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کا بت تھا جس کا مشرک زمانہ جاہلیت میں طواف کرتے تھے۔

مسئلہ 34 بعض عرب قبائل بتوں کی عبادت شروع کر دیں گے اور بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ مل جائیں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷛ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَ اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّةً مُضِلِّیْنَ وَ سَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَ سَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِیْنَ وَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ دَجَّالِیْنَ كَذَّابِیْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلاَثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَ لَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ مَنْصُوْرِیْنَ ، لاَ یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت ثوبان، رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حاکموں کا سب سے زیادہ خوف ہے (کہ وہ دین کو

---

[1] کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی یعبدوا الاوثان

[2] ابواب الفتن، باب ما یکون من الفتن (3192/2)

بہت زیادہ نقصان پہنچائیں گے) میری امت کے بعض قبائل عنقریب بتوں کی عبادت شروع کردیں گے اور بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ مل جائیں گے قیامت سے پہلے تقریباً تیس جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے جن میں ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا ان کی ہمیشہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد ہوتی رہے گی اور کوئی مخالف قوت انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی حتی کہ اللہ کا امر (یعنی قیامت) آ جائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 35 قیامت کے قریب لات اور عزیٰ کی اسی طرح عبادت شروع ہوجائے گی جس طرح زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَ الْعُزّٰى)) فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَآمٌّ قَالَ ((اِنَّهَا سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''دن رات ختم نہیں ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ کی عبادت (دوبارہ) نہ شروع ہوجائے۔'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ''وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے باقی سارے ادیان پر غالب کردے، خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔'' (سورہ توبہ، آیت 33) تو اب یہ ہمیشہ کے لئے ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ایسا ہوگا جب تک اللہ چاہے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذوالخلصة

كَثْرَةُ الْبِدْعَاتِ

بدعات کی کثرت

مَسئلہ 36 بدعات کی کثرت قربِ قیامت کا فتنہ ہیں۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَنَا عَلٰی حَوْضِیْ اَنْتَظِرُ مَنْ یَرِدُ عَلَیَّ فَیُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ لاَ تَدْرِیْ مَشَوْا عَلَی الْقَهْقَرٰی قَالَ : اِبْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ : اَللّٰهُمَّ ! اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اپنے حوض پر ہوں گا اور انتظار کروں گا کون میرے پاس آتا ہے کچھ لوگ (میرے پاس آنے سے پہلے ہی) پکڑ لئے جائیں گے میں کہوں گا یہ تو میرے امتی ہیں فرشتے کہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے (حدیث کے راوی) ابن ابی ملیکہ (حدیث بیان کرنے کے بعد) یہ دعا مانگتے ''یا اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں کہ اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جائیں یا کسی فتنے میں مبتلا کئے جائیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب الفتن ، باب قول اللہ تعالی ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾

كَثْرَةُ التِّجَارَةِ

تجارت کی کثرت

مَسئلہ 37 تجارت اس قدر عام ہوجائے گی کہ لوگ لکھنا پڑھنا پسند نہیں کریں گے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلَبَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفْشُوا الْمَالُ وَ يَكْثُرَ وَ تَفْشُوا التِّجَارَةُ وَ يَظْهَرُ الْعِلْمُ وَ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ لاَ ، حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ تَاجِرَ بَنِىْ فُلاَنٍ وَ يُلْتَمَسَ فِى الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلاَ يُوْجَدُ)) رَوَاهُ النِّسَائِىُّ ❶ (صحیح)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال عام جائے گا اور بہت بڑھ جائے گا، تجارت عام ہوجائے گی، علم ظاہر ہوگا، ایک آدمی مال فروخت کرے گا لیکن پھر انکار کردے گا کہے گا نہیں، پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کرلوں (یعنی بدعہدی کرے گا) اور ایک بڑے محلّہ میں کوئی لکھنے والا (یعنی منشی یا محرر وغیرہ) تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 38 تجارت اس قدر عام ہوگی کہ عورتیں بھی مردوں کے ساتھ تجارت میں معاونت کریں گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ وَ تَفْشُوا التِّجَارَةُ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ تُقْطَعُ الْاَرْحَامُ)) رَوَاهُ

---

❶ كتاب البيوع ، باب التجارة (4150/3)

اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت سے پہلے سلام صرف جان پہچان والوں سے کیا جائے گا، تجارت اس قدر عام ہوگی کہ بیوی اپنے شوہر کی معاون ہوگی اور قطع رحمی عام ہوجائے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَ فَشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ قَطْعَ الْاَرْحَامِ وَ شَهَادَةَ الزُّوْرِ وَ كِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَ ظُهُوْرَ الْقَلَمِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی ❶ جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا ❷ تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی ❸ قطع رحمی ❹ جھوٹی شہادت ❺ سچی گواہی کو چھپانا ❻ قلم کا ظاہر ہونا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 جگہ جگہ تجارتی مراکز قائم ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْكَذِبُ وَ يَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ وَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں جھوٹ کی کثرت ہوجائے گی، تجارتی مراکز عام ہوجائیں گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔'' عرض کیا گیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قتل کرنا'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



❶ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد لخالد بن ناصر الغامدی ، رقم الحدیث 54

❷ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 3869

❸ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 205/1

كَثْرَةُ الْمَـــالِ

مال ودولت کی کثرت

مَسئله 40 کثرت مال، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَفِیْضَ الْمَالُ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ یَکْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا وَ مَا الْهَرْجُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ)) ثَلاَثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ مال کی کثرت ہو جائے، فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بہت زیادہ ہو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ''قتل، قتل، قتل'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 41 قیامت کے قریب دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محلات تعمیر کریں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 14 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 42 قیامت کے قریب زمین سونے اور چاندی کے خزانے اگل دے گی لیکن انہیں کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلاَذَ کَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ)) قَالَ : فَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ وَ یَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَ یَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ ثُمَّ یَدْعُوْنَهٗ فَلاَ یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[2] (صحیح)

[1] کتاب الفتن ، باب اشراط الساعة (3271/2)
[2] ابواب الفتن ، باب اشراط الساعة (1800/2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”زمین اپنے جگر گوشے سونے اور چاندی کے ستونوں کی شکل میں نکال باہر پھینکے گی چور آئے گا اور کہے گا (ہائے افسوس) اس کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا (ہائے افسوس) اس کے لئے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا (ہائے افسوس) اس کی خاطر میں نے قطع رحمی کی اور تمام اسے یونہی چھوڑ دیں گے ان میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہ لے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 43 دولت مند لوگ صدقہ خیرات دینے کے لئے لوگوں کو بلائیں گے لیکن صدقہ لینے کے لئے کوئی نہیں آئے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُكْثِرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَ يُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لاَ اَرَبَ لِيْ فِيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا کہ دولت مند سوچے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا وہ کسی آدمی کو صدقہ لینے کے لئے بلائے گا لیکن وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لاَ يَجِدُ اَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَ يُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَ كَثْرَةِ النِّسَآءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

1. كتاب الزكاة ، باب الترغيب فى الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها
2. كتاب الزكاة ، باب الترغيب فى الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها

كَثْرَةُ الْكِذْبِ

جھوٹ کی کثرت

مَسئله 44 قیامت سے پہلے جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْكَذِبُ وَ يَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ وَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں جھوٹ کی کثرت ہو جائے گی، تجارتی مراکز عام ہو جائیں گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔'' عرض کیا گیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قتل کرنا'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 45 قیامت سے پہلے جھوٹ کی اتنی کثرت ہوگی کہ پڑھے لکھے لوگ جھوٹ گھڑ کے رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لاَ اٰبَاءُ كُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لاَ يُضِلُّوْنَكُمْ وَ لاَ يُفْتِنُوْنَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں ایسے مکار اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی (خبردار!) ایسے لوگوں سے بچ کے رہنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کر دیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 205/1

❷ مقدمه صحیح مسلم

كَثْرَةُ الخَدَّاعَاتِ

کثرتِ فریب

مَسئله 46 قیامت کے قریب دھوکہ اور فریب عام ہوگا۔

مَسئله 47 جھوٹے لوگوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا کہا جائے گا۔

مَسئله 48 خائن لوگوں کو امانتدار اور امانتدار لوگوں کو خائن سمجھا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَيَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَ يُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ ، وَ يُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ وَ يَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ)) قِيْلَ وَ مَا الرُّوَيْبِضَةُ ؟ قَالَ : ((اَلرَّجُلُ التَّافِهُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جس میں ہر طرف دھوکہ ہی دھوکہ ہوگا۔ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔ خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ خوب بولے گا۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! رویبضہ کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عامۃ الناس کے معاملات پر اختیار رکھنے والا کمینہ آدمی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: دھوکہ دہی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں، فریب اور دھوکہ دونوں آگ میں ہیں۔'' (طبرانی)



---

[1] کتاب الفتن ، باب شدة الزمان (3261/2)

كَثْرَةُ الْاَغَانِیْ وَالْمَعَازِفْ

گانوں اور آلات موسیقی کی کثرت

مَسئلہ 49 قیامت سے پہلے گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ مَسْخٌ)) قِيْلَ وَ مَتٰى ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَ الْقَيْنَاتُ وَ اسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ ٱلْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ اَلْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتُ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور خنزیر بنا دے گا'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



1. مجمع الزوائد تحقیق عبداللہ محمد الدرویش 20/8 ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث 12589
2. کتاب الفتن ، باب العقوبات (3247/2)

كَثْرَةُ الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

بے حیائی اور فحش گوئی کی کثرت

مسئلہ 50 قیامت سے پہلے فحاشی، بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ أَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفَحْشُ وَالتَّفَاحُشُ وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَ سُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَ حَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَ يَخُوْنَ الْاَمِيْنُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گو کو پسند نہیں فرماتا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو۔ قطع رحمی کی جائے، ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



[1] اشراط الساعة، تاليف خالد بن ناصر الغامدی، الجزء الاول، رقم الحديث 6511

كَثْرَةُ الزِّنَا وَالْخَمْرِ

کثرتِ زنا اور شراب

مَسئلہ 51 قیامت سے پہلے شراب اور زنا عام ہو جائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ الزِّنَا وَ يَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ وَ يَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں: ① علم اٹھ جائے گا ② جہالت چھا جائے گی ③ زنا عام ہوگا ④ شراب نوشی عام ہوگی ⑤ مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی، حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد نگران ہوگا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ عَنْ يُرْفَعُ الْعِلْمُ وَ يَثْبُتُ الْجَهْلُ وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يَظْهَرَ الزِّنَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علم دین کا اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا، شراب پیا جانا اور کھلم کھلا زنا ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 52 قیامت سے پہلے شراب، زنا، ریشم اور موسیقی کو ”شرعی دلائل“ کے ساتھ حلال اور جائز قرار دے دیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ

---

❶ كتاب النكاح ، باب يقل الرجال و يكثر النساء

❷ كتاب العلم ، باب رفع العلم فى آخر الزمان

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحرِيْرَ وَ الْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کرلیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 53 لوگ شراب کا نام بدل بدل کر شراب پئیں گے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ اَلْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: موسیقی کو شرعاً جائز قرار دینے والے ''علماء کرام'' تو اب اتنے کثیر تعداد میں ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو کتاب حلال و حرام از عطاء اللہ پالوی، زنا کو بھی بعض علماء کرام نے حلالہ کی شکل میں جائز قرار دے رکھا ہے اور اس کے لئے شرعی دلائل بھی دیئے جاتے ہیں۔ الکوحل کو بطور دوا استعمال کرنے کی اجازت دینے والوں کی بھی کمی نہیں، یہ سب قیامت کے فتنے ہیں۔



[1] كتاب الاشربة ، باب ماجاء فيمن يستحل الخمر

[2] كتاب الفتن ، باب العقوبات(3247/2)

كَثْرَةُ الْهَرْجِ

خوں ریزی کی کثرت

مَسْئلہ 54 قیامت سے قبل خوں ریزی اور قتل عام ہو جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَ يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ فِيْهَا الْهَرْجُ وَ الْهَرْجُ اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے ایسے شب و روز آئیں گے کہ ان میں علم (دین) اٹھالیا جائے گا اور جہالت اترے گی (یعنی عام ہوگی) اور ہرج عام ہوگا، ہرج کا مطلب ہے قتل۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْكَذِبُ وَ يَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ وَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيْلَ وَ مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں جھوٹ کی کثرت ہو جائے گی، تجارتی مراکز عام ہو جائیں گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔'' عرض کیا گیا ''ہرج کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا ''قتل کرنا'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 55 قیامت سے قبل خوں ریزی اس قدر ہوگی کہ قتل کرنے والے کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور قتل ہونے والے کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔

---

❶ كتاب العلم ، باب رفع العلم فى آخر الزمان

❷ اشراط الساعة فى مسند الامام احمد، تاليف خالد بن ناصر الغامدى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 205/1

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لاَ تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لاَ یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَ لاَ الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ)) فَقِیْلَ : کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ ؟ قَالَ : ((اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی تا آنکہ ایک دن آئے گا کہ قاتل کو علم نہیں ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یہ کیسے ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کثرت خوں ریزی کی وجہ سے (اور یوں) قاتل اور مقتول دونوں آگ میں جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قاتل اور مقتول دونوں اس صورت میں جہنم میں جائیں گے جب دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے ہوں۔

مَسئلہ 56 صبح کے وقت ایک مسلمان اپنے بھائی کے جان و مال کو حرام سمجھے گا اور شام کو حلال سمجھ لے گا۔ شام کے وقت ایک مسلمان اپنے بھائی کے جان و مال کو حرام سمجھے گا اور صبح کے وقت حلال سمجھ لے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ یُمْسِیْ کَافِرًا وَ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَ یُصْبِحُ کَافِرًا قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلَ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِیْهِ وَ عِرْضِهٖ وَ مَالِهٖ وَ یُمْسِیْ مُسْتَحِلاًّ لَهٗ وَ یُمْسِیْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِیْهِ وَ عِرْضِهٖ وَ مَالِهٖ وَ یُصْبِحُ مُسْتَحِلاًّ لَهٗ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] (صحیح)

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور ایک آدمی شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔'' اس حدیث کی وضاحت میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی صبح کے وقت اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو اپنے اوپر حرام سمجھے گا اور شام کو حلال سمجھ لے گا۔ ایک آدمی شام کے وقت اپنے بھائی کے

---

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

[2] ابواب الفتن ، باب ما جاء فی ستکون فتنة کقطع اللیل المظلم (1789/2)

خون، عزت اور مال کو اپنے اوپر حرام سمجھے گا لیکن صبح کے وقت اسے حلال سمجھ لے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 57 انسان اپنے ہی عزیز و اقارب اپنے ہی بھتیجے، بھانجوں اور اپنے ہی اڑوس پڑوس کے لوگوں کو قتل کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدِیِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا)) قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ ((اَلْقَتْلُ)) فَقَالَ : بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِی الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَذَا وَ کَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَیْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِکِیْنَ وَ لٰکِنْ یَقْتُلُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهٗ وَ ابْنَ عَمِّهٖ وَ ذَا قِرَابَتِهٖ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] **(صحیح)**

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قتل'' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! قتل تو اب بھی ہوتا ہے، ہم ایک ایک سال میں کتنے کتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہرج سے مراد مشرکوں کا قتل نہیں بلکہ تم (مسلمان) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتی کہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے چچا زاد بھائی اور اپنے دیگر اعزہ و اقارب کو قتل کرے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اگر زمین و آسمان کی ساری مخلوق ایک مومن کے قتل میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔'' (ترمذی)



[1] کتاب الفتن، باب التثبت فی الفتنة (3198/2)

فِتَنُ الْبُطُوْنِ وَ الْفُرُوْجِ
پیٹ اور شرمگاہ کے فتنے

مَسئلہ 58 قیامت سے پہلے بے شمار لوگ پیٹ اور شرمگاہ کے فتنوں میں مبتلا ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ شَھَوَاتِ الْغَیِّ فِیْ بُطُوْنِکُمْ وَ فُرُوْجِکُمْ وَ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ [1]

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں کو گمراہ کرنے والی خواہشات، شرمگاہ کو گمراہ کرنے والی خواہشات اور گمراہ کرنے والے فتنوں کے بارے میں بہت زیادہ ڈر ہے۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ① پیٹ کے فتنے سے مراد حرام مشروبات و ماکولات ہیں مثلاً شراب، سؤر کا گوشت، سؤر کی چربی اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ وغیرہ نیز حرام کمائی بھی اس سے مراد ہے۔ مثلاً رشوت یا سود وغیرہ۔ شرمگاہ کے فتنے سے مراد زنا، عمل قوم لوط، ہم جنس پرستی وغیرہ ہیں۔ یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث بنے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''منہ اور شرمگاہ۔'' (ترمذی)

② ویسے تو تمام فتنے گمراہ کرنے والے ہیں لیکن گمراہ کرنے والے فتنوں سے مراد ایسے فتنے ہیں جو انسان کو گمراہی میں بہت دور لے جائیں جس کے بعد ہدایت کا امکان باقی نہ رہے۔ واللہ اعلم بالصواب!



[1] مجمع الزوائد (7/595)، کتاب الفتن، رقم الحدیث 12347

فِتْنَةُ بَيْعِ الدِّيْنِ بِعَرَضِ الدُّنْيَا
دین کو دولت دنیا کے بدلے بیچنے کا فتنہ

مَسئلہ 59 قیامت سے پہلے لوگ راتوں رات اپنا دین اور ایمان دولت دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَكُوْنُ بَيْنَ يَدِيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَ يُمْسِىْ كَافِرًا وَ يُمْسِىْ مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوگا، لوگ اپنا دین اور ایمان دولتِ دنیا کے بدلے بیچ ڈالیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



[1] ابواب الفتن ، باب ما جاء فی ستکون فتنة کقطع اللیل المظلم (1788/2)

فِتْنَةُ كَسْبِ الْحَرَامِ

حرام کمائی کا فتنہ

مَسئلہ 60 قیامت کے قریب لوگ حلال وحرام میں تمیز نہیں کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ أَ مِنَ الْحَلاَلِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال حرام طریقے سے کمایا یا حلال طریقہ سے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ اَيْنَ اَصَابَ مِنْ حَلاَلٍ اَوْ حَرَامٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2] **(صحيح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال حلال طریقے سے کمایا یا حرام طریقے سے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے

وضاحت : یاد رہے کہ حرام مال سے دیا گیا صدقہ قبول ہوتا ہے نہ ہی حرام کمائی کے بعد عبادت قبول ہوتی ہے۔ (مسلم) نیز یہ بھی مشاہدے کی بات ہے کہ حرام مال سے پرورش پانے والی اولاد ہمیشہ اپنے والدین کی نافرمان ہوتی ہے۔



---

[1] كتاب البيوع ، باب من لم يبال من حيث كسب المال

[2] كتاب البيوع ، اجتناب الشبهات فى الكسب (4149/3)

فِتْنَةُ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ

لباس کے باوجود ننگی عورتوں کا فتنہ

مَسئلہ 61 عورتوں کا تنگ ، باریک یا عریاں لباس پہن کر اپنے جسم اور حسن کی نمائش کرنا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا ، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلاَتٌ ، مَائِلاَتٌ رَءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ رِيْحُهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں،جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے۔دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں،مردوں کو بہکانے والیاں،اور خود بہکنے والیاں،ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں اونچے جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب صفة المنافقین ، باب جهنم اعاذنا الله منها

فِتْنَةُ الْكَذَّابِيْنَ وَالدَّجَّالِيْنَ

جھوٹے اور فریبی پیشواؤں کا فتنہ

مَسئلہ 62 قیامت سے پہلے نبوت کے تیس جھوٹے دعویدار پیدا ہوں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلاَثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے تیس دھوکے باز جھوٹے آدمی پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلاَثُوْنَ كَذَّابًا دَجَّالاً كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [2] (حسن)

حضرت ابوہریرہ ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تیس کذاب اور دجال آدمی پیدا ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تیس جھوٹے نبی وہ ہوں گے جو پوری امت میں مشہور ہوں گے جو غیر معروف ہوں گے وہ ان کے علاوہ ہوں گے۔ یاد رہے کہ ایک جھوٹا نبوت کا دعویدار رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہی پیدا ہو گیا تھا جس کا نام ''مسیلمہ'' تھا۔

مَسئلہ 63 قیامت سے پہلے مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے جھوٹے اور فریبی مذہبی پیشواؤں، سیاسی لیڈروں اور راہنماؤں کی تعداد بے شمار ہوگی۔

---

[1] کتاب الفتن واشراط الساعة

[2] کتاب الملاحم' باب ابن صیاد (3643/3)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيَكُوْنَنَّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَ كَذَّابُوْنَ ثَلاَثُوْنَ اَوْ اَكْثَرُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں واللہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ’’قیامت سے پہلے مسیح دجال ظاہر ہوگا اور تیس جھوٹے ہوں گے یا اس سے زیادہ۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [2] (صحيح)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہوں گے، ان سے بچ کے رہنا۔‘‘ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



[1] اشراط الساعة فی المسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 111

[1] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 108

فِتْنَةُ إِمَارَةِ الْمَرْأَةِ

عورتوں کی حکمرانی کا فتنہ

مَسئلہ 64 عورت کا حکمران بننا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ : لَقَدْ نَفَعَنِیَ اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ اَيَّامِ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوْ اِبْنَةَ كِسْرٰی قَالَ ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْ اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک بات سے بہت فائدہ پہنچایا جو آپ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی ، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو عورت کو اپنا حاکم بنالے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے امام بخاری رحمہ اللہ کی طرح بعض دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو ''کتاب الفتن'' میں شامل کیا ہے۔



[1] کتاب الفتن ، باب الفتنة التی تموج کموج البحر

فِتْنَةُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْن

گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا فتنہ

مَسئلہ 65 قیامت سے پہلے ایسے گمراہ لوگ حکمران بنیں گے جو بڑے بڑے فتنے پیدا کریں گے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنِّیْ لَاَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِلَّا الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَا یُرْفَعُ عَنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ [1] (صحيح)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے بہت ڈرتا ہوں (کہ وہ امت کو فتنوں میں مبتلا کردیں گے) میری امت میں ایک دفعہ جب تلوار نکل آئی تو قیامت تک میان میں نہیں جائے گی (یعنی مسلسل خوں ریزی ہوتی رہے گی)“ اسے احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 66 قیامت کے قریب ایسے ملحد اور بے دین لوگ حاکم بنیں گے جو انسانی جسم میں شیطان ہوں گے۔

مَسئلہ 67 ایسے حکمران مسلمانوں پر زبردستی غیر شرعی قوانین مسلط کریں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷛ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَآءَ نَا اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَآءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ، قَالَ : ((نَعَمْ)) قُلْتُ : هَلْ وَرَآءَ ذٰلِکَ الشَّرِّ خَيْرٌ ، قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ : هَلْ وَرَآءَ ذٰلِکَ الْخَيْرِ شَرٌّ ، قَالَ : ((نَعَمْ)) قُلْتُ : كَيْفَ ؟ قَالَ

---

[1] مجمع الزوائد (452/7) ، كتاب الفتن ، رقم الحديث 11965

((تَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّۃٌ لاَ یَھْتَدُوْنَ بِھُدَایَ وَ لاَ یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَ سَیَقُوْمُ فِیْھِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ : قُلْتُ : کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ؟ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ ، قَالَ ((تَسْمَعُ وَ تُطِیْعُ لِلْاَمِیْرِ وَ اِنْ ضُرِبَ ظَھْرُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ فَاسْمَعْ وَ أَطِعْ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ (آپ کی بعثت مبارک سے پہلے) برائی میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں (آپ ﷺ کے ذریعے) بھلائی عطا فرمائی کیا اس خیر اور بھلائی کے بعد (دوبارہ) برائی آئے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا اس برائی کے بعد پھر خیر ہوگی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' میں نے عرض کیا ''کیا اس خیر کے بعد پھر برائی آئے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' میں نے عرض کیا ''وہ کیسے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے بعد ایسے لوگ حاکم بنیں گے جو میری ہدایت کے مطابق لوگوں کی راہنمائی نہیں کریں گے نہ ہی میری سنت پر لوگوں کو چلائیں گے بلکہ ان میں ایسے حاکم بھی ہوں گے جو انسانی جسموں میں شیطان کے دل رکھتے ہوں گے۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں ایسا وقت پاؤں تو کیا کروں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو ان (حاکموں) کی بات سن اور اطاعت کر خواہ تیری پیٹھ زخمی کردیں یا تیرا مال لے لیں بہرحال ان کی بات سن اور اطاعت کر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''کیا ایسے حکام کے خلاف ہم لڑائی نہ کریں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تک وہ نماز پڑھیں ان کے خلاف لڑائی نہ کرو۔'' (مسلم ، کتاب الامارت، باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع) لیکن اگر حکام بے نماز ہوں تو انہیں معروف طریقے سے ہٹانے کی کوشش کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 68 قیامت سے پہلے بعض ایسے ظالم لوگ حکمران بنیں گے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینے والے کام کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

[1] کتاب الامارت ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظھور الفتن

رِجَالٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَ يَرُوْحُوْنَ فِيْ غَضَبِهٖ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں اس امت پر ایسے لوگ مسلط ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے وہ لوگ اللہ کے غصہ میں صبح کریں گے اور اللہ کے غضب میں شام کریں گے۔'' اسے احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 69 مسلمانوں پر بعض ایسے جاہل حاکم مسلط ہو جائیں گے جن کے اعمال مشرکوں سے بھی بدتر ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ هُمْ شَرٌّ مِنَ الْمُجُوْسِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [2] (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم پر ایسے لوگ حاکم بنیں گے جو آتش پرستوں سے بھی بدتر ہوں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 قیامت سے پہلے ایسے منافق حکمران مسلمانوں پر مسلط ہوں گے جن کے دل مردار کی بدبو سے زیادہ غلیظ ہوں گے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يَعِظُوْنَ بِالْحِكْمَةِ عَلٰى مَنَابِرِ فَإِذَا نَزَلُوْا اخْتُلِسَتْ مِنْهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيَفِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [3] (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''میرے بعد تم پر ایسے حکمران حکومت کریں گے جو منبر پر بڑی حکمت سے وعظ کریں گے اور جب منبر سے اتریں گے تو (عملی زندگی میں) ان سے حکمت چھین لی جائے گی۔ ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں

---

1. سلسلہ احادیث الصحیحہ ،للالبانی ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 1893
2. مجمع الزوائد ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 9194
3. مجمع الزوائد ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 9201

گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71 قیامت سے پہلے بعض ایسے احمق اور بیوقوف لوگ حکمران بنیں گے جو لوگوں کو سنت رسول ﷺ کے خلاف احکام دیں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((اَعَاذَکَ اللّٰهُ یَا کَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ : وَ مَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ : ((أُمَرَاءُ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ لَا یَقْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَ لَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِکَذِبِهِمْ وَ اَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَاُوْلٰئِکَ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ وَ لَا یَرِدُوْنَ عَلٰی حَوْضِیْ وَ مَنْ لَمْ یُصَدِّقْهُمْ عَلٰی کَذِبِهِمْ وَ لَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَاُوْلٰئِکَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْحَاکِمُ[1] (حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے کعب بن عجرہ! اللہ تجھے احمقوں کی حکومت سے اپنی پناہ میں رکھے۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! احمقوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے نہ ہی میرے طریقے پر عمل کریں گے جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا ایسے لوگوں کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے نہ ہی ایسے (عوام) میرے حوض پر لائے جائیں گے اور جو ایسے حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کریں گے نہ ہی ان کے ظلم پر تعاون کریں گے، ایسے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب الاطعمة ، باب لا یدخل الجنة لحم بنت من سحت (7245/5)

فِتْنَةُ اِتِّبَاعِ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارىٰ

یہود و نصاریٰ کی پیروی کا فتنہ

مَسئلہ 72 کفار کی پیروی کرنے کے معاملہ میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

عَنِ الْمَسْتَوْرَدِ بْنِ شَدَّادٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَتْرُكُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ الْاَوَّلِيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''یہ امت پہلی امتوں کے طریقے اختیار کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 73 قیامت سے پہلے مسلمان عقائد، معاشرت، عادات و اطوار، لباس، تراش خراش، چال ڈھال، رہن سہن، خورد و نوش وغیرہ ہر چیز میں کفار کی پیروی کرنے لگیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِيْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ)) فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! كَفَارِسٍ وَ الرُّوْمِ فَقَالَ : ((وَ مَنِ النَّاسُ اِلاَّ اُولٰئِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت پہلی امتوں کے طور طریقے اختیار نہ کرلے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا اگلی امتوں سے مراد آتش پرست اور عیسائی ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر اور کون؟'' اسے

❶ مجمع الزوائد (517/7) كتاب الفتن ، رقم الحديث 12107

❷ كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة ، باب قول النبی ﷺ لتتبعن سنن من كان قبلكم

بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَ ذِرَاعاً بِذِرَاعٍ وَ شِبْرًا بِشِبْرٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِیْ جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيْهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى ؟ قَالَ : ((فَمَنْ ذَا ؟)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ اپنے سے پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے (یہاں تک کہ) اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے حتی کہ اگر وہ گوہ (چوہے کی طرح کا جانور) کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! پہلی امتوں سے آپ کی مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو اور کون؟“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 مسلمان یہود ونصاریٰ کی تہذیب وتمدن اوران کی مادی ترقی سے اس قدر مرعوب ہوں گے کہ اگر وہ اپنی ماں سے زنا کریں گے تو مسلمان بھی اپنی ماں سے زنا کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ بَاعًا بِبَاعٍ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دَخَلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ وَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ جَامَعَ اُمَّهُ لَفَعَلْتُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ اپنے سے پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلو گے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو تم بھی اپنی ماں سے زنا کرو گے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الفتن ، باب افتراق الامم (3228/2)

❷ مجمع الزوائد ، الجزء السابع ، رقم الحديث 12105

فَضْلُ اِجْتِنَابِ الْفِتَنِ

فتنوں سے بچنے کی فضیلت

مَسئلہ 75 فتنوں کے دوران ایمان پر قائم رہنے والا بڑا خوش نصیب ہوگا۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ اَسْوَدِ ﷛ قَالَ : اَيْمُ اللّٰهِ ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَ لَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا اور جو (فتنوں میں) آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا اس کے کیا ہی کہنے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 76 فتنوں کے دوران عبادت میں مشغول رہنے کا ثواب ہجرت مدینہ کے برابر ہے۔

عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ﷛ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ تک پہنچائی آپ نے فرمایا ”ہرج“ کے فتنے میں عبادت میں رہنا ایسا ہی ہے جیسا میری طرف ہجرت کرنا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 77 فتنوں کے دوران ایمان پر قائم رہنے والے کو اپنے نیک اعمال کا ثواب پچاس اہل ایمان کے ثواب کے برابر ملے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 10 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

1. کتاب الفتن ، باب النهی عن السعی فی الفتنة
2. ابواب الفتن ، باب فی الهرج (1792/2)

مَاذَا يُفْعَلُ فِي الْفِتَنِ؟

فتنوں کے دوران کیا کیا جائے؟

مَسئلہ 78 نماز، روزہ، صدقہ، خیرات اور دیگر نیک اعمال کی پابندی کرنے والا فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

مَسئلہ 79 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ بجالانا بھی فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ وَ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ جَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَ الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”آدمی کی بیوی، اس کے مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کے ہمسائے میں فتنہ ہے جسے نماز، روزہ، صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں (یعنی مذکورہ نیک اعمال انسان کو ان فتنوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔)“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: امر بالمعروف کا مطلب نیکی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر کا مطلب برائی سے روکنا ہے۔

مَسئلہ 80 جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ فتنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ ان شاء اللہ!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 119 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 81 فتنوں کے دوران آپ ﷺ نے صبر اور استقامت سے کام لینے کی

---

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب في الفتنة التي تموج كموج البحر

نصیحت فرمائی ہے

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُفِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ)) قَالَ: أَفَرَأَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ وَبَسَطَ يَدَهُ اِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ ؟ قَالَ : ((كُنْ كَابْنِ اٰدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.. ''عنقریب ایک فتنہ آئے گا جس میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا، دوڑنے والے سے۔'' راوی نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص میرے گھر میں گھس آئے اور قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ اٹھائے تو میں کیا کروں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ابن آدم کی طرح ہوجا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن آدم سے مراد ''ہابیل'' ہے جسے اس کے بھائی قابیل نے قتل کر دیا تھا اور اس نے جواب میں ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔

مسئلہ 82 فتنوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَ اَلْزِمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ آدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❷ (صحیح)

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''فتنوں کے دور میں اپنی کمانیں توڑ ڈالنا، ان کے دھاگے کاٹ دینا، اپنے گھروں میں گوشہ نشینی اختیار کر لینا اور ابن آدم (یعنی ہابیل) کا طرز عمل اختیار کرنا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 فتنوں کے دوران آپ ﷺ نے بستیوں اور آبادیوں کو چھوڑنے کی

❶ ابواب الفتن ، باب ماجاء انه تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم (1785/2)

❷ ابواب الفتن ،باب ما جاء في اتخاذ السيف من خشب (1795/2)

ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلاَ ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلاَ فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ))قَالَ ، فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَ رَأَیْتَ مَنْ لَمْ تَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَّلاَ غَنَمٌ وَلاَ اَرْضٌ ؟ قَالَ : ((یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ؟)) فَقَالَ : رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَ رَأَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَ الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ؟ قَالَ: ((یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عنقریب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے فتنوں کے دوران بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا چلنے والا فتنوں میں حصہ لینے والے سے بہتر ہوگا خبردار! جب یہ فتنے ظاہر ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ (اونٹوں کے باڑے میں)اونٹوں کے پاس چلا جائے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ (بکریوں کے باڑے میں) بکریوں کے پاس چلا جائے جس کے پاس (کھیتی باڑی کی) زمین ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو تو وہ کیا کرے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ اپنی تلوار لے اور پتھر سے اسکی دھار کند کردے پھر اپنے آپ کو فتنوں سے بچائے جہاں تک بچا سکتا ہے (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) یا اللہ (گواہ رہنا) میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر لوگ مجھے زبردستی دو گروہوں میں سے کسی ایک گروہ میں کھینچ کر لے جائیں جہاں مجھے کوئی شخص اپنی تلوار یا تیر سے قتل کر ڈالے

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

(تو میرا کیا بنے گا؟)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' قاتل تیرا اور اپنا گناہ سمیٹ کر جہنم میں چلا جائے گا (تیرا کچھ نقصان نہیں ہوگا)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 84 فتنوں کے دوران اپنا دین اور ایمان بچانے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے مال ومتاع لے کر پہاڑوں اور جنگلوں میں زندگی بسر کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُوْشِکُ اَنْ یَکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِیَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوگی جنہیں لے کروہ پہاڑ کی چوٹیوں یا بارش کے میدانوں میں چلا جائے گا تاکہ اپنے دین کو محفوظ رکھ سکے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَکُوْنُ فِتَنٌ ، عَلٰی اَبْوَابِهَا دُعَاةٌ اِلَی النَّارِ فَاَنْ تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰی جِذْلِ شَجَرَةٍ خَیْرٌ لَکَ مِنْ اَنْ تَتْبَعَ اَحَدًا مِنْهُمْ .)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' کچھ ایسے فتنے ہوں گے کہ ان کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے اس وقت ان کی پکار پر لبیک کہنے کے بجائے تیرے لئے بہتر یہ ہے کہ تو درخت کی چھال چبا کر تنہائی میں جان دے دے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ''فتنوں کے دروازوں پر آگ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے جن میں مبتلا ہوتے ہی انسان سیدھا جہنم میں چلا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

❶ كتاب الفتن ، باب العزلة (3215/2)

❷ كتاب الفتن ، باب العزلة (3216/2)

مَسئلہ 85 فتنوں میں جہاں کہیں پناہ کی جگہ ملے وہیں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا حکم ہے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 8 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 86 کسی گناہ یا فتنہ کو دل سے برا جاننے پر بھی معافی کی امید کی جاسکتی ہے۔

عَنِ الْعُرْسِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :((إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶ (حسن)

حضرت عرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے اس وقت جو شخص وہاں موجود ہو اور اس گناہ کو ناپسند کرے تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے گناہ کو نہیں دیکھا (اور سزا سے بچ گیا دوسری طرف) جو شخص وہاں موجود نہیں تھا لیکن اس گناہ سے راضی ہوا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے خود گناہ کو دیکھا (اور اس کا عذاب مول لے لیا۔)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔



❶ كتاب الملاحم ، باب الامر و النهى (3651/3)

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفِتَنِ
فتنوں سے پناہ مانگنے کی دعائیں

مَسئلہ 87 زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنے کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاثِمِ وَالْمَغْرَمِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے، گناہ اور قرض سے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 88 دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ سَعْدٍ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُهُنَّ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

(صحیح)

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ،رقم الحديث 345

❷ كتاب الاستعاذة ، باب الاستعاذة من الجبن (5032/3)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں پانچ باتیں سکھا علیہ السلام تے تھے اور کہتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے "یا اللہ! میں بخیلی سے، نامردی سے، ذلیل عمر سے دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 فقیری اور امیری کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا۔

مسئلہ 90 فتنہ قبر اور آگ کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرًا مَا يَدْعُوْبِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت سے فرمایا کرتے تھے "یا اللہ! میں آگ کے فتنے اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز فتنہ فقر کے شر سے اور فتنہ غنٰی (دولتمندی) کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 91 ایمان سے محرومی کے فتنہ سے بچنے کی دعا۔

وضاحت: دعا کے الفاظ مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں



---

[1] كتاب الاستعاذة ، باب الاستعاذة من فتنة القبر (5049/3)

اَلْجُزْءُ الثَّانِیْ

دوسرا حصہ

بِعْثَتُ النَّبِیِّ ﷺ وَوَفَاتُہٗ
نبی اکرم ﷺ کی بعثت مبارک اور وفات

مَسئلہ 92 رسول اکرم ﷺ کی بعثت مبارک قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں (کلمہ شہادت اور درمیانی انگلی) کو اونچا کر کے اشارہ سے بتایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ))

---

[1] کتاب الرقاق ، باب قول النبی ﷺ بعثت انا والساعة کهاتین

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 93 رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک بھی قرب قیامت کی علامت ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ فَجَلَسْتُ بِفَنَاءِ الْخِبَاءِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُدْخُلْ يَا عَوْفُ)) فَقُلْتُ: بِكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : ((بِكُلِّكَ))ثُمَّ قَالَ : ((يَا عَوْفُ اِحْفَظْ خِلاَلاً سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اِحْدَاهُنَّ مَوْتِيْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے میں خیمے سے باہر صحن میں بیٹھ گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عوف اندر آ جاؤ۔'' میں نے عرض کیا ''(خیمہ تو چھوٹا ہے) کیا سارے کا سارا ہی اندر آ جاؤں ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں! آ جاؤ۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں یاد رکھنا جن میں سے ایک میری وفات ہے۔'' اسے ماجہ نے روایت کیا ہے



[1] كتاب الفتن ، باب قرب الساعة

[2] كتاب الفتن ، باب اشراط الساعة (3267/2)

شَقُّ الْقَمَرِ

چاند کا پھٹنا

مسئلہ 94 عہد نبوی ﷺ میں چاند کا پھٹنا قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (1:54)

''قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا۔'' (سورہ القمر، آیت نمبر 1)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی نشانی مانگی آپ ﷺ نے انہیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے قیامت کی نشانی کے طور پر کوئی معجزہ طلب کیا تو اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی اطلاع دی اور آپ ﷺ نے کفار مکہ کی توجہ اس طرف دلائی جسے ''تاریخ فرشتہ'' کے مطابق اہل مکہ کے علاوہ دنیا کے بعض دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا۔ یاد رہے اہل مکہ کے مطالبہ پر آپ ﷺ کا اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کی روایت صحیح نہیں ہے۔



❶ کتاب المناقب ، باب سوال المشرکین ان یریهم النبی ﷺ آیة

اَمْوَاتُ الْعُلَمَاءِ

علماء کی اموات

مَسئلہ 95 قیامت کے قریب علماء کی اموات کثرت سے ہوں گی۔جاہل لوگ مفتی بن کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَ لٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَ اَضَلُّوْا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا بلکہ علماء کی موت سے علم دین ختم کر دے گا حتی کہ جب ایک بھی عالم نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا راہنما (سردار) بنالیں گے ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



[1] كتاب العلم ، باب كيف يقبض العلم

مَوْتُ الْفُجَأَةِ

اچانک موت

مَسئله 96 قیامت سے پہلے اچانک اموات کے واقعات کثرت سے ہوں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ اِقْتَرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُرَى الْهِلَالُ قَبَلاً فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ وَ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا وَ اَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَأَةِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [1] (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے قریب (پہلی رات کا) چاند بڑا نظر آئے گا لوگ اسے دوسری رات کا چاند کہیں گے، مساجد کو راستہ بنا لیا جائے گا (یعنی لوگ مساجد سے گزریں گے یا زیارت کریں گے لیکن نماز نہیں پڑھیں گے) اور اچانک موت عام ہوگی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



[1] صحيح الجامع الصغير و زيادته ، للالبانى ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 5775

نَشْـــرُ الْعِـــلْمِ

علم دین کی اشاعت

مَسئلہ 97 قیامت سے قبل علم دین کی اتنی اشاعت ہوگی کہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام پہنچ جائے گا۔

عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَ لَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ يُعِزُّ عَزِيْزٌ اَوْ يُذَلُّ ذَلِيْلٌ عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ وَ اَهْلَهُ وَ ذِلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ [1] (صحيح)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اسلام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک گردش لیل ونہار پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کوئی مٹی کا گھر یا خیمہ ایسا نہیں چھوڑیں گے جہاں یہ دین داخل نہ ہو۔ یہ دین عزت والوں کی عزت میں اضافہ کرے گا اور ذلیل لوگوں کی ذلت میں اضافہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ عزت والوں اور اس کے ماننے والوں کو مزید عزت دے گا اور ذلیل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کفر کے ساتھ مزید ذلیل کرے گا۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل ایمان عزت والے ہیں۔ ان کے ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں مزید عزت عطا فرماتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہیں۔ جزیہ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کافروں کی ذلت میں مزید ذلت کا اضافہ فرماتا ہے۔



[1] مجمع الزوائد ، الجزء السادس ، رقم الحديث 9807

ذَهَابُ الْبَرَكَةِ

برکت کا اٹھ جانا

مَسئلہ 98 قیامت کے قریب بارشیں کثرت سے ہوں گی لیکن نباتات پیدا نہیں ہوں گی۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًّا وَ لاَ تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَاَبُوْ يَعْلٰى ❶ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر بارش بہت زیادہ ہوگی لیکن زمین کوئی چیز نہیں اُگائے گی۔'' اسے احمد، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لاَّ تُمْطَرُوْا وَ لٰكِنَّ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَ تُمْطَرُوْا وَ لاَ تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسے بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



❶ مجمع الزوائد ، كتاب الفتن ، باب فى امارات الساعة (638/7)

❷ كتاب الفتن واشراط الساعة

تَقَارُبُ الزَّمَانِ

وقت کا جلدی جلدی گزرنا

مسئلہ 99 جیسے جیسے قیامت قریب آئے گی ویسے ویسے وقت تیزی سے گزرے گا سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ یَنْقُصُ الْعَمَلُ وَ یُلْقَی الشُّحَّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَیَّمَ هُوَ؟ قَالَ ((اَلْقَتْلُ، اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(قیامت سے پہلے)وقت جلدی جلدی گزرے گا (نیک)عمل کم ہوجائے گا بخیلی آجائے گی فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قتل، قتل۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَ یَكُوْنَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَ تَكُوْنَ الْجُمُعَةُ كَالْیَوْمِ وَ یَكُوْنُ الْیَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَ تَكُوْنَ السَّاعَةُ كَاِحْتَرَاقِ السَّعْفَةِ الْخُوْصَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ[2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ وقت جلدی جلدی گزرنے لگے گا سال مہینے کے برابر ہوجائے گا، مہینہ ہفتہ کے برابر ہوجائے گا اور ہفتہ دن کی طرح گزرجائے گا اور دن گھنٹہ کے برابر ہوگا اور گھنٹہ کھجور کی شاخ کے خشک پتوں کے جلنے کے وقت کی طرح گزرجائے گا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الفتن ، باب ظهور الفتن

[2] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 67

اَنْهَارٌ وَ مُرُوْجٌ فِيْ اَرْضِ الْعَرَبِ

سرزمین عرب میں نہریں اور ہریالی

مسئلہ 100 سرزمین عرب سرسبز وشاداب ہوجائے گی اوراس میں نہریں بہنے لگیں گی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ يَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلاَ يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہوجائے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکاۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور سرزمین عرب سرسبز وشاداب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَ اَنْهَارًا وَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَ مَكَّةَ لاَ يَخَافُ اِلاَّ ضَلاَلَ الطَّرِيْقِ وَ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا : وَ مَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : ((اَلْقَتْلُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت سے پہلے سرزمین عرب میں سرسبز وشاداب چراگاہیں اور نہریں ہوں گی ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اور اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قتل" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الزكاة ، باب الترغيب في الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها

❷ مجمع الزوائد ، الجزء السابع، رقم الحديث 12474

كَلَامُ الْحَيَوَانِ وَ الْجَمَادِ

حیوانوں اور بے جان چیزوں کا بولنا

مسئلہ 101 قیامت کے بالکل قریب زمین سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

وضاحت: آیت مسئلہ نمبر 223 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 102 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد یہودیوں کے خلاف جہاد کے دوران پتھر اور درخت کلام کریں گے ''اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر۔''

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 103 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بیل نے بوجھ لادنے پر شکایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَیْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ : اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی اپنے بیل پر بوجھ لادے جارہا تھا بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا

---

[1] کتاب الفضائل ، باب من فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہوں۔'' لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ سے سبحان اللہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تو اس بات کو سچ سمجھتا ہوں (اور اس پر تعجب نہیں کرتا) ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی اسے سچ کہتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 قیامت کے قریب درندے اور بے جان چیزیں کلام کریں گی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَکَلَّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی یُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَۃُ سَوْطِہٖ وَ شِرَاکُ نَعْلِہٖ وَ تُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک درندے انسانوں سے بات نہ کریں، آدمی کی چھڑی کا چھلکا اس سے بات نہ کرے، آدمی کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرے اور آدمی کی ران اسے بتا نہ دے کہ اس کی بیوی نے (اس کی عدم موجودگی میں) کیا کچھ کیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی میں کھجور کے منبر کا آپ ﷺ کے فراق میں رونا، پتھروں اور درختوں کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، اونٹ کا آپ ﷺ کے پاس آکر مالک کی شکایت کرنا، یہ سب آپ ﷺ کے معجزات ہیں لیکن آخری زمانہ میں حجر، شجر، اور دیگر جمادات عام انسانوں سے کلام کریں گے جو قیامت کی علامات میں سے ہے۔



[1] ابواب الفتن، باب ما جاء فی کلام السباع (1772/2)

كَثْرَةُ النِّسَآءِ وَ قِلَّةُ الرِّجَالِ

عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلّت

مَسئلہ 105 قیامت سے قبل عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ چالیس چالیس، پچاس پچاس عورتوں کی کفالت کے لئے صرف ایک مرد ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لاَ یَجِدُ اَحَدًا یَاْخُذُ مِنْهُ وَ یُرَی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً یَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَ كَثْرَةِ النِّسَآءِ))رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ یَكْثُرُ الزِّنَا وَ یَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ یَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَكْثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَأَةً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''علم کا اٹھ جانا، جہالت کا عام ہوجانا، کثرت زنا، کثرت شراب نوشی، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت حتی کہ پچاس عورتوں کا کفیل صرف ایک مرد ہوگا، یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: عورتوں کی یہ کثرت جنگوں کے نتیجہ میں ہوگی جن میں مرد ہلاک ہوجائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ واللہ اعلم بالصواب!



❶ كتاب الزكاة ، باب الترغيب فی الصدقة قبل ان لا يوجد من يقبلها

❷ كتاب النكاح ، باب يقل الرجل و يكثر النسآء

خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ

خسف، مسخ اور قذف [1]

مَسئلہ 106 قیامت کے قریب آبادیوں کے زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے جیسے واقعات ہوں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ)) قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَ نُهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ ((نَعَمْ! اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس امت کے آخری لوگوں میں زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسنے کے واقعات ہوں گے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے ہلاک ہوجائیں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں! جب فسق و فجور غالب ہوجائے گا تو لوگ ہلاک ہوں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 107 بعض بستیاں اس طرح زمین میں دھنسا دی جائیں گی کہ ان کا ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صُحَارَ الْعَبْدِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْسَفَ بِقَبَائِلَ فَيُقَالُ مَنْ بَقِيَ مِنْ بَنِيْ فُلاَنٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [3] (صحیح)

---

[1] خسف سے مراد ہے زمین میں دھنسنا، مسخ سے مراد ہے شکلوں کا بدلنا اور قذف سے مراد ہے پتھروں کا برسنا۔

[2] ابواب الفتن ، باب فی الخسف (1776/2)

[3] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد ، تالیف خالد بن ناصر الغامدی (190/1)

حضرت عبدالرحمٰن بن صحار عبدی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ بعض قبیلے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور لوگ پوچھیں گے کہ فلاں قبیلے سے کوئی بچا ہے؟'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 آخری زمانے میں امت محمدیہ ﷺ کے لوگ حرام چیزوں کو حلال کرنے مثلاً گانے بجانے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے بندر اور سور بنا دیئے جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لِیَبِیْتَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی اَشَرٍ وَ بَطَرٍ وَ لَعِبٍ وَ لَهْوٍ فَیُصْبِحُوْا قِرَدَةً وَ خَنَازِیْرًا بِاسْتِحْلاَلِهِمُ الْمَحَارِمَ وَ الْقَیْنَاتِ وَ شُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَ اَكْلِهِمُ الرِّبَا وَ لَبْسِهِمُ الْحَرِیْرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میری امت کے کچھ لوگ فخر و غرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے لیکن صبح کے وقت بندر اور سور بنے ہوں گے حرام کو حلال ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 گانے بجانے اور شراب نوشی کی کثرت کے باعث اس امت کے لوگوں میں خسف، مسخ اور قذف ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَیَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ مَسْخٌ)) قِیْلَ وَ مَتٰی ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَ الْقَیْنَاتُ وَ اسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ [2] (صحیح)

---

[1] اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی (200/1)

[2] مجمع الزوائد (20/8)، کتاب الفتن، الجزء الثامن، رقم الحدیث 12589

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 110 قیامت کے قریب بصرہ کے لوگ رات کے وقت صحیح سالم بستر پر لیٹیں گے لیکن صبح کے وقت سؤر اور بندر بنے ہوں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَہٗ :((یَا اَنَسُ،اِنَّ النَّاسَ یُمَصِّرُوْنَ اَمْصَاراً،وَاِنَّ مِصْراً مِنْھَا یُقَالُ لَہٗ :اَلْبَصْرَۃُ أَوِ الْبُصَیْرَۃُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِھَا،اَوْدَخَلْتَھَا، فَاِیَّاکَ وَسِبَاخَھَا، وَکِلَاءَ ھَاوَسُوْقَھَا، وَبَابَ اُمَرَائِھَا، وَعَلَیْکَ بِضَوَاحِیْھَا،فَاِنَّہٗ یَکُوْنُ بِھَا خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ یَبِیْتُوْنَ یُصْبِحُوْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ [1] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''اے انس! لوگ مختلف شہر بسائیں گے اور انہیں میں سے ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرۃ یا بصیرۃ ہوگا اگر تو اس شہر میں جائے تو اس کے بساخ اور کلاء (دونوں جگہ کے نام ہیں) میں نہ جانا اس کے بازار میں بھی نہ جانا وہاں کے امراء کے دروازوں پر بھی نہ جانا بلکہ اس کے جنگلوں میں چلے جانا اس لئے کہ اس شہر میں خسف (زمین میں دھنسنا) ،قذف (پتھروں کی بارش برسنا) اور رجف (زلزلہ) ہوگا لوگ رات کو (صحیح سالم) سوئیں گے اور صبح کے وقت بندر اور سور بنے ہوں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 خسف کے عذاب میں گنہگاروں کے ساتھ نیک لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے لیکن نیک لوگوں کی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

1- کتاب الملاحم باب فی ذکر البصرۃ (3619/3)

كَثْرَةُ الزَّلَازِلِ

زلزلوں کی کثرت

مَسئلہ 112 قیامت کے قریب زلزلے کثرت سے آئیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تُكْثَرَ الزَّلاَزِلُ وَ یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَ تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ یَكْثُرَ الْهَرْجُ وَ هُوَ الْقَتْلُ اَلْقَتْلُ حَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ علم اٹھالیا جائے گا زلزلے کثرت سے آئیں گے وقت گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج بہت زیادہ ہوگا، ہرج سے مراد قتل ہے، اس قدر قتل ہوں گے کہ تمہارے درمیان مال و دولت عام ہو جائے گا بلکہ بہنے لگے گا (یعنی سرعام دولت پڑی ہوگی لینے والا کوئی نہیں ہوگا)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 113 قیامت کے قریب بصرہ شہر میں شدید زلزلہ آئے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



[1] کتاب الاستسقاء ، باب ما قیل فی الزلازل

ظُهُوْرُ جَبَلِ الذَّهَبِ عَنِ الْفُرَاتِ

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا

مَسئلہ 114 دریائے فرات میں سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جسے حاصل کرنے کے لئے ننانوے (99) فیصد لوگ قتل ہوجائیں گے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : ((یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَکْنَا النَّاسَ یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَیُذْهَبَنَّ بِهِ کُلِّهِ فَیَقْتَتِلُوْنَ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”عنقریب فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا لوگ جب سنیں گے تو (اسے حاصل کرنے کے لئے) اس طرف چل پڑیں گے جو لوگ اس وقت فرات پر موجود ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا (انہیں نہ روکا) تو وہ سارے کا سارا پہاڑ ہی لے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر لڑائی ہوگی اور ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلاَ یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قریب ہے کہ (دریائے) فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہو پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



---

❶ کتاب الفتن ، باب اشراط الساعة

❷ کتاب الفتن ، باب خروج النار

غُرْبَةُ اَهْلِ الْاِيْمَانِ
اہل ایمان کا اجنبی ہونا

مَسئلہ 115 قیامت کے قریب ایماندار افراد اپنے ہی معاشرے اور ماحول میں اجنبی بن کر رہ جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسلام کی ابتداء بھی اجنبیت سے ہوئی اور (آخری زمانے میں) یہ اجنبیت کی طرف ہی پلٹ جائے گا، لہٰذا مبارک ہو اجنبی (یعنی ایماندار) لوگوں کو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: معاشرے میں اجنبی بننے کا مطلب یہ ہے کہ عام لوگ ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور تعلقات قائم کرنا پسند نہیں کریں گے جس طرح برے لوگ، نیک لوگوں سے میل جول پسند نہیں کرتے اسی طرح نیک لوگ بھی برے لوگوں سے میل جول پسند نہیں کریں گے لہٰذا نیک لوگ اپنے ہی ماحول اور معاشرے میں اجنبی بن کر رہ جائیں گے۔



❶ کتاب الایمان ، باب بیان ان الاسلام بدء غریباً

عَوْدَ الْاِیْمَانَ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ

ایمان کا حرمین شریفین میں پلٹ آنا

مسئلہ 116 قیامت سے پہلے ایمان صرف مکہ اور مدینہ میں رہ جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَءَ وَ هُوَ یَأْرِزُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ فِیْ جُحْرِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اسلام شروع میں بھی اجنبی تھا (یعنی لوگ اس کے دشمن تھے) اور دوبارہ اجنبی ہوجائے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں آجائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ''یقیناً ایمان سمٹ کر اسی طرح مدینہ میں آجائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



❶ کتاب الایمان ، باب بیان ان الاسلام بدأ غریباً و سیعود غریباً

❷ کتاب الایمان ، باب بیان ان الاسلام بدأ غریباً و سیعود غریباً

اَلْجُزْءُ الثَّالِث

تیسرا حصہ

اَلْمَلاحِمُ
جنگیں

مَسئلہ 117 رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے ہاتھوں جزیرۃ العرب، ایران، روم اور دجال کے مغلوب ہونے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ جزیرۃ العرب کے لوگوں سے جہاد کرو گے اور اللہ اسے فتح کردے گا پھر ایران سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی (تمہارے ہاتھوں) فتح کردے گا پھر اس کے بعد روم والوں سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی (تمہارے ہاتھوں) فتح کردے گا پھر تم

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

دجال سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی فتح کر دے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰی فَلاَ كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلاَ قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(ایران کا بادشاہ) کسریٰ مر چکا ہے اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 قیامت کے قریب اغلباً بیت المقدس دار الخلافہ بن جائے گا۔ اس کے بعد ترکی فتح ہوگا جس کے فوراً بعد دجال نکلے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عِمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدَسِ ، خَرَابُ یَثْرِبَ ، وَ خَرَابُ یَثْرِبَ ، خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ ، فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةِ ، وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)) ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی فَخِذِ الَّذِیْ حَدَّثَهٗ اَوْ مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا اَنَّكَ هَا هُنَا ، اَوْ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ ، یَعْنِیْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [2] (حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ''بیت المقدس کی آبادی، مدینہ منورہ کی خرابی کا باعث بنے گی اور مدینہ منورہ کی خرابی سے جنگوں کی ابتداء ہوگی اور جنگوں کے ظہور کے بعد قسطنطنیہ (استنبول) فتح ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔'' یہ ارشاد فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ران یا کندھے پر مارا اور فرمایا ''یہ بات اسی طرح یقینی ہے جس طرح تیرا وجود یہاں یقینی ہے یا جیسے تیرا یہاں بیٹھنا یقینی ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بیت المقدس کا دار الخلافہ بننا ہی مدینہ منورہ کی بے آبادی کا باعث بنے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

[2] کتاب الملاحم ، باب فی امارات الملاحم (3609/3)

مَسئلہ 119 کسی معرکہ میں مسلمان اور عیسائی مل کر اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کریں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ فتح کے بعد عیسائی اپنے صلیبی عقیدے کے تعصب کی وجہ سے عہد شکنی کریں گے جس کے نتیجہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان شدید جنگ ہوگی جس میں سارے مسلمان شہید ہو جائیں گے۔

عَنْ ذِیْ مِخْبَرٍ رضی اللہ عنہ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : ((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَ هُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِکُمْ ، فَتُنْصَرُوْنَ وَ تَغْنَمُوْنَ وَ تَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ ، فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِیَّةِ الصَّلِیْبَ ، فَیَقُوْلُ : غَلَبَ الصَّلِیْبُ ، فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهُ ، فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَ تَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ، میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’تم روم (کے عیسائیوں) سے صلح کرو گے اور دونوں مل کر ایک اور دشمن سے لڑو گے جو تمہارے پیچھے ہوگا تم لوگ فتح حاصل کرو گے ، غنیمت حاصل کرو گے اور سلامتی کے ساتھ واپس آؤ گے اور ایک ٹیلوں والے میدان میں پڑاؤ ڈالو گے وہاں ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب کو فتح ہوئی مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس بات پر غضبناک ہو کر عیسائی کو مارے گا(2) جس پر اہل روم عہد شکنی کریں گے اور دوسرے عیسائیوں کو جنگ کے لئے اکٹھا کریں گے (دوسری طرف مسلمان تنہا رہ جائیں گے اور شہید ہوں گے)‘‘ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ رضی اللہ عنہ – بِهٰذَا الْحَدِیْثِ – وَ زَادَ فِیْهِ : ((وَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِهِمْ ، فَیَقْتُلُوْنَ فَیَقْتَتِلُوْنَ ، فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[2]

(صحیح)

---

[1] کتاب الملاحم ، باب ما یذکر من ملاحم الروم (3607/3)

[2] دوسرا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے ’’مسلمانوں میں سے ایک آدمی غضبناک ہو کر صلیب کو توڑ دے گا۔‘‘

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ایسی ہی ہے جس میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں ''(عیسائیوں کی عہد شکنی کے بعد جب وہ جنگ کرنے کے لئے اپنے اتحادیوں کو اکٹھا کریں گے تو) مسلمان جلدی جلدی اپنے ہتھیاروں کی طرف جائیں گے اور (عیسائی اتحادیوں سے) جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے شرف سے نوازیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 120 عیسائی اتحادی اس معرکہ میں مسلمانوں کے خلاف 9 لاکھ 60 ہزار کا لشکر جرار اکٹھا کریں گے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِى الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِىْ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اہل روم اور تمہارے درمیان صلح ہوگی پھر اہل روم تمہارے ساتھ غداری کریں گے اور تمہارے مقابلے میں اسّی (80) جھنڈوں (یعنی اسی ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 121 شام کے علاقہ اعماق (یا دابق) میں رومی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ اس جنگ کے بعد استنبول (ترکی) فتح ہوگا اور اس کے فوراً بعد دجال ظاہر ہوگا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَآفُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ

[1] كتاب الملاحم ، باب ما يذكر من ملاحم الروم (3608/3)
[2] كتاب الفتن ، باب اشراط الساعة (3267/2)

اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ يَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يَفْتِنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ الدَّجَّالُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت سے پہلے یہ ہوگا کہ رومی لشکر اعماق یا دابق میں پڑاؤ کرے گا پھر مدینہ منورہ سے ایک لشکر (رومیوں کے مقابلے کے لئے) نکلے گا وہ لشکر زمین والوں میں سے بہترین لشکر ہوگا (جنگی صلاحیتوں کے اعتبار سے یا تقویٰ کے اعتبار سے یا دونوں اعتبار سے) جب دونوں لشکر (یعنی مسلمان اور عیسائی) صفیں باندھ لیں گے تو عیسائی (مدنی مسلمانوں سے) کہیں گے کہ تم (شامی) مسلمانوں سے الگ ہو جاؤ انہوں نے ہمارے مردوں، عورتوں کو غلام بنایا ہے ہم صرف انہی سے جنگ کریں گے (مدنی) مسلمان کہیں گے” واللہ! ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے کے لئے کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔“ پھر دونوں لشکروں (یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں) کے درمیان لڑائی ہوگی مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا ۔ایک تہائی لشکر مارا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے ایک تہائی فتح پائے گا یہ ایک تہائی مجاہد کبھی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔اس فتح کے بعد مسلمانوں کا لشکر استنبول کو فتح کرے گا یہ لوگ (فتح کے بعد) اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے باندھ کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان پکارے گا تمہارے پیچھے اہل وعیال میں دجال آ گیا ہے چنانچہ مسلمان (استنبول سے) نکل کر بھاگیں گے (راستے میں معلوم ہوگا) کہ یہ خبر تو جھوٹی ہے لیکن جب شام پہنچیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① یاد رہے اعماق اور دابق دو الگ الگ مقام ہیں جو شام کے مشہور شہر حلب کے قریب واقع ہیں، دونوں جگہوں میں سے کوئی ایک میدانِ جنگ بنے گا۔ ② ترکی آج کل مسلمانوں کے قبضہ میں ہے جو آئندہ کسی وقت عیسائیوں کے قبضہ میں چلا جائے گا اور مسلمان قیامت سے پہلے اسے دوبارہ فتح کریں گے۔ ③ استنبول کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے۔ترکی زبان میں استنبول کو اسلامبول کہا جاتا ہے۔

مَسئلہ 122 استنبول شہر ہتھیاروں کے بغیر کلمہ تکبیر پڑھنے سے فتح ہوگا۔

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ ؟)) قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ : ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاؤُهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلاَحٍ وَ لَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُجَانِبَیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّانِیَةَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنَمُوْا فَبَیْنَاهُمْ یَقْسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذَا جَاءَ هُمْ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ یَرْجِعُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا ”کیا تمہیں وہ شہر معلوم ہے جس کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہاں یارسول اللہ ﷺ! معلوم ہے (مراد ترکی کا شہر استنبول ہے جس کا پرانا نام قسطنطیہ ہے)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بنی اسحٰق میں سے ستر ہزار آدمی اس کے خلاف جہاد نہ کرلیں جب وہ آئیں گے تو پڑاؤ ڈال دیں گے لیکن تیر و تفنگ سے لڑائی نہیں کریں گے بلکہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو شہر پناہ کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ پھر دوبارہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں گے تو دوسری سمت کی دیوار بھی گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر کہیں گے تو مسلمانوں کے لئے سارا راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہوجائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے جب مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو اچانک ایک پکار سنائی دے گی ”دجال نکل آیا“ مسلمان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف چل پڑیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 123 دجال کے ظہور سے پہلے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان چار دن شدید خونریز جنگ ہوگی پہلے تین دن مسلمان مغلوب اور عیسائی غالب ہوں گے، چوتھے دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے اور

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة

عیسائیوں کو شکست ہوگی۔

مَسئلہ 124 یہ جنگ اس قدر خونریز ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی خوں ریز جنگ کسی نے نہ دیکھی ہوگی ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔

مَسئلہ 125 اس جنگ کے فوراً بعد دجال کا ظہور ہوگا جس کی خبر لانے کے لئے مسلمان دس آدمیوں کو گھوڑوں پر روانہ کریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : اِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُوْمُ حَتّٰی لاَ یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَّلاَ یُفْرَحُ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ هٰکَذَا وَ نَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَ یُجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِیْ ، قَالَ نَعَمْ ! قَالَ : وَ یَکُوْنُ عِنْدَ ذَاکُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَیَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ اِلاَّ غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَ هٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَی الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ یَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ اِلاَّ غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَ هٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَی الشُّرْطَةُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ اِلاَّ غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا فَیَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَ هٰؤُلَآءِ کُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَی الشُّرْطَةُ فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَیْهِمْ بَقِیَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَیْهِمْ فَیَقْتَلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لاَ یُرٰی مِثْلُهَا وَ اِمَّا قَالَ لَمْ یُرَ مِثْلُهَا حَتّٰی اَنَّ الطَّائِرَ لَیَمُرُّ بِجُثْمَانِهِمْ فَمَا یُخَلِّفُهُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیْتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ کَانُوْا مِائَةً فَلاَ یَجِدُوْنَهٗ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلاَّ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَةٍ یُفْرَحُ اَوْ اَیُّ مِیْرَاثٍ یُقَاسَمُ فَبَیْنَاهُمْ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ فَجَاءَ هُمُ الصَّرِیْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِیْهِمْ فَیَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَ یُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِیْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَ هُمْ وَ اَسْمَآءَ آبَائِهِمْ وَ اَلْوَانَ خُیُوْلِهِمْ هُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ

فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میراث تقسیم ہوگی نہ ہی کسی کو مال غنیمت حاصل ہونے کی خوشی ہوگی (یعنی جنگوں میں آدمی اتنے زیادہ مارے جائیں کہ میراث یا مال غنیمت لینے والا کوئی نہیں بچے گا) پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور کہا ''عیسائی اس طرف (یعنی روم کی طرف) مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جمع ہوجائیں گے۔'' راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''دشمن سے تمہارا مطلب عیسائی ہیں؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں! اس وقت شدید لڑائی شروع ہوگی مسلمانوں کا ایک لشکر شہادت یا فتح کا عہد کر کے آگے بڑھے گا اور دونوں لشکروں کے درمیان شدید جنگ ہوگی حتی کہ رات چھا جائے گی اور دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ بند کردیں گے، مسلمانوں کے لشکر کا جنگ میں شریک ہونے والا حصہ سارے کا سارا قتل ہوجائے گا، دوسرے دن مسلمانوں کے لشکر کا ایک حصہ پھر جنگ میں شہادت یا فتح کا عہد لے کر شریک ہوگا، رات ہوجائے گی، دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ روک دیں گے، مسلمانوں کی فوج کا جنگ میں شریک ہونے والا دوسرا حصہ بھی سارے کا سارا قتل ہوجائے گا۔ تیسرے روز مسلمان پھر اپنی فوج کا ایک حصہ میدان جنگ میں بھیجیں گے جو شہادت یا فتح کا عہد کر کے جائے گا۔ شام تک لڑائی ہوگی اور دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ بند کردیں گے۔ مسلمانوں کی فوج کا تیسرا حصہ بھی سارے کا سارا جنگ میں قتل ہوجائے گا۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی ساری فوج جنگ میں حصہ لے گی اس روز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔ اس روز ایسی شدید لڑائی ہوگی کہ ایسی لڑائی نہ آئندہ کوئی دیکھے گا نہ ماضی میں کسی نے دیکھی ہوگی (اتنی اموات ہوں گی کہ) ایک پرندہ ان لاشوں کے اوپر اڑنا شروع کرے گا، اسے اڑتے اڑتے موت آجائے گی لیکن لاشیں ختم نہیں ہوں گی۔ ایک باپ کے سو بیٹے ہوں گے ان میں سے صرف ایک زندہ بچے گا (یعنی اس جنگ میں 99 فیصد لوگ مرجائیں گے) ایسی حالت میں مال غنیمت کی خوشی کیسے ہوگی اور کن لوگوں میں میراث تقسیم کی جائے گی؟ اسی دوران مسلمان

---

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة

اس آفت سے بھی بڑی آفت کی خبر سنیں گے ایک زوردار آواز آئے گی کہ ان کے پیچھے بال بچوں میں دجال ظاہر ہوگیا ہے ۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے پاس ہوگا چھوڑ چھاڑ کر واپس بھاگیں گے (جلدی جلدی) دس سواروں کو ہراول دستہ کے طور پر روانہ کریں گے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں اس روز وہ روئے زمین کے سب سے بہتر سوار ہوں گے۔'' یا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''روئے زمین کے سواروں میں سے سب سے بہتر سوار ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 126 چھوٹی آنکھوں ، سرخ چہروں ، موٹی اور چپٹی ناک والے ترکوں سے مسلمان جنگ کریں گے۔

مَسئلہ 127 بالوں کے جوتے اور بالوں کے لباس پہننے والی قوم کے ساتھ بھی مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی ، منہ سرخ ، ناک موٹی اور پھیلی ہوئی اور چہرے چمڑہ دار ڈھال کی طرح چوڑے چوڑے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک بھی قائم نہیں ہوگی جب تک تم ان لوگوں سے جنگ نہ کرلو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسلم شریف کی حدیث میں يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ (بال کے لباس پہننے والوں سے تم جنگ کروگے) کے الفاظ بھی ہیں۔

مَسئلہ 128 ترکوں اور حبشیوں سے جنگ میں پہل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا

---

[1] کتاب الجهاد ، باب قتال الترک

وَدَعُوْكُمْ ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (حسن)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”حبشیوں کو چھوڑ دو (یعنی ان سے جنگ نہ کرو) جب تک وہ تمہیں چھوڑ دیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

قیامت سے پہلے شروع ہونے والی بڑی جنگوں میں دمشق کا ایک آدمی بڑے کارنامے سرانجام دے گا۔ مسئلہ 129

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِیْ (مِنْ دَمِشْق) هُمْ اَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَّاَجْوَدُهُ سِلَاحًا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ ❷ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب جنگیں شروع ہوں گی تو دمشق سے ایک عجمی شخص اٹھے گا جو سب سے بڑھ کر شہسوار ہوگا اور اس کے پاس بہترین ہتھیار ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا۔“ اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔



❶ کتاب الملاحم ، باب فی النهی عن تهیج الترک والحبشة (3615/3)

❷ سلسله احادیث الصحیحه ، للالبانی ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 2777

ظُهُوْرُ الْمَهْدِيِّ

مہدی کا ظہور

مَسئلہ 130 قیامت سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی بنے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''مہدی میرے خاندان اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 131 امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور ان کے والد کا نام بھی رسول اکرم ﷺ کے والد جیسا (یعنی عبداللہ) ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ

❶ ابواب الفتن ، باب ما جاء فی المهدی (1818/2)

❷ کتاب الفتن ، باب المهدی (3603.3)

اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلاً مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیءُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ وَ اِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ میرے خاندان یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 132 خلیفہ وقت کی موت کے بعد نئے خلیفہ کی بیعت پر اختلاف ہوگا بالآخر امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کی بیعت پر لوگ متفق ہو جائیں گے۔

مسئلہ 133 امام موصوف کی بیعت مسجد حرام میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی

مسئلہ 134 امام مہدی کی بیعت کو بغاوت سمجھ کر کچلنے کے لئے آنے والا لشکر بیداء کے مقام پر دھنس جائے گا۔ امام مہدی کی یہ کرامت دیکھ کر عراق اور شام کے علماء فضلاء جوق در جوق امام صاحب کی بیعت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچنا شروع ہو جائیں گے۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ((یَکُوْنُ اخْتِلاَفٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَۃٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ فَیَأْتِیْ مَکَّۃَ ، فَیَسْتَخْرِجُہُ النَّاسُ مِنْ بَیْتِہٖ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَیُجَھَّزُ اِلَیْہِ جَیْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْبَیْدَاءِ خُسِفَ بِھِمْ ، فَیَأْتِیْہِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ)) رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ایک خلیفہ کی

❷ مجمع الزوائد، کتاب الفتن ، باب ما جاء فی المھدی(12399/7)

وفات پر لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا بنو ہاشم کا ایک آدمی (مدینہ سے) مکہ آئے گا لوگ اس کو گھر سے نکال کر (مسجد حرام میں) لے آئیں گے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا اس کے بعد عراق اور شام سے علماء و فضلاء امام مہدی کے پاس (بیعت کے لئے) آئیں گے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 **بیعت لینے کے بعد امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت بیت اللہ شریف میں پناہ لیں گے۔**

مسئلہ 136 **ابتداءً امام موصوف کے ساتھیوں کی تعداد اور وسائل بہت کم ہوں گے اور وہ کسی فوج سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ خسف کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے۔**

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنْعَةٌ وَّلاَ عَدَدٌ وَّلاَ عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس گھر یعنی کعبۃ اللہ میں کچھ لوگ پناہ لیں گے جن کے پاس دشمن کا حملہ روکنے کی طاقت نہیں ہوگی نہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی نہ ان کے پاس اسلحہ ہوگا ایک لشکر (انہیں ختم کرنے کے لئے) بھیجا جائے گا وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 **بیداء کے مقام پر دھنسنے والے لشکر میں سے صرف ایک آدمی بچے گا جو واپس جا کر حکومت کو کامیاب بغاوت (یعنی انقلاب) کی خبر دے گا۔**

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ

يَّغْزُوْنَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَ يُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ایک لشکر بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے کی نیت سے جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو پہلے اس لشکر کا قلب (درمیانی حصہ) زمین میں دھنسے گا تو آگے کا حصہ پچھلے حصے کو (مدد کے لئے) پکارے گا لیکن سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے سوائے ایک قاصد کے وہی (واپس) جا کر لوگوں کو خبر دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 138 امام مہدی کی خلافت اور دیگر امور خلافت صرف ایک رات میں طے ہو جائیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی (خلافت کا) انتظام ایک ہی رات میں فرما دے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 139 امام مہدی کا دور خلافت سات سال تک ہوگا۔

مَسئلہ 140 امام موصوف کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

مَسئلہ 141 امام مہدی اپنے دور حکومت میں مکمل عدل و انصاف قائم کریں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ ، اَجْلَى الْجَبْهَةِ ، اَقْنَى الْاَنْفِ ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❸ (حسن)

---

❶ كتاب الفتن واشراط الساعة

❷ كتاب الفتن ، باب خروج المهدی (3300/2)

❸ كتاب الفتن ، باب المهدی (3604/3)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہدی مجھ سے ہوگا اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 142 خلیفہ مہدی کے زمانے میں دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ وہ عوام میں بلاحساب کتاب دولت تقسیم کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلاَ یَعُدُّہٗ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بغیر گنتی کے تقسیم کرے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 امام مہدی (فجر کی) نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ، فَیَقُوْلُ : اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَیَقُوْلُ : لاَ ، اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰہِ ہٰذِہِ الْاُمَّةَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک (حق پر) غالب رہے گا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گزارش کرے گا ''تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے ''نہیں! تم

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة

❷ کتاب الایمان ، باب بیان لنزول عیسی بن مریم علیه السلام

خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔'' یہ اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ کا امتی بن کر آنا امت محمدیہ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

مسئلہ 144 سیدنا امام مہدی کے بارے میں دوضعیف احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَلاَ یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَآءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' خراسان سے سیاہ جھنڈوں والے لوگ نکلیں گے اوران جھنڈوں کو بیت المقدس پرنصب کرنے سے ان لوگوں کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اس حدیث کو شیخ محمد ناصر الدین البانی ؒ نے ضعیف الاسناد لکھا ہے مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سنن الترمذی للالبانی رقم الحدیث 359 ② برصغیر پاک و ہند کے مشہور محدث مولانا عبدالرحمن مبارک پوری نے بھی تحفۃ الاحوذی میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ملاحظہ ہو جلد 6، صفحہ 462

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَیْدِیُّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَیُوْطِئُوْنَ لِلْمَهْدِیِّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت حارث بن جزء الزبیدی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے اور مہدی کی حکومت کو مستحکم کریں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اس حدیث کو شیخ محمد ناصر الدین البانی ؒ نے ضعیف کہا ہے مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابن ماجہ للالبانی رقم الحدیث 889 ② معروف محقق ڈاکٹر بشار عواد نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تحفۃ الاشراف ،حدیث نمبر 307/4، مصباح الزجاجۃ 257 مسند الجامع 235/8

☆☆☆

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة

---

❶ کتاب الفتن ، باب فی تفاوت الاعمال

❷ کتاب الفتن ، باب خروج المهدی

ظُهُوْرُ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ

مسیح دجال کا ظہور [1]

مسئلہ 145 قیامت سے قبل دجال ظاہر ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 215 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 146 دجال کے خروج کی ابتداء ایران کے شہر خراسان سے ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ))رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں آگاہ فرمایا ''دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں والے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں سے مراد گوشت سے پُر چپٹے چہرے والے لوگ ہیں واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 147 دجال کا ظہور ایسے وقت میں ہوگا جب لوگ اس سے بالکل غافل ہو چکے ہوں گے۔

---

[1] عربی زبان میں مسیح کے مختلف معانی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: کسی چیز کو پونچھنے والا، کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے والا، کسی بیماری کے لئے عافیت کی دعا کرنے والا اور بہت زیادہ سچ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مسیح کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مسیح کے دوسرے معانی یہ ہیں آنکھ سے کانا، بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا دجال کو مسیح انہی دوسرے معنوں میں کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ دجال مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے، بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا یا بہت زیادہ فریب دینے والا۔

[2] كتاب الفتن ، باب فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم (3291/2)

عَنْ صَعْبِ بْنِ جَثَامَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهٖ وَحَتّٰى تَتْرُكَ الْاَئِمَّةُ ذِكْرَهٗ عَلَى الْمَنَابِرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (حسن)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''دجال ظاہر نہیں ہوگا مگر اس وقت جب لوگ اسے بالکل بھول چکے ہوں گے حتی کہ ائمہ (مساجد) منبروں پر اس کا ذکر کرنا بھی چھوڑ دیں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 کسی بات پر غضب ناک ہونا دجال کے خروج کا سبب بنے گا۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهٗ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دجال کا لوگوں کے سامنے نکلنے کا پہلا سبب اس کا غصہ ہوگا جو اسے غضبناک بنادے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے

◎◎

اَيْنَ الدَّجَّالُ ؟

دجال کہاں ہے؟

مسئلہ 149 دجال بحر ہند کے کسی نامعلوم جزیرے پر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ' ثُمَّ خَرَجَ ، فَقَالَ : ((اِنَّهٗ حَبَسَنِيْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ ' عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنَ جَزَائِرِ الْبَحْرِ ' فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا ، قَالَ : مَا اَنْتِ ؟ قَالَتْ : اَنَا

---

❶ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 229

❷ کتاب الفتن ، باب ذکر ابن صیاد

الْجَسَّاسَةُ ، اِذْهَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ ، یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ : مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ :اَنَا الدَّجَّالُ ، خَرَجَ النَّبِیُّ الْاُمِّیِّیْنَ بَعْدُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : اَطَاعُوْهُ اَمْ عَصَوْهُ ؟قُلْتُ : بَلْ اَطَاعُوْهُ ، قَالَ : ذَاکَ خَیْرٌ لَّهُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لئے دیر سے تشریف لائے اور فرمایا ''مجھے تمیم داری (ایک عیسائی عالم جو بعد میں مسلمان ہوگئے) کی ان باتوں نے روک لیا تھا جو وہ مجھ سے کر رہا تھا تمیم نے ایک آدمی کے حوالے سے مجھے بتایا کہ وہ آدمی سمندر کے کسی جزیرہ پر (کشتی کے سمندری طوفان میں پھنس جانے کی وجہ سے) پہنچ گیا جہاں اسے ایک عورت ملی جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ اس آدمی نے عورت سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' عورت نے جواب دیا ''میں (دجال کی) جاسوس ہوں تو ذرا اس محل کی طرف آ۔'' میں اس محل میں چلا گیا وہاں میں نے ایک آدمی دیکھا جو بالوں کو کھینچ رہا تھا طوق وسلاسل میں جکڑا ہوا تھا اور زمین وآسمان کے درمیان اچھل کود کر رہا تھا میں نے پوچھا ''تو کون ہے؟'' اس آدمی نے جواب دیا ''میں دجال ہوں۔'' پھر دجال نے پوچھا ''کیا امیوں کے نبی ظاہر ہوگئے؟'' اس آدمی نے جواب دیا ''ہاں!'' دجال نے پوچھا ''لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟'' اس آدمی نے کہا ''اطاعت۔'' دجال نے کہا ''یہ ان کے لئے اچھا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اِنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ وَ اَوْمَاَ بِیَدِهٖ اِلَی الْمَشْرِقِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آگاہ رہو، دجال شام یا یمن کے

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب فی خبر الجساسة (3636/2)

❷ کتاب الملاحم ، باب قصة الجساسة

سمندر میں موجود ہے (پھر فرمایا) نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

وضاحت : رسول اکرم ﷺ نے پہلے شام یا یمن کے سمندر کا ذکر فرمایا پھر فوراً ہی اس کی تردید فرما کر تاکید کے ساتھ مشرق کے کسی سمندر کا ذکر فرمایا شارحین حدیث نے اس کی وضاحت میں یہ لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا پہلی بات کی تردید فرما کر دوسری بات کی تین مرتبہ تاکید فرمانا وحی کی بناء پر تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

◎◎

مَنْ هُوَ الدَّجَّالُ؟

دجال کون ہے؟

مسئلہ 150 مدینے کے یہودی گھرانے میں پیدا ہونے والا ''صاف'' دجال ہے جو پہلے اسلام لایا لیکن بعد میں مرتد ہوگیا۔

مسئلہ 151 صاف کی کنیت ابن صیاد یا ابن صائد ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ اِبْنَ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِیْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِیْ وَلَكُمْ یَا اَصْحٰبَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَلَمْ یَقُلْ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ یَهُوْدِیٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا یُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰی كَادَ اَنْ یَّاْخُذَنِیَّ قَوْلُهٗ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَیْثُ هُوَ اَعْرِفُ اَبَاهُ اُمَّهٗ قَالَ وَقِیْلَ لَهٗ اَیَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا كَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابن صائد نے مجھ سے کچھ باتیں کیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) شرم محسوس ہوئی کہنے لگا ''میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی (کہ میں دجال نہیں) لیکن اے اصحابِ رسول ﷺ! معلوم نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا (گمان) ہوگیا ہے

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة، باب ذکر ابن صیاد

کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا! کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دجال کا مکہ میں داخل ہونا حرام کیا ہے اور میں نے تو حج کیا ہے۔'' وہ ایسی باتیں کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس کی باتوں پر یقین کر لیتا لیکن ساتھ ہی اس نے کہا ''واللہ! میں اچھی طرح جانتا ہوں دجال اس وقت کہاں ہے اس کے ماں باپ کو پہچانتا ہوں۔'' لوگوں نے ابن صائد سے پوچھا ''تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟'' کہنے لگا ''اگر مجھے بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لاَ بَلْ تَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ ذَرْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّكُنِ الَّذِىْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارا گزر بچوں سے ہوا جن میں ابن صیاد بھی تھا۔ تمام بچے بھاگ گئے لیکن ابن صیاد بیٹھا رہا آپ ﷺ کو یہ بات بری لگی آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرے ہاتھ غبار آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟'' وہ بولا ''نہیں'' پھر ابن صیاد کہنے لگا کیا ''تو (یعنی حضرت محمد ﷺ) گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے) نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کردوں۔'' (ارتداد کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر یہ وہی ہے جس کا تجھے شک ہے (یعنی دجال) تو پھر تو اسے قتل نہیں کر سکتا۔'' (اور اگر کوئی اور ہے تو اسے قتل کرنے کا فائدہ نہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اہل علم کی تحقیق کے مطابق ابن صیاد ہی وہ دجال ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حکم پر فرشتوں نے کسی جزیرے میں باندھ رکھا ہے اور

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ذكر ابن صياد

قیامت کے قریب وہ ظاہر ہوگا اگرچہ وہ مدینہ میں پیدا ہوا اور مکہ مکرمہ میں حج کیا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا جب وہ فتنہ پیدا کرنے کے لئے ظاہر ہوگا تو مکہ میں داخل ہو سکے گا نہ مدینہ منورہ میں جیسا کہ آپ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

◎◎

حُلْيَةُ الدَّجَّالِ

دجال کا حلیہ

مَسئلہ 152 دجال کی ایک آنکھ کانی اور اس کے سر کے بال گھنگھریالے ہوں گے رنگ سرخ اور جسم بھاری ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطُفُ اَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا اِبْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيْمٌ اَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں طواف کر رہا ہوں اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا گندم گوں، سیدھے بالوں والا اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی غسل کیا ہو میں نے پوچھا ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے بتایا ”عیسی بن مریم ؑ۔“ پھر میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا آدمی نظر آیا جس کے سر کے بال گھنگھریالے آنکھ کانی تھی جس طرح پھولا ہوا انگور ہو میں نے پوچھا ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے جواب دیا ”یہ دجال ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 153 دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا

---

❶ کتاب الفتن ، باب ذکر الدجال

اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو آگاہ رہو وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : آپ ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ ''کافر'' کا لفظ ہر مسلمان پڑھ لے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 179

مسئلہ 154 دجال کے سر پر بہت زیادہ بال ہونگے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی (خبردار) اس کی جہنم جنت ہوگی اور جنت جہنم ہوگی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

◎◎

فِتْنَةُ الدَّجَّالِ

دجال کا فتنہ

مسئلہ 155 دجال کے پاس جنت اور جہنم دونوں ہوں گی حقیقت میں اس کی جہنم جنت ہوگی اور جنت جہنم ہوگی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَ اِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ

❶ كتاب الفتن ، باب ذكر الدجال

❷ كتاب الفتن ، باب فتنة الدجال و خروج عيسىٰ بن مريم (3290/2)

النَّارُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو (وہ یہ ہے کہ) دجال کانا ہوگا اور وہ اپنے ساتھ جنت اور جہنم جیسی چیزیں لے کر آئے گا جسے وہ جنت کہے گا دراصل وہ جہنم ہوگی اور جسے وہ جہنم کہے گا وہ جنت ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً اَوْ نَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَ مَاءُ هٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں ارشاد فرمایا ''اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، درحقیقت اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی (خبردار!) اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لینا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 156 دجال کے پاس پانی ہوگا جو درحقیقت آگ ہوگی اور آگ ہوگی جو درحقیقت شیریں پانی ہوگا

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَ نَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تَحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِیْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دجال جب نکلے گا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوں گے جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ درحقیقت جلانے والی آگ ہوگی اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے درحقیقت وہ ٹھنڈا شیریں پانی ہوگا لہٰذا تم میں سے جو کوئی وہ موقع پائے تو اسے چاہیے کہ وہ آگ میں کود پڑے کیونکہ وہ میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الفتن و اشراط الساعة، باب ذكر الدجال

❷ كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ذكر الدجال

❸ كتاب الفتن و اشراط الساعة ،باب ذكر الدجال

مسئلہ 157 دجال کے حکم سے آسمان سے بارش برسے گی' زمین سے گھاس اور اناج وغیرہ اُگے گا جانور پہلے سے زیادہ دودھ دینا شروع کر دیں گے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ : ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَ الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ اَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کا گھومنا کس تیزی سے ہوگا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس بارش کی طرح جسے ہوا پیچھے سے دھکیلتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا وہ ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے چنانچہ وہ آسمان کو حکم دے گا اور وہ بارش برسائے گا زمین کو حکم دے گا اور وہ نباتات اگائے گی شام کے وقت (لوگوں کے) جانور چراگاہوں سے واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے بڑی ہوں گی تھن کشادہ ہوں گے اور پسلیاں خوب بھری ہونگی (یعنی پہلے سے جانور موٹے تازے نظر آئیں گے' یہ اس قوم کے ایمان لانے کا صلہ ہوگا) پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت کا انکار کر دیں گے چنانچہ دجال وہاں سے چلا جائے گا اور ان پر قحط سالی مسلط ہو جائے گی اور ان کے مالوں میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا دجال ویران جگہ کی طرف چلا جائے گا اور زمین کو حکم دے گا اپنے خزانے اگل دے تو زمین اپنے خزانے اس طرح نکال کر جمع کر دے گی جس طرح شہد کی مکھیاں بڑی مکھیوں کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ لوگوں کی آزمائش کیلئے دجال کو بعض کاموں کی قدرت دیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لئے

❶ كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ذكر الدجال

شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا اختیار دیا ہے لہٰذا دجال کے ان کاموں سے کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اسکے پاس واقعی خدائی اختیارات ہوں گے اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنی کانی آنکھ ہی درست کر لیتا یا دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا لفظ ''کافر'' ہی مٹا لیتا۔

مَسئلہ 158 ظہور دجال کے بعد کسی کا ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لاَ یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین باتیں ظاہر ہونے کے بعد کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا حالت ایمان میں کوئی نیک کام نہیں کیا ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ② دجال کا ظاہر ہونا ③ دآبۃ الارض کا نکلنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

◎◎

شِدَّةُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

فتنہ دجال کی شدت

مَسئلہ 159 حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا۔

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُوْلُ مَابَیْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (فتنہ) دجال سے بڑا اور کوئی (فتنہ) نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الايمان ، باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان

❷ كتاب الفتن واشراط الساعة ، باب بقية من احاديث الدجال



مسئلہ 160 فتنہ دجال کے خوف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ : ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ كَفَيْتُمُوْهُ وَاِنْ يَخْرُجْ بَعْدِيْ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! دجال یاد آ گیا ہے اس وجہ سے رو رہی ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تم سب کی طرف سے میں اس کے لئے کافی ہوں گا لیکن اگر وہ میرے بعد نکلا تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 دجال کا زمانہ پانے والے لوگوں کو دجال کا آمنا سامنا کرنے سے گریز کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ ، فَوَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ اَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❷ (صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے گریز کرے اللہ کی قسم جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے جو شبے کی چیزیں وہ دے کر بھیجا گیا ہے انہیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 فتنہ دجال سے ڈر کر مسلمان پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔

عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ : اُمُّ شَرِيْكٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :

---

❶ مجمع الزوائد (651/7)، کتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال ، رقم الحدیث 12512

❷ کتاب الملاحم ، باب خروج الدجال(3629/2)

((هُمْ قَلِيْلٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''لوگ دجال (کے ڈر سے) بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔'' حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس روز عرب (مسلمان) کہاں ہوں گے؟'' (کیا وہ مقابلہ نہیں کریں گے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ اس روز تعداد میں کم ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 163 فتنہ دجال اس قدر عالمگیر ہوگا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ دنیا کا کوئی ملک اور شہر اس کے فتنے سے محفوظ نہیں رہے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ وَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهَا الْمَلاَئِكَةُ صَآفِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ يَّخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال داخل نہ ہو سوائے مکہ اور مدینہ کے، فرشتے مکہ اور مدینہ کے راستوں پر صف باندھے کھڑے ہوں گے اور ان دونوں شہروں کی حفاظت کریں گے دجال مدینہ منورہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچے گا تو تین بار زلزلہ آئے گا اور مدینہ منورہ میں موجود تمام کافر اور منافق (ڈر کر) دجال کے پاس چلے جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



مُدَّةُ الْفِتْنَةِ

فتنہ دجال کی مدت

مَسئلہ 164 ہمارے شب و روز کے مطابق فتنہ دجال کی مدت ایک سال دو ماہ اور دو ہفتہ ہوگی۔

---

❶ كتاب الفتن ، باب قصة الجساسة

❷ كتاب الفتن ، باب قصة الجساسة

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ: ((يَا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ : ((اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذٰلِکَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : ((لَا ، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور نصیحت فرمائی ''اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے عرض کیا'' دجال کتنی مدت تک زمین میں رہے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' چالیس روز، جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور تیسرا روز ہفتہ کے برابر ہوگا اور اس کے بعد 37 روز تمہارے شب و روز کے برابر ہوں گے۔'' ہم نے عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہی کافی ہوگی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''نہیں اپنے روز و شب کا اندازہ کرکے (سال بھر کی) نمازیں پڑھنا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : فتنہ دجال کی مدت کے بارے میں یہ سمجھنا کہ پہلا دن محض مصائب و آلام کی وجہ سے ایک سال کے برابر محسوس ہوگا۔صریحاً نص حدیث کا انکار ہے۔حدیث شریف میں یہ وضاحت موجود ہے کہ اس دن میں پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ معمول کے اوقات کا تعین کر کے سال بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس دن کو لمبا کر کے سال کے برابر کر دیں گے اور اس کے بعد دوسرا دن مہینہ کے برابر کر دیں گے جس میں مہینہ بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر کر دیں گے جس میں ہفتہ بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔

◎◎

مُتَّبِعُو الدَّجَّالِ

دجال کے پیروکار

مسئلہ 165 ایران کے ایک شہر اصفہان سے ستر ہزار یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ

❶ كتاب الفتن ، باب ذكر الدجال

سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے دجال کا ساتھ دیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 166 موٹے اور چوڑے چہرے والی بہت سی قومیں دجال پر ایمان لے آئیں گی۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دجال مشرق کی سرزمین سے ظاہر ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے بہت سی قومیں اس کے ساتھ ہوں گی جن کی چہرے چمڑہ لگی ڈھالوں کی طرح (موٹے موٹے اور چوڑے چوڑے) ہوں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ممکن ہے چوڑے چہرے والی اقوام سے مراد روس، چین، جاپان، فلپائن اور کوریا وغیرہ کی اقوام ہوں واللہ اعلم بالصواب

مَسئلہ 167 کافر اور منافق بھی دجال کا ساتھ دیں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 161 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

◎◎

اَلْجِهَادُ عَلَى الدَّجَّالِ

دجال کے خلاف جہاد

مَسئلہ 168 آسمانوں سے نازل ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ مل کر دجال اور اس کے لشکر کے خلاف جہاد کریں گے۔ جس میں مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ”لد“ کے

❶ كتاب الفتن واشراط الساعة ، باب ذكر الدجال

❷ ابواب الفتن ، باب ماجاء من اين يخرج الدجال (1824/2)

مقام پر قتل ہوگا۔

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ علیہ السلام فَيَنْزِلُ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلاَ يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے (جیسے ابھی ابھی غسل کیا ہو) جب اپنا سر اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرح (سفید) قطرے ان کے بالوں سے ڈھلکتے نظر آئیں گے ان کے سانس کی ہوا جس جس کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اور ''لد'' کے مقام پر اسے قتل کردیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے آج کل ''لد'' کے مقام پر اسرائیل کا ہوائی اڈہ ہے۔

مسئلہ 169 دجال سے مقابلہ کرنے کیلئے مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق کے قریب ''غوطہ'' کے مقام پر ہوگا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ ، بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال

❷ کتاب الملاحم ، باب في المعقل من الملاحم (3611/3)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(دجال سے) جنگ کے دوران مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق شہر کی ایک سمت ''غوطہ'' میں ہوگا دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو خود اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَیَنْزِلُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ علیہ السلام فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لاَ نْذَابَ حَتّٰى یَهْلِكَ وَلٰكِنْ یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیتے تب بھی (حضرت عیسیٰ کے خوف سے) گھل گھل کر مر جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نیزے پر دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 دریائے اردن پر بھی دجال سے اہل ایمان کا معرکہ ہوگا۔

عَنْ نُهَیْكِ بْنِ صُرَیْمِ السُّكُوْنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَتُقَاتِلُنَّ الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُقَاتِلَ بَقِیَّتُكُمُ الدَّجَّالَ عَلٰى نَهْرِ الْاُرْدُنِ اَنْتُمْ شَرْقِیَّةٌ وَهُمْ غَرْبِیَّةٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَالْبَزَّارُ [2] (صحیح)

حضرت نہیک بن صریم سکونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم لوگ مشرکوں سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ تمہارے (لشکر سے) باقی ماندہ لوگ دجال سے جنگ کریں گے دریائے اردن پر تم

---

[1] كتاب الفتن واشراط الساعة

[2] مجمع الزوائد (668/7)، كتاب الفتن، رقم الحديث 12542

لوگ مشرقی کنارے پر ہوں گے اور دجال کا لشکر مغربی کنارے پر ہوگا۔'' اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 دجال کے خلاف جہاد میں......ایک بھی یہودی زندہ نہیں بچے گا حتیٰ کہ کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں کوئی یہودی چھپا ہوگا تو وہ پتھر اور درخت پکارے گا ''اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ فَیَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِئَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَ الشَّجَرُ : یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَاللّٰهِ ! هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلاَّ الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے جس میں مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے حتی کہ اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر یا درخت بولے گا ''اے مسلمان، اللہ کے بندے! ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر۔'' (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) غرقد کا درخت ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف عام پایا جاتا ہے یہودی اسے اپنا قومی درخت سمجھتے ہیں۔

مسئلہ 173 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا

[1] کتاب الفتن واشراط الساعة

السَّلاَمُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❶ (صحیح)

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ فرمائے گا ایک جماعت وہ جو ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر (دجال کے خلاف) جہاد کرے گی۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 174 امت محمدیہ کا آخری معرکہ دجال کے خلاف ہوگا اس کے بعد جہاد ختم ہو جائے گا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حَصِیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلَی مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَالَ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت سے ایک جماعت حق کی خاطر ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی اور غالب رہے گی اس پر جو، ان (یعنی مسلمانوں) سے دشمنی رکھے گا حتیٰ کہ میری امت کا آخری گروہ مسیح دجال کے خلاف جہاد کرے گا'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

◎◎

لاَ یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةَ وَالْمَدِیْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ

دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

مَسئلہ 175 مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے سات راستوں پر اللہ تعالیٰ دو دو نگران فرشتے مقرر فرما دیں گے جو دجال کو مدینہ منورہ میں داخل نہیں

❶ کتاب الجهاد ،باب غزوة الهند (2975/2)

❷ کتاب الجهاد ،باب فی دوام الجهاد (2170/2)

ہونے دیں گے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَلَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مدینہ کے لوگ مسیح دجال سے مرعوب نہیں ہوں گے اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 176 **مکہ مکرمہ میں بھی دجال داخل نہیں ہو سکے گا اس کی حفاظت پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتے مقرر فرما دیں گے۔**

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 161 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 177 **خراسان سے نکلنے کے بعد دجال مدینہ منورہ کا قصد کرے گا احد پہاڑ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا**

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھَمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَاکَ یَھْلِکُ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کانا دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اس کا مقصد مدینہ منورہ آنے کا ہوگا وہ احد پہاڑ کے پیچھے تک آئے گا پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

◎◎

❶ کتاب الفتن ، باب ذکر الدجال

❷ کتاب الحج ، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا

یَحْفَظُ اللّٰہُ اَہْلَ الْاِیْمَانِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ فتنہ دجال سے محفوظ رکھیں گے

مسئلہ 178 اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ فتنہ دجال سے محفوظ رکھیں گے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ ﷺ قَالَ : مَا سَأَلَ اَحَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ : ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ : ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دجال کے بارے میں جتنا میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اتنا کسی اور نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تجھے اس کی اتنی فکر کیوں ہے وہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں اس کے پاس کھانا اور نہریں ہوں گی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کے پاس جو کچھ بھی ہوگا وہ اللہ کے نزدیک بہت ہی حقیر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 اللہ کی رحمت سے ان پڑھ اہل ایمان بھی دجال کی پیشانی پر ”کافر“ کا لفظ پڑھ کر اسے پہچان لیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دجال کی ایک آنکھ کانی ہے اس کے اوپر ایک پھلی ہوگی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر مومن، پڑھا لکھا یا ان پڑھ سب پڑھ لیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الفتن واشراط الساعة ، باب ذکر الدجال

❷ کتاب الفتن واشراط الساعة ، باب ذکر الدجال

مسئلہ 180 جو لوگ دجال کو پہچان کر اپنے ایمان پر قائم رہیں گے ان پر دجال کا فریب نہیں چلے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَـأْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السَّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَأَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ اَ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ : لَا، قَالَ : فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ : حِیْنَ یُحْیِیْہِ، وَاللّٰہِ! مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِنِّی الْآنَ، قَالَ : فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دجال پر چونکہ مدینہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ مدینہ سے باہر ایک سنگلاخ زمین پر اترے گا اس وقت مدینہ والوں میں سے سب سے بہتر آدمی دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ ہمیں بتا گئے ہیں دجال (لوگوں سے مخاطب ہو کر) کہے گا اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں میرے الٰہ ہونے میں کوئی شک رہ جائے گا لوگ کہیں گے نہیں! چنانچہ دجال اسے قتل کرے گا پھر زندہ کرے گا وہ آدمی کہے گا واللہ! اب تو مجھے اور بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی دجال ہے۔ دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن کر نہیں سکے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 ایک مومن آدمی کو دجال آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دے گا اور زندہ ہونے کا حکم دے گا جب وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا تو دجال مومن کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تب اللہ تعالیٰ اس مومن کا جسم پیتل کا بنا دیں گے اور دجال اسے قتل نہیں کر سکے گا۔

---

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب ذکر الدجال

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ: لَهُ اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ ، قَالَ : فَیَقُوْلُوْنَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا ، فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خِفَآءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یَا اَیُّهَاالنَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَیُشَجُّ فَیَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَیُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ : فَیَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِیْ ؟ قَالَ : فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ ، قَالَ فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهُ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِیْ ؟ فَیَقُوْلُ مَازْدَتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَةً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لاَ یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهُ فَیَجْعَلُ مَابَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلاَ یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلاً قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْهِ وَ رِجْلَیْهِ فَیَقْذِفُ بِهٖ فَیَحْسَبُهُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَی النَّارِ وَ اِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف آ رہا ہوگا کہ راستے میں اسے دجال کے ہتھیار بند سپاہی ملیں گے اسے پوچھیں گے ”کہاں جا رہے ہو؟“ مومن جواب دے گا ”جو دجال ظاہر ہوا ہے اس کی طرف جا رہا ہوں۔“ دجال کے کارندے اس سے پوچھیں گے ”کیا تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان نہیں لایا؟“ مومن آدمی جواب میں کہے گا ”ہمارا رب مخفی نہیں ہے۔“ دجال کے کارندے کہیں گے ”اسے قتل کر دو۔“ تب وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تمہارے رب (یعنی دجال) نے منع نہیں کیا کہ اس کے حکم کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا چنانچہ وہ اس مومن آدمی کو دجال کے پاس لے جائیں گے جب مومن آدمی دجال کو دیکھے گا تو پکار اٹھے

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال

گا ''لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کی خبر ہمیں رسول اکرم ﷺ نے دی تھی۔'' چنانچہ دجال اپنے کارندوں کو اس کا سر کچلنے کا حکم دے گا وہ اس کا سر کچل دیں گے اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی ضربیں ماریں گے پھر دجال اس سے پوچھے گا ''کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟'' جواب میں مومن آدمی کہے گا ''تو جھوٹا مسیح ہے۔'' دجال حکم دے گا اور مومن آدمی کو سر سے لے کر پاؤں تک آرے سے چیر دیا جائے گا اور اس آدمی کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آئے گا اور حکم دے گا ''اٹھ کھڑا ہو۔'' چنانچہ مومن آدمی سیدھا کھڑا ہو جائے گا دجال اسے پوچھے گا ''کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟'' مومن آدمی کہے گا ''تمہارے معاملے میں میرے یقین میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔'' (کہ تو ہی دجال ہے) پھر مومن آدمی اعلان کرے گا ''اے لوگو! میرے بعد دجال کسی دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کر سکے گا۔'' دجال اسے دوبارہ ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا لیکن مومن آدمی (اللہ کے حکم سے) گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہیں کر سکے گا دجال اسے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر دور پھینک دے گا لوگ سمجھیں گے کہ دجال نے اسے جہنم میں پھینکا ہے حالانکہ وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ شخص رب العالمین کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 فتنہ دجال سے بچنے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بلندی درجات کی بشارت دے دیں گے

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ ، فَقَالَ ثُمَّ يَأْتِيْ نَبِيَّ اللّٰهِ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا ''پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس تشریف لائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے فتنہ دجال سے بچا لیا ہو گا انہیں تسلی دیں گے اور انہیں ان درجات سے آگاہ کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں تیار کر رکھے ہوں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

◎◎

❶ ابواب الفتن ، باب فتنة الدجال و خروج عيسى بن مريم (3293/2)

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ

فتنہ دجال سے پناہ طلب کرنے کی دعائیں

مَسْئلہ 183 فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْعُوْ فِی الصَّلاَۃِ یَقُوْلُ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے، زندگی اور موت کی فتنوں سے، گناہ اور قرض سے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 184 سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص بھی فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ یَرْوِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷ (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس نے سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچالیا گیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

◎◎

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ،رقم الحدیث 345

❷ کتاب الملاحم ،باب خروج الدجال (3626/2)

نُزُوْلُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

مَسئلہ 185 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

﴿ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○﴾ (61:43)

''اور بے شک حضرت عیسیٰ کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے، لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو، یہی سیدھا راستہ ہے۔'' (سورہ الزخرف، آیت نمبر 61)

مَسئلہ 186 قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حکومت کریں گے۔ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔

مَسئلہ 187 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد مبارک میں مکمل عدل و انصاف ہوگا دولت کی فراوانی ہوگی لوگ آپس میں غیر معمولی پیار و محبت سے رہیں گے۔ حسد، بغض اور کینہ بالکل نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

[1] كتاب الايمان ، باب بيان نزول عيسىٰ بن مريم علیہ السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اللہ کی قسم ! عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے حکومت کریں گے عدل وانصاف قائم کریں گے صلیب کو توڑیں گے۔ جزیہ نہیں لیں گے جوان اونٹ کو چھوڑ دیں گے اس پر کوئی محنت نہیں کرے گا (یعنی ان سے کام نہیں لیا جائے گا) لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض اور حسد جاتا رہے گا حضرت عیسی علیہ السلام لوگوں کو مال دینے کے لئے بلائیں گے لیکن کوئی بھی لینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور انہوں نے صلیب پر جان دے کر سارے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ ان کی شریعت میں سؤر حلال ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد اعلان فرمائیں گے ''میں نہ اللہ کا بیٹا ہوں نہ صلیب پر جان دی نہ کسی کے گناہ کا کفارہ بنا نہ سؤر کو حلال کیا۔'' حدیث شریف میں صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا یہی مطلب ہے۔ ② حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے بعد اسلام کے علاوہ باقی تمام ادیان مٹ جائیں گے صرف ایک مسلم امت ہی باقی رہ جائے گی اس لئے کسی دوسری قوم یا ملت سے جزیہ لینے کا جواز ہی ختم ہوجائے گا۔ حدیث شریف میں جزیہ نہ لینے سے یہی مراد ہے۔

مسئلہ 188 حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔

مسئلہ 189 نزول کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکتے نظر آئیں گے جب آپ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 190 حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوتے ہی غلبہ اسلام کے لئے جہاد شروع کردیں گے۔

مسئلہ 191 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد مبارک میں تمام ادیان ختم ہوجائیں گے



ساری دنیا میں صرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

مسئلہ 192 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ خلافت چالیس سال ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ ...... یَعْنِیْ عِیْسٰی علیہ السلام ...... وَ اِنَّهُ نَازِلٌ ، فَاِذَا رَأَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ : رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ ، اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ ، بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ ، کَاَنَّ رَأْسَهُ یَقْطُرُ ، وَ اِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ فَیُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَیُدُقُّ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ ، وَ یُهْلِکُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَ یُهْلِکُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ ، فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے اور عیسیٰ کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰ (آسمان) سے نازل ہوں گے لہٰذا جب انہیں دیکھو تو (درج ذیل علامتوں سے) انہیں پہچاننا۔ان کا قد متوسط ہوگا،ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے، ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے لوگوں سے جہاد کریں گے تاکہ لوگ اسلام قبول کرلیں،صلیب کو توڑ دیں گے،خنزیر کو قتل کریں گے،جزیہ موقوف کردیں گے،اللہ تعالیٰ ان کے عہد میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب مٹا دیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانے دجال کو بھی ہلاک کریں گے،آپ کی حکومت چالیس سال تک رہے گی،پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد کافروں سے مسلسل جہاد کرتے رہیں گے حتی کہ روئے زمین پر ایک بھی کافر باقی نہیں بچے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْیَهُوْدَ

---

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة، باب خروج الدجال (3635/3)

حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَ هُ الْیَهُوْدِیُّ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم یہودیوں سے جہاد کرو گے جس میں پتھر تک یہ بتائے گا کہ اس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اور کہے گا اے مسلمان ! میرے پیچھے یہودی ہے، اسے قتل کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 **حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے۔**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس وقت (معلوم نہیں) تمہارا کیا حال ہوگا ؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 195 **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول امام مہدی کے دورِ حکومت میں ہوگا۔**

مسئلہ 196 **حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد پہلی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کریں گے۔**

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 197 **حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد عمرہ یا حج (افراد یا قران) ادا کریں گے۔**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ

---

❶ کتاب الجهاد ، باب قتال الیهود

❷ کتاب الایمان ، باب بیان نزوال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا حج قران کے لئے لبیک کہیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : روحاء مدینہ منورہ سے تقریباً 50 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

مسئلہ 198 حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لانے کے بعد شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور آپ (علیہ السلام) کی تدفین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهُ وَ يَمْكُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ وَ يُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ)) رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی، پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر فوت ہوں گے اور میری قبر کے ساتھ ہی دفن ہوں گے (قیامت کے روز) میں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اکٹھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔'' اسے ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نزول مسیح کے حوالے سے یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ مرزائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور احادیث میں جس مسیح موعود کی خبر دی گئی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا احادیث کے مطابق مسیح موعود حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی ہیں، جو قیامت کے قریب آسمان سے دمشق کی ایک مسجد کے منارہ پر فرشتوں کی مدد سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے علماء امت نے اسے اور اس کے تمام پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔



❶ كتاب الحج ، باب اهلال النبى وهديه

❷ مشكوة المصابيح ، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 5508

خُرُوْجُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ

یاجوج ماجوج کا خروج

مسئلہ 199 ابتداءً یاجوج ماجوج اپنے علاقوں میں فساد برپا کرتے رہتے تھے وہاں کے لوگوں کی خواہش پر ذوالقرنین نے ایک بہت بڑا بند تعمیر کر کے انہیں مقید کر دیا۔

﴿ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ○ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ○ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ○ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ○ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ○ ﴾ (96-92:18)

’’پھر ذوالقرنین نے (دوسری سمت کا) سامان سفر تیار کیا، جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں ایک ایسی قوم ملی جو مشکل سے ہی کوئی بات سمجھتی تھی، ان لوگوں نے کہا’’اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں لہٰذا اگر تو کہے تو ہم تیرے لئے کچھ محصول اکٹھا کر دیں تاکہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے۔‘‘ اس نے کہا’’میرے رب نے مجھے جو (مال) دے رکھا ہے وہی کافی ہے تم لوگ محنت مزدوری میں میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنا دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔‘‘ آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا تو

لوگوں سے کہا ”اب آگ دہکاؤ۔“ حتی کہ جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ ہوگئی تو اس نے کہا ”لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔“ (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج ماجوج اس پر چڑھ کر باہر نہ آ سکتے تھے اور اس میں نقب لگانا بھی ان کے لئے مشکل تھا۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 96-92)

مَسئلہ 200 قیامت کے قریب جب یاجوج ماجوج کو نکالا جائے گا تو وہ پوری دنیا پر یورش کردیں گے۔

﴿حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ○ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ ھٰذَا بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ○﴾(21:96-97)

”جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اس وقت سچا وعدہ (قیامت) پورا ہونے کا وقت آ پہنچے گا، اس وقت ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا، کہیں گے ”ہائے! ہماری کم بختی ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم (واقعی) خطا کار تھے۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 97-96)

مَسئلہ 201 یاجوج ماجوج ایک دیوار کے پیچھے قید ہیں جس سے نکلنے کے لئے وہ صبح سے شام تک اسے کھودتے رہتے ہیں لیکن جب دوسرے دن آ کر دیکھتے ہیں تو دیوار اپنی اصلی حالت پر قائم ہوتی ہے۔

مَسئلہ 202 جس روز وہ شام کو ان شاء اللہ کہہ کر گھروں کو لوٹیں گے اس سے اگلے روز وہ دیوار میں نقب لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مَسئلہ 203 یاجوج ماجوج گردن کی بیماری میں مریں گے۔

مَسئلہ 204 یاجوج ماجوج تعداد میں اتنے زیادہ ہوں گے کہ مرنے کے بعد جانور اور مویشی ان کی لاشیں کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ یَحْفِرُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ ، حَتّٰی اِذَا کَادُوْا یَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ ، قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ : اَرْجِعُوْا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَیُعِیْدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَاکَانَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَبْعَثَهُمْ عَلَی النَّاسِ حَفَرُوْا حَتّٰی اِذَا کَادُوْا یَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ : ارْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاسْتَثْنُوْا ، فَیَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ ، وَهُوَ کَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ تَرَکُوْهُ ، فَیَحْفِرُوْنَهُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ فَیَنْشِفُوْنَ الْمَآءَ وَیَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِیْ حُصُوْنِهِمْ فَیَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ ، عَلَیْهَا الدَّمُ الَّذِیْ اجْفَظَّ ، فَیَقُوْلُوْنَ : قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ ، وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَآءِ ، فَیَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ فَیَقْتُلُهُمْ بِهَا)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کھودتے ہیں جب وہ اتنی کھود لیتے ہیں کہ سورج کی شعاع نظر آجائے تو ان کا بادشاہ کہتا ہے کہ اب واپس چلو باقی کل کھودیں گے (چنانچہ وہ لوٹ جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس دیوار کو دوبارہ اصلی حالت پر لوٹا دیتے ہیں جب ان کی قید کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیں گے تو وہ دیوار کھودیں گے حتی کہ انہیں سورج کی شعائیں نظر آنے لگیں گی تو ان کا بادشاہ ان سے کہے گا اچھا اب چلو باقی ان شاءاللہ کل کھودیں گے اور جب ان شاءاللہ کہیں گے تب وہ اگلے روز پلٹیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی شروع کر دیں گے اور باہر نکل آئیں گے، پانی ختم کر ڈالیں گے لوگ اپنے اپنے قلعوں میں پناہ لے لیں گے (قلعوں سے باہر کوئی نہیں بچے گا) پھر وہ اپنے نیزے آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر زمین پر گریں گے اور یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے زمین والوں کو بھی مغلوب کر دیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمادے گا جن سے وہ سب مر جائیں گے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

❶ کتاب الفتن ، باب فتنة الدجال و خروج عیسی بن مریم و خروج یاجوج ماجوج (3308/2)

ہے زمین کے جانور اور مویشی ان کی لاشوں کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے۔“

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205 دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد خلافت میں ہی یاجوج ماجوج نکلیں گے۔

مسئلہ 206 یاجوج ماجوج کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگی کہ ان کی نصف تعداد بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائے گی۔

مسئلہ 207 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جائیں گے اس دوران یاجوج ماجوج باقی لوگوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

مسئلہ 208 اہل زمین کو قتل کرنے کے بعد وہ اپنے تیر آسمانوں کی طرف پھینکیں گے تیر خون آلود زمین پر گریں گے تو یاجوج ماجوج کہیں گے کہ انہوں نے آسمانی مخلوق کو بھی قتل کر دیا ہے۔

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى علیہ السلام اِنِّىْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّىْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِىْ اِلَى الطُّوْرِ وَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ [ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِى الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِى السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا] وَ يُحْصَرُ نَبِىُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِىْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيْسَى علیہ السلام وَاَصْحَابُهٗ

اِلَی الْاَرْضِ فَلاَ یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلاَّ مَلَأَہُ زَھْمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی علیہ السلام وَاَصْحَابُہُ اِلَی اللّٰہِ فَیُرْسِلُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ حَیْثُ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا لَّا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَفَۃِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’(دجال کو قتل کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا آپ میرے مسلمان بندوں کو کوہِ طور کی پناہ میں لے جائیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ جب بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا جب ان کا آخری حصہ بحیرہ طبریہ پر پہنچے گا تو کہے گا ’’کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟‘‘ پھر آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے (یعنی بیت المقدس) اور کہیں گے کہ ’’ہم نے زمین والوں کو تو قتل کردیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کردیں۔‘‘ چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر، خون آلود واپس پلٹائیں گے (اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کردیا ہے) اس دوران عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مسلمان ساتھی کوہِ طور پر محصور ہوں گے (اور ان کا سامان خوردونوش ختم ہوجائے گا) حتی کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہوگا۔چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے (اس مصیبت سے نجات کیلئے) دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مرجائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہِ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے،لیکن زمین پر ایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی نہیں پائیں گے جن سے بدبو اور سڑانڈ اٹھ رہی ہو گی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں

❶ کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال

گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھوڈالے گی، یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بدبو سے) پاک اور صاف کردے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : شام کے سرحدی شہر (افیق یا فیق) سے مغرب کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑی جھیل ہے جسے طبریہ کہا جاتا ہے، اسی جھیل سے دریائے اردن نکلتا ہے۔

مسئلہ 209 یاجوج ماجوج کا فتنہ بہت تباہ کن فتنہ ہوگا۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ ' وَهُوَ يَقُوْلُ : ((لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ ' وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَعَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشَرَةً قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : أَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ اِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لا الہ الا اللہ ہلاکت ہے عربوں کے لئے ایک ایسے فتنے کی وجہ سے جو قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا۔'' اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت اور انگوٹھے ملا کر دکھائے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی میں ہی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''(نہیں بلکہ اس وقت ہلاک ہوں گے) جب برائی عام ہو جائے گی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاجوج ماجوج کا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ نکلتے ہی قتل وغارت اور خون ریزی شروع کردیں گے روئے زمین پر اپنے علاوہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ کوہ طور پر پناہ حاصل کریں گے اور بچ جائیں گے۔ حدیث مسئلہ نمبر 205 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 210 یاجوج ماجوج اولادِ آدم سے ہیں۔

---

[1] ابواب الفتن ، باب مایکون من الفتن (3193/2)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ وَ لَوْ اُرْسِلُوْا لَأَفْسَدُوْا عَلَی النَّاسِ مَعَایِشَهُمْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ''یاجوج ماجوج آدم کی اولاد سے ہیں اگر وہ (آبادیوں میں) بھیج دیئے جاتے تو لوگوں کے اسباب زندگی (معیشت) برباد کردیتے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کہا جاتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد سے دو بھائی یاجوج اور ماجوج پیدا ہوئے، جن کی نسل یاجوج ماجوج کہلاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ② بعض لوگوں نے تاتاریوں کو یاجوج ماجوج کہا ہے، بعض نے روسی اور چینی اقوام کو یاجوج ماجوج لکھا ہے جو کہ نصوص حدیث کی صریح مخالفت ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق یاجوج ماجوج آج کسی جگہ قید ہیں قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور اپنی دانست کے مطابق روئے زمین پر کسی انسان کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

مسئلہ 211 یاجوج ماجوج کے چہرے چوڑے اور موٹے، آنکھیں چھوٹی، بال سرخی مائل سیاہ ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ لاَ عَدُوَّ وَ إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتّٰی یَاْتِیَ یَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ ، صِغَارُ الْعُیُوْنِ ، صُهْبُ الشِّعَافِ وَ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمُجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابن حرملہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا ''تم لوگ کہہ رہے ہو کہ اب دشمن نہیں رہا حالانکہ تم لوگ ہمیشہ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے چوڑے چہروں والے، چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے، ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے چمڑا ابھری ڈھال جیسے (موٹے) ہوں گے۔'' اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

❶ مجمع الزوائد (13/8)، کتاب الفتن، رقم الحدیث 12571
❷ مجمع الزوائد (13/8)، کتاب الفتن، رقم الحدیث 12570

اِنْطِلَاقُ الرِّيْحِ الطَّيِّبَةِ

پاکیزہ ہوا کا چلنا

مَسئلہ 212 قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو تمام اہل ایمان کی روحیں قبض کرلے گی۔

عَنْ عَيَّاشِ ابْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((تَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقْبَضُ فِيْهَا اَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحيح)

حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس میں تمام مومنوں کی ارواح قبض کر لی جائیں گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((...... ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتُوُفِّيَ كُلُّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''...... پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی باقی بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی نہیں ہوگی باقی لوگ اپنے آبائی دین (یعنی کفر یا شرک) کی طرف پلٹ جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ اشراط الساعة فی مسند الامام احمد، تالیف خالد بن ناصر الغامدی الجزء الاول ، رقم الحدیث 163

❷ کتاب الفتن و اشراط الساعة



مَسئلہ 213 یاجوج ماجوج کے خاتمہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت میں روئے زمین پر خیر و برکت کا دور پلٹ آئے گا اسی خیر و برکت کے زمانہ میں ہی اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ہر مومن اور مسلم کی روح قبض کرلے گی۔

مَسئلہ 214 اہل ایمان کی وفات کے بعد بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

عَنِ النَّوَاسِ ابْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ...... ((ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِیْ ثَمَرَتَکَ وَ رُدِّیْ بَرَکَتَکَ فَیَوْمَئِذٍ تَاْکُلُ الْعِصَابَۃُ مِنَ الرُّمَّانَۃِ وَ یَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِھَا وَ یُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللِّقْحَۃَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَکْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَۃَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَکْفِی الْقَبِیْلَۃَ مِنَ النَّاسِ وَ اللِّقْحَۃَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَکْفِی الْفَخْذَ مِنَ النَّاسِ فَبَیْنَاھُمْ کَذَالِکَ اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَاْخُذُھُمْ تَحْتَ آبَاطِھِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ یَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ یَتَھَارَجُوْنَ فِیْھَا تَھَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْھِمْ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(یاجوج ماجوج کے خاتمہ کے بعد) زمین کو حکم ہوگا اپنی نباتات اگا اور اپنی برکت پلٹ دے (پھر زمین سے ایسا پھل پیدا ہوگا کہ) لوگوں کی پوری جماعت ایک انار سے پیٹ بھرلے گی اور اس کے چھلکے سے محل بنا کر اس کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی پوری جماعت کے لئے کافی ہوگا۔ ایک گائے کا دودھ پورے قبیلے کے لوگوں کے لئے کافی ہوگا اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کے لئے کافی ہوگا۔ لوگ اسی طرح کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اچانک ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک اثر کرے گی اور ہر مومن اور مسلم کی روح قبض کرلے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعۃ ، باب ذکر الدجال

اَلْخُسُوْفُ الثَّلاَ ثَةُ

تین بڑے خسوف

مَسئلہ 215 قیامت سے پہلے تین مختلف جگہوں پر خسف کے واقعات ہوں گے ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدِ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اطَّلَعَ النَّبِیُّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ ((مَا تَذْکُرُوْنَ ؟)) قَالُوْا : نَذْکُرُ السَّاعَةَ ، قَالَ : ((اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَا تٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ علیہ السلام وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ باتیں کررہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور پوچھا ''تم لوگ کیا باتیں کررہے تھے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم لوگ قیامت کا ذکر کررہے تھے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم درج ذیل دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا ① دھواں ② دجال ③ دابۃ الارض (زمین کا جانور) ④ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ⑤ نزول عیسی بن مریم علیہ السلام ⑥ یاجوج ماجوج کا خروج اور ⑦ مشرق میں خسف ⑧ مغرب میں خسف ⑨ جزیرہ عرب میں خسف اور سب سے آخر میں ⑩ یمن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کرلے جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 216 جزیرۃ العرب کا خسف مدینہ منورہ کے قریب میدان بیداء میں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 134 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 217 مغرب کا خسف اغلباً امریکہ میں اور مشرق کا خسف اغلباً جاپان میں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

[1] کتاب الفتن وا شراط الساعة، باب فی الایات التی تکون قبل الساعة

طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
مغرب سے سورج کا طلوع ہونا

مَسئلہ 218 قیامت سے قبل سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اٰمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ فَيَوْمَئِذٍ لاَيَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لئے نفع بخش نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مَسئلہ 219 سورج روزانہ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کر کے مغرب میں غروب ہوتا ہے ایک روز اللہ تعالیٰ سورج کو مغرب میں غروب ہونے کی اجازت نہیں دیں گے حکم ہوگا مغرب سے مشرق کی طرف واپس پلٹ جا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ : ((يَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟)) قَالَ : قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : ((فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اِرْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ قَالَ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

1. كتاب الايمان ، باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان
2. كتاب الايمان ، باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ابوذر! کیا تجھے معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ (مغرب کی سمت پہنچ کر) سجدے کی اجازت مانگتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے (تب غروب ہوتا ہے) ایک بار اسے کہا جائے گا جدھر سے آئے ہو ادھر لوٹ جاؤ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔“ (اور مشرق کی طرف غروب ہوگا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں شاید دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اللہ تعالیٰ ایسا کرتے رہتے ہیں حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔“ (اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَ لَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحیح)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ہجرت ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ ختم نہیں ہوگی اور توبہ ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب التوبة ، باب قبول التوبة من الذنوب

[2] كتاب الجهاد ، باب في الهجرة هل انقطعت (2166/2)

خُرُوْجُ الدُّخَانِ
دھوئیں کا نکلنا

مَسئلہ 221 قیامت سے پہلے آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا جو سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ○ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○﴾ (44:10-11)

''پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لئے ہوئے آئے گا اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ہے دردناک عذاب۔'' (سورہ دخان، آیت نمبر 11-12)

مَسئلہ 222 دھوئیں کی علامت ظاہر ہونے کے بعد کسی کا ایمان یا نیک عمل یا توبہ اس کے کام نہیں آئے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ② دھوئیں کا نکلنا ③ دجال کا ظاہر ہونا ④ جانور کا نکلنا ⑤ انفرادی عذاب ⑥ اجتماعی عذاب۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: کہا جاتا ہے کہ یہ دھواں پوری زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا مسلمانوں کو صرف گھٹن، نزلہ اور زکام کی تکلیف ہوگی جبکہ کفار بے ہوش ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!



[1] كتاب الفتن واشراط الساعة ، باب بقية من احاديث الدجال

خُرُوْجُ دَابَّةُ الْاَرْضِ

دابۃ الارض کا نکلنا

مَسئلہ 223 قیامت کے قریب ایک جانور زمین سے نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

﴿ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝﴾ (27:82)

”اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آ پہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (اور کہے گا) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔“ (سورۃ نمل، آیت نمبر 82)

وضاحت : دابۃ الارض کے بارے میں بعض روایات میں تفصیل ملتی ہے لیکن صحت کے اعتبار سے وہ روایات قابل اعتبار نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مَسئلہ 224 قیامت سے پہلے چاشت کے وقت زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور نکلے گا جسے دابۃ الارض کہا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ : فَاَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْاُخْرٰى فَالْاُخْرٰى مِنْهَا قَرِيْبٌ، قَالَ : عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَلَا اَظُنُّهَا اِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

[1] کتاب الفتن ، باب طلوع الشمس من مغربها

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے اور (دوسری) چاشت کے وقت جانور کا نکلنا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''ان دونوں باتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوں گی، میرا خیال ہے کہ پہلے مغرب سے سورج طلوع ہوگا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 225 دابۃ الارض کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



خَرَابُ الْمَكَّةِ الْمُكَرَّمَةِ

مکہ مکرمہ کی ویرانی

مَسئله 226 قیامت کے قریب اللہ کے گھر کا حج کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجُّ الْبَيْتَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ اَبُوْيَعْلٰى ❶ (صحيح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ کوئی بھی آدمی بیت اللہ شریف کا حج کرنے والا نہیں رہے گا۔‘‘ اسے حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 227 قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا’’ دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ شریف کو ڈھادے گا۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 228 بیت اللہ شریف کو آگ لگادی جائے گی۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ ((مَا اَنْتُمْ اِذَا مَرَجَ الدِّيْنُ وَ سُفِكَ الدَّمُ وَ ظَهَرَتِ الزِّيْنَةُ وَ شُرِّفَ الْبُنْيَانُ وَاخْتَلَفَ الْاِخْوَانُ وَ حُرِّقَ

---

❶ صحيح الجامع الصغير و زيادته للالبانى ، الجزء السادس ، رقم الحديث 7296

❷ كتاب الفتن ، باب تغير الزمان حتى تعبد الاوثان

الْبَيْتُ الْعَتِيقُ ؟)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا، خون بہایا جائے گا، زیب و زینت ظاہر ہوگی، عمارتیں اونچی بنائی جائیں گی، بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بیت اللہ شریف کو آگ لگا دی جائے گی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ممکن ہے بیت اللہ شریف کا گرانے والا حبشی، ہی بیت اللہ شریف کو آگ بھی لگائے۔ واللہ اعلم بالصواب!



❶ مجمع الزوائد (603/7) ، كتاب الفتن ، رقم الحديث 12371

خَرَابُ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ کی ویرانی

مَسئلہ 229 لوگ مدینہ منورہ چھوڑ کر اپنی پسندیدہ اور آرام دہ جگہوں پر رہائش اختیار کرلیں گے اور مدینہ منورہ بے آباد ہو جائے گا۔

عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ، وَ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''یمن فتح ہوگا اور وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور لائیں گے اور اپنے اہل وعیال نیز جو جوان کی بات مان لیں گے انہیں بٹھا کر اپنے ساتھ یمن لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہنا ان کے لئے بہتر ہوتا شام فتح ہوگا اور وہاں سے بھی لوگ سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے علاوہ جو جوان کی بات مان لیں گے انہیں ان پر بٹھا کر اپنے ساتھ شام لے جائیں گے حالانکہ مدینہ میں رہائش ان کے لئے خیر کا باعث ہوتی اگر وہ سمجھتے اور جب عراق فتح ہوگا تو لوگ وہاں سے سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جائیں گے جو ان کی بات مانیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہائش اختیار کرنا ان کے حق میں بہتر ہوتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

---

[1] كتاب فضائل المدينة ، باب من رغب عن المدينة

مَسئلہ 230 قیامت کے قریب مدینہ منورہ وحشی جانوروں درندوں اور چرندوں کا مسکن بن جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((تَتْرُكُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى خَیْرِ مَا كَانَتْ لاَ یَغْشَاهَا اِلاَّ الْعَوَافِ یُرِیْدُ عَوَافِیَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَ اٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا وَحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم لوگ مدینہ منورہ کو خیر اور بھلائی پر چھوڑ جاؤ گے پھر (آخری وقت میں ایسا اجاڑ بیاباں ہوگا کہ) وہاں وحشی جانور، درندے اور چرندے بسنے لگیں گے (قیامت کے قریب) قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ اپنی بکریاں لینے آئیں گے تو وہاں (بکریوں کے بجائے) سب کے سب وحشی جانور ہی پائیں گے (چنانچہ واپس پلٹ جائیں گے) جب ثنیۃ الوداع کی گھاٹی میں پہنچیں گے (تو وحشت کی وجہ سے یا قیامت قائم ہونے کی وجہ سے) منہ کے بل گر پڑیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب فضائل المدینة المنورہ ، باب من رغب عن المدینة

خُرُوْجُ النَّارِ ...... اَلْعَلاَمَةُ النِّهَائِيَّةُ

آگ کا نکلنا......سب سے آخری علامت

مَسئلہ 231 یمن کے دارالحکومت حضر موت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو تمام لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَ مَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ فَقَالَ ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (صحيح)

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے حضر موت یا بحر حضر موت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لوگ شام میں رہائش اختیار کرنا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 232 یمن سے آگ نکلنا قیامت کی آخری نشانی ہوگی۔

مَسئلہ 233 آگ لوگوں کو گھیر کر میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی جو کہ ملک شام میں ہوگا

وضاحت : مسئلہ حدیث نمبر 215 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



[1] ابواب الفتن ، باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من قبل الحجاز (1805/2)

تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی شَرَارِ النَّاسِ

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

مَسئلہ 234 قیامت سے پہلے نیک آدمی ایک ایک کر کے اٹھا لئے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا یُنْتَقَی التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَلَیَذْهَبَنَّ خِیَارُكُمْ وَلَیَبْقَیَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ اسی طرح چھانٹے جاؤ گے جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹی جاتی ہیں تم میں سے نیک لوگ اٹھا لئے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے (اس وقت) اگر مر سکو تو مر جانا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : فتنوں کے وقت رسول اکرم ﷺ نے مرنے کے لئے دعا سکھائی ہے، وہ مانگنا جائز ہے۔

مَسئلہ 235 قیامت کے قریب ساری دنیا کافروں، مشرکوں اور بدترین لوگوں سے بھر جائے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ مِنْ شِرَارِ

---

❶ كتاب الفتن ، باب شدة الزمان (3263/2)

❷ كتاب الفتن واشراط الساعة، باب قرب الساعة

النَّـاسِ مَـنْ تَدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذِ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ و ابْنُ حَبَّانَ وَابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِىُّ وَاَبُوْيَعْلٰى ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی نیز بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے ہیں۔'' اسے ابن خزیمہ،ابن حبان ابن ابی شیبہ احمد طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 236 قیامت کے قریب ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوڑے کرکٹ اور کچرے سے زیادہ نہیں ہوگی۔

عَنْ مِرْدَاسِ الْاَسْلَمِىِّ ﷛ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِالتَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ❷

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''نیک لوگ دنیا سے ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی حیثیت (اللہ کے نزدیک) جو یا کھجور کے کچرے جیسی ہوگی جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہوگی۔'' (اور اللہ تعالیٰ بلا تامل انہیں ہلاک فرما دے گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 237 قیامت اس وقت آئے گی جب لوگ نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی سمجھیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاْخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَتَهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى فِيْهَا عَجَاجَةٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَ لَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ

---

❶ احکام الجنائز ، للالبانی ، رقم الصفحہ 217

❷ کتاب الرقاق ، باب ذھاب الصالحین

❸ مجمع الزوائد 25/8 ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث 12606

اللہ تعالیٰ اہل زمین میں سے بہترین لوگ اٹھالیں گے اور کمینے لوگ باقی رہ جائیں گے جو نہ نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی سمجھیں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 238 قیامت کے قریب عیسائیوں کی تعداد باقی مذاہب کے مقابلے میں زیادہ ہوگی۔

عَنِ الْمَسْتَوْرِدِ الْقُرَشِیِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَ الرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب قیامت آئے گی تب رومیوں (یعنی عیسائیوں) کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 قیامت کے قریب پوری روئے زمین پر ایک آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا نہیں رہے گا۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لاَ يُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 240 قیامت کے قریب شیطان لوگوں کو بتوں کی پوجا نہ کرنے پر شرم دلائے گا اور لوگ بلا چون و چرا بتوں کی پوجا شروع کر دیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِیْ اُمَّتِیْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لاَ اَدْرِیْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلاَ يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ

---

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة

[2] كتاب الايمان ، باب ذهاب الايمان آخر الزمان

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِیْ كَبِدِ جَبَلٍ لَّدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَ اَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَ لَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَ هُمْ فِیْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَ رَفَعَ لِيْتًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں دجال ظاہر ہوگا اور چالیس دن تک رہے گا معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے ان کی شکل حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ہلاک کریں گے اور اس کے بعد سات سال تک لوگ اسی طرح زندگی بسر کریں گے کہ کہیں بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔ سات سال کے بعد اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے (اس ہوا کے اثر سے) روئے زمین پر کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان یا بھلائی ہو حتی کہ اگر کوئی (ایماندار شخص) پہاڑ کے وسط میں چلا جائے گا تو وہاں بھی ہوا اس کی جان نکال لے گی۔ باقی بدترین لوگ رہ جائیں گے جن میں پرندوں کا ہلکا پن (یعنی بے وقوفی) اور درندوں کی عقلیں (یعنی درندگی) ہوں گی کسی اچھی بات کو اچھا نہیں سمجھیں گے اور کسی بری بات کو برا نہیں جانیں گے پھر شیطان ان کے پاس کوئی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا ''تمہیں شرم نہیں آتی؟'' لوگ کہیں گے ''تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟'' وہ انہیں بتوں کی عبادت کا حکم دے گا چنانچہ وہ بت پوجنے لگیں گے۔ اس (شر کے باوجود) ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے کی زندگی بسر کریں گے (اسی دوران) صور پھونکا جائے گا جو بھی سنے گا اپنی گردن ایک طرف سے جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھائے گا۔ (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 241 جہالت اس قدر عام ہو جائے گی کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ تک کو کوئی جاننے والا باقی نہیں رہے گا۔

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ذکر الدجال

مَسئلہ 242 لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہُ کہنے والے بھی اس کے مفہوم سے واقف نہیں ہوں گے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَدْرُسُ الْاِسْلاَمُ کَمَا یَدْرُسُ وَشْیُ الثَّوْبِ حَتّٰی لاَ یُدْرٰی مَا صِیَامٌ وَ لاَ صَلاَةٌ وَ لاَ نُسُکٌ وَ لاَ صَدَقَةٌ وَ لَیُسْرٰی عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ لَیْلَةٍ فَلاَ یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ مِنْہُ آیَةٌ وَ تَبْقٰی طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ ، اَلشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَ الْعَجُوْزُ یَقُوْلُوْنَ اَدْرَکْنَا آبَاءَ نَا عَلٰی ھٰذِہِ الْکَلِمَةِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ فَنَحْنُ نَقُوْلُھَا .)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اسلام اسی طرح پرانا ہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں حتی کہ روزہ، نماز، قربانی اور صدقہ کا جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں رہ جائے گا اور کتاب اللہ ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی بس کچھ لوگوں کے گروہ باقی رہ جائیں گے جن کے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہیں گے ہم نے اپنے باپ دادا کو لاَ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہُ کہتے سنا لہٰذا ہم بھی یہ کہہ رہے ہیں۔‘‘ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قیامت سے پہلے قرآن مجید کے اوراق سے ایک ہی رات میں سارے کے سارے الفاظ اٹھالئے جائیں گے جلدوں میں صرف سفید اوراق باقی رہ جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 243 لوگ سر راہ زنا کریں گے اس وقت سب سے زیادہ نیک آدمی وہ ہوگا جو زانی کو نصیحت کرے گا ’’ذرا دیوار کے پیچھے چلے جاتے۔‘‘

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لاَ تَفْنٰی ھٰذِہِ الْاُمَّةُ فَیَفْتَرِشَھَا فِی الطَّرِیْقِ فَیَکُوْنُ خِیَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ مَنْ یَقُوْلُ لَوْ وَارَیْتَھَا وَرَاءَ ھٰذَا الْحَائِطِ؟)) رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی[2] (صحیح)

---

1. کتاب الفتن ، باب ذھاب القرآن و العلم (3273/2)
2. مجمع الزوائد (640/7)، کتاب الفتن ، رقم الحدیث 12476

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت کے خاتمہ سے پہلے یہ ہوگا کہ ایک آدمی عورت کے ساتھ راستہ میں زنا کرے گا اس وقت لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیک شخص وہ ہوگا جو کہے گا ''اگر اس دیوار کے پیچھے چلے جاتے تو اچھا ہوتا۔'' اسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 لوگ جانوروں کی طرح راستوں پر زنا کریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَسَافَدُوْا فِي الطُّرُقِ تَسَافُدَ الْحَمِيْرِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الطَّبَرَانِيُّ [1] **(صحيح)**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم لوگ راستوں میں اس طرح زنا کریں گے جس طرح گدھے کرتے ہیں۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔



[1] مجمع الزوائد (633/7)، کتاب الفتن ، رقم الحدیث 12452

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مَسئلہ 245 اللہ کی نافرمانی جب عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب نیک و بد سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِيْ فِيْ أُمَّتِيْ عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ)) فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَا فِيْهِمْ صَالِحُوْنَ؟ قَالَ ((بَلٰى)) فَقُلْتُ : فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِأُوْلٰئِكَ ؟ قَالَ : ((يُصِيْبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ثُمَّ يَصِيْرُوْنَ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ [1] (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میری امت میں جب نافرمانی عام ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ سب پر اپنا عذاب نازل فرما دے گا۔“ میں نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! کیا ان میں نیک لوگ نہیں ہوں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں؟“ میں نے پھر عرض کیا ”تو پھر اللہ ان نیک لوگوں کو عذاب کیوں کرے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نیک لوگوں پر بھی (دنیا میں) ویسا ہی عذاب آئے گا جیسا گنہگاروں پر آئے گا لیکن (قیامت کے روز) نیک لوگ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی حاصل کریں گے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 246 رسول اکرم ﷺ نے مشرق کی طرف سے فتنے پیدا ہونے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((أَلَا

[1] مجمع الزوائد 529/7 ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث 12145

اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا)) يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے ''خبردار! فتنہ اس طرف سے اٹھے گا'' اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سر سورج کے نکلنے کی جگہ پر رکھ دیتا ہے تا کہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کو ہو۔ اس لئے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمانے کے ساتھ یہ الفاظ بھی ارشاد فرمائے ''جہاں سے شیطان کا سر طلوع ہوتا ہے۔'' واللہ اعلم بالصواب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَ الْخُيَلاَءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَ الْإِبِلِ الْفَدَّادِيْنَ اَهْلَ الْوَبَرِ وَ السَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے فخر اور تکبر گھوڑے والوں اور اونٹ والوں میں ہے جو چلاتے ہیں اور خیموں میں رہتے ہیں۔ نرمی اور عاجزی بکری والوں میں ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَ الْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَ الْإِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دلوں کی سختی اور زبان کی سختی مشرق والوں میں ہے جبکہ ایمان حجازیوں میں ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: مدینہ منورہ سے مشرق کی جانب برصغیر ہندو پاک، چین، جاپان، کوریا، منگولیا اور روس پڑتے ہیں ایک حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے خراسان کو بھی ارض مشرق میں شامل فرمایا ہے جہاں سے دجال ظاہر ہوگا۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ 144) قیامت سے قبل جن اقوام سے مسلمانوں کی جنگیں ہوں گی ان کا سارا حلیہ مشرقی اقوام (چینی، جاپانی، کوری، منگولی اور روسی) سے ملتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

---

❶ كتاب المناقب ، باب نسبة اليمن الى اسماعيل

❷ كتاب الايمان ، باب تفاضل اهل الايمان فيه

❸ كتاب الايمان ، باب تفاضل اهل الايمان فيه

مَسئلہ 247 قیامت سے قبل مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں لڑائی ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ وَ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان لڑائی نہ ہوجائے ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی اور دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔'' (کہ وہ دین کے لئے جنگ کررہے ہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اہل علم کے نزدیک ان دو جماعتوں سے مراد جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعتیں ہیں۔

مَسئلہ 248 قیامت سے قبل حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ (شام کا ایک شہر) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک حجاز کی زمین سے ایک آگ نہ نکل آئے وہ آگ بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حجاز سے مراد مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ کا علاقہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پیش گوئی دور عباسی میں پوری ہوچکی ہے۔ جمادی الثانی 654ھ میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا زمین پھٹی اور اس سے ایک آگ نکلی جو چالیس دن تک روشن رہی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی پہنچتی تھی (تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح بخاری از علامہ وحید الزمان، جلد نہم، صفحہ 187) واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 249 قیامت سے پہلے قحطان قبیلے کا ایک شخص مسلمانوں پر حکومت کرے گا۔

---

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة

❷ کتاب الفتن ، باب خروج النار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قحطان قبیلہ کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ ہانک لے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 250 امت محمدیہ ﷺ کو ہلاک کرنے والے قریش کے چند نوجوان ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ یَقُوْلُ ((هَلَکَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صادق المصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''میری امت قریش کے چند نوجوان کے ہاتھوں ہلاک ہوگی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 251 قیامت کے قریب لوگ بڑے فخر سے بلند و بالا اور منقش مساجد تعمیر کریں گے لیکن نمازیں نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[3] (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ مساجد کے معاملے میں ایک دوسرے پر فخر جتلائیں گے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَمُرَّ الرَّجُلُ فِی الْمَسْجِدِ لاَ یُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ وَ اَنْ لاَ یُسَلِّمُ الرَّجُلُ اِلاَّ عَلٰی مَنْ یَعْرِفُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ[4] (صحیح)

---

1. كتاب الفتن ، باب
2. كتاب الفتن ، باب قول النبی هلاک امتی علی یدی اغیلم سفهاء
3. كتاب الصلاة ، باب فی بناء المساجد (432/1)
4. صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 5772

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا لیکن دو رکعت نماز ادا نہیں کرے گا اور سلام صرف اسے کہے گا جسے وہ پہچانتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 252 خویش پروری قیامت کا فتنہ ہے

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِسْتَعْمَلْتَ فُلاَناً وَّلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ ((اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں کو عامل بنایا ہے مجھے نہیں بنایا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عنقریب تم لوگ میرے بعد خویش پروری دیکھو گے (اس وقت) صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



[1] کتاب الفتن قول النبی ﷺ سترون بعدی امورا تنکرونھا